Title — AL HAQEEQATUL BAHIRAH FI ISRARE ASHSHA-
-REEYAT TAHIRAH.

Author - Sayyed Mohd. Abul Huda Rifayee Hasani.

Publisher - Matba Rifah-E-Aam Steam Press (Lahore).

Date — 1911.

Pages — 136.

Subject -

حق کاپی رائٹ محفوظ ہے

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام میمنت التیام کتاب مستطاب ہدایت انتساب
جامع حکمات شرعیہ حاوی اسرار خفیہ وکاشف رموزات دقیقہ موجب
فیوضات حقیقیہ ازلی

الحقیقۃ الباہرۃ
فی اسرار
الشریعۃ الطاہرۃ

مترجم اردو

مصنفہ مولانا امام سید محمد ابو الہدیٰ رفاعی حسنی صیادی خالدی استنبولی

حسب فرمایش عبد الرحیم و عبد الرحمن پسران مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم
تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی سنہ ۱۹۱۱ء

در رفاہِ عام سٹیم پریس لاہور باہتمام مولوی عبد الحق صاحب مطبوع شد

بار اول
قیمت ۹ر

مکتوبات امام ربّانی حضرت مجدّد الف ثانی (بزبان اُردو)

ملک ہند کا شاید ہی کوئی تعلیم یافتہ مسلمان ایسا نکلے جو حضرت مجدد الف ثانی سرہندی کے بابرکت نام نامی سے ناآشنا ہو آپ کے پر اسرار و حکم و علم لطایف ظاہر و باطن مکتوبات کا نہایت سلیس اردو میں ترجمہ کرا دیا گیا ہے حصہ اول زیر طبع ہے امید ہے کہ قدردان ہماری حوصلہ افزائی کرینگے ⁂

درالنظیم فی خواص القرآن العظیم (بزبان اُردو)

اس نادر کتاب میں علامہ ابو محمد عبد اللہ یمنی شافعی نے امام محمد غزالی کے رسالہ خواص القرآن والسور اور قاضی ابو بکر غسانی کی کتاب برق اللامع والغیث الہامع کو جمع کر دیا ہے خواص و اسرار قرآن شریف میں بے نظیر رسالہ ہے ⁂

ترغیب و ترہیب (مترجم اردو بین السطور) مصنفہ امام حافظ عبد العظیم صاحب منذری

یہ کتاب احادیث نبی اکرم صلعم کی احادیث صحیحہ کا بہت بڑا ذخیرہ ہے اور ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر علیحدہ علیحدہ باب منعقد کر اسکے ثواب و عقاب کے بارہ میں مرفوع احادیث لائی گئی ہیں یہ کتاب عوام کیلئے عموماً اور واعظوں کیلئے خصوصاً مفید ہے تین حصوں میں مکمل ہوگی حصہ اول زیر طبع ہے

کتاب الروح (بزبان اردو) مصنفہ امام حافظ علامہ ابن قیم جوزی

عذاب قبر اور حیات بعد ممات وہ مسائل ہیں جن کا صحیح مفہوم سمجھنے سے گزشتہ زمانہ میں مسلمان معراج ترقی پر پہنچ گئے تھے اور آج اس پر عدم ایقان کے سبب ذلت و پستی کا گڑھا مزا چکھ رہے ہیں اس بے مثل کتاب میں امام موصوف نے عذاب قبر کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ مجال انکار نہیں رہتی بلکہ فوراً دماغ میں اس کا تصور جم جاتا ہے علاوہ ازیں روح کی حقیقت و ملاقات ارواح اموات وغیرہ کل ضروریات کے متعلق ایک ضخیم کتاب ہے زیر طبع ہے ⁂

الملتمس عبد الرحیم و عبد الرحمن پسران مولوی رحیم بخش صاحب تاجران کتب لاہور مسجد چینیانوالی

فہرست مضامین کتاب حقیقۃ الباہرہ فی اسرار شریعۃ الطاہرہ

گذارش پبلشر

اے مسلمانو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے افضل الرسل کے فدائیو! قرآن جیسی کتاب اللہ کے عاشقو! حضرت ابوبکرؓ جیسے صدیق۔ حضرت عمرؓ جیسے صاحب سیاست حضرت عثمانؓ جیسے باحیا و وفادار حضرت علیؓ جیسے شیر دل۔ ابوعبیدہؓ جیسے امین۔ خالد بن ولیدؓ جیسے شجاع۔ حضرت معاویہؓ جیسے مدبر۔ ولیدؒ عبدالملک وہارون الرشیدؒ۔ عبدالرحمن اندلسی جیسے ذیشان سلاطین۔ منصورؒ اور نظام الملکؒ جیسے وزراء الپ ارسلانؒ سلطان صلاح الدینؒ۔ سلطان محمود غزنویؒ شہاب الدین غوریؒ جیسے مجاہدان اسلام اور محمد فاتحؒ سلیمان اعظمؒ۔ اورنگ زیبؒ احمد شاہ ابدالیؒ جیسے کشورکشاؤں کے ہم مذہب بھائیو!

امام اعظمؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ۔ امام مالکؒ جیسے مجتہدین۔ امام بخاریؒ۔ امام مسلمؒ۔ امام ترمذیؒ۔ امام بیہقیؒ جیسے محدثین۔ امام رازیؒ۔ ابن جریرؒ۔ ابن کثیرؒ۔ زمخشریؒ۔ بیضاویؒ جیسے مفسروں۔ امام ابو یوسفؒ۔ امام محمدؒ۔ امام زفرؒ جیسے فقیہوں۔ ابن عربیؒ۔ ابن حزمؒ۔ ابن رشدؒ جیسے متکلمین کے نام پر مرمٹنے والو۔ حضرت اویس قرنیؒ۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ بایزید بسطامیؒ جنید بغدادیؒ خواجہ معین الدین اجمیریؒ۔ نظام الدین اولیاؒ۔ حضرت علی ہجویریؒ کے ناموں پر تصدق ہونے والو!

خدا کے واسطے ذرا اپنی اور اُن اسلاف صالحین کی حالت میں غور کرو اور اس بعد المشرقین کے سبب کو دریافت کرو۔ وہی قرآن شریف۔ وہی رسول امین صلعم۔ وہی آئمہ۔ وہی اسلام پھر بات کیا ہے کہ وہ تو اپنے وقت و زمانہ میں معراج ترقی و علوم و فنون زہد و ورع کے مجسم نمونے تھے اور ہم ذلت و خواری کے مترادف سمجھے جاتے ہیں۔ اُنہوں نے ساری دنیا کو فتح کیا۔ دشمنوں کو رسوا کیا اسلام کی عزت کو دوبالا کیا کونکوا اسلام کے نام کا ڈنکا بجوایا۔ باطل کو دور کیا اور حق کا اعلان کیا۔ اور ہمنے سلطنت برباد کر۔ دولت سے ہاتھ اُٹھا۔ بزرگوں کی جائدادیں تلف کر۔ کاسۂ گدائی جامہ ذلت و رسوائی زیب تن کیا۔ دنیا دار اسباب ہے دوستو! کوئی بات بے سبب نہیں!

اگر تاریخ کی ورق گردانی کرکے اپنے واسلاف کے احوال کا موازنہ کرینگے تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہ سب کچھ تعلیم اسلام سے بے اعتنائی اور شرائط ایمان سے بے پروائی وعدم تعمیل احکام الٰہی کا نتیجہ ہے۔ شان خدا بڑے بڑے لیڈروں اور گریجویٹوں تک کو خبر نہیں کہ اسلام اور ایمان کی تعریف کیا ہے۔ اور ہم مسلمان ہیں کیوں۔ عوام نے تو صرف والدین کے مسلمان ہونے اور رسم ختنہ ادا کر لینے ہی کو اسلام سمجھ رکھا ہے۔ اللہ اکبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی

شان میں کیسا ایک عجیب کلمہ ارشاد فرمایا تھا اَلْمُؤمِنُ مَنْ اَمِنَہُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِہِمْ وَدِمَائِہِمْ ترجمہ مومن وہ ہے جسے لوگ اپنے مالوں اور جانوں کا امین بنائیں۔ اب معمولی لیاقت کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس شخص میں یہ صفات ہوں اور ایسے اعلےٰ اخلاق رکھتا ہو کہ دشمن بھی اپنے محاکمات اور جانوں اور مالوں کی امانت تک اس کے سپرد کردیں بھلا وہ شخص کیونکر دنیا میں ذلیل ہوسکتا ہے خواہ ذات پات کے لحاظ سے کیسا ہی گرا ہوا اور خاندان کے اعتبار سے معمولی۔ سیاہ رنگ۔ بیمار منکسر۔ اور بے زر دپر کیوں نہ ہو وہ درحقیقت دنیا کا بادشاہ ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس وقت سیکڑوں میں سے کتنے مسلمان اس حدیث کا مصداق ہونگے۔ میں اسی تلاش وجستجو ہی میں تھا کہ کسی طرح وقت ملے تو ایمان کے کل شرائط ولوازمات مختصراً ایک جگہ جمع کرکے ہدیہ ناظرین کردوں تاکہ باسانی ہر شخص اپنی ترقی وتنزل کے معیار کا موازنہ کرسکے۔ کہ اسی اثنا میں ایک مخلص دوست کے ذریعہ کتاب اسرار الشریعت الباھر۔ مولفہ سید محمد ابو الہدی پیرومرشد سلطان عبد الحمید خاں غازی مجھے ملی دیکھتے ہی میں بارگاہ جل وعلی میں سجدہ شکر بجالایا اور ترجمہ کرواکر شایع کرنے کا ارادہ کردیا۔ اس کتاب میں آپ نے ایمان کی کل شاخوں کو نہایت مختصراً اور جامع طور پر بمع شرح درج فرمایا ہے خاص خوبی یہ رکھی ہے کہ ہر شاخ کے دینی ودنیوی فوائد علیحدہ علیحدہ واضح کردیئے ہیں۔ اسکو پڑھ لینے پر ہر شخص بخوبی اندازہ کرسکتا ہے کہ اگر ہم میں عملاً اور حقیقتاً (نہ صرف زبانی جمع خرچ) یہ شرائط موجود ہوں تو آج ہم اپنی سب کھوئی ہوئی عظمت بمعہ دیگر منازل رفعت وعزت واپس لے سکتے ہیں اور یہی کیمیا اور سنگ پارس تھا جس کے ذریعہ ہمارے بزرگان سلف اوج ترقی پر سریر آرا ہوئے۔

بھائیو مسلمانو۔ ہم بیشک دولت وسلطنت عزت ومنزلت کھو چکے ہیں مگر خدا کے واسطے رسول امین اور اسلاف صالحین کے نام کو باقی رکھنے کیلئے اور اپنے بعد اپنی اولادونکو اسلام پر برقرار رکھنے کیلئے پاک اور پیارے مذہب اسلام کو ہاتھ سے نہ دینا بیشک ہم نام سے اسپر فدا معلوم ہوتے ہیں مگر جبتک اسکی تعلیم پر پورا عمل نہو اور غیر اقوام کے آداب واخلاق۔ طرز ولباس۔ رسومات ممنوعہ شرک وبدعت۔ بے مروتی۔ نااتفاقی وغیرہ وور نہ ہوں۔ ہم ہرگز سچے مسلمان نہیں۔ لہذا بالاخر مودبانہ التماس ہے کہ تم ان کل شرائط ایمان کو اپنے میں پورا کرو خدا اپنا وعدہ تمہارے ساتھ پورا کریگا۔

العارض خاکسار عبد الرحیم پسر مولوی رحیم بخش رح تاجر کتب لاہور مسجد چینیاں والی

طریقہ رفاعیہ اور قدوۃ العارفین سید محمد ابوالہدیٰ رحمۃ اللہ علیہ آفندی کے حالات

جس طرح کہ ہندوستان میں طریقہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ سہروردیہ کا عام طور پر رواج ہے ایسے ہی مصر و عرب عراق و شام قسطنطنیہ میں طریقہ رفاعیہ کی شہرت ہے۔ اس طریقہ کے بانی حضرت شیخ سید احمد رفاعی رح ہیں جو چھٹی صدی ہجری کے صوفیائے کبار میں سے تھے اور بڑے پایہ کے عالم تھے چنانچہ اس کتاب میں بھی مولنا سید محمد ابوالہدیٰ صاحب نے اُن کے بہت سے عجیب و غریب اقوال درج کئے ہیں جن سے ان کے کمالات علمی پر کافی روشنی پڑتی ہے جناب سید احمد صاحب رفاعی کا سلسلہ نصب حضرت امام حسین رضؓ تک پہنچتا ہے امام سید عبدالوہاب رح شعرانی نے اپنی نادر کتاب طبقات الکبریٰ میں سید احمد صاحب رفاعی کے حالات میں لکھا ہے یہ وہ شخص ہیں جن پر علم طریقت اور قوم کے حالات کی شرح اور اُن کی مشکل منزلوں کا انکشاف جاکر ختم ہوتا ہے آپ سے بہت سی جماعت نے اور بے شمار شاگردوں نے فیض اُٹھایا۔ آپ کی وفات پر علماء و مشایخ نے بہت مرثیے کہے اور وہ ان اشخاص میں سے ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو پامال کیا اور اپنے اسرار کے مالک ہوئے اور اہل حقایق کے نزدیک آپ کے لئے قیمتی کلمات تھے ؞

اُس سلسلہ میں ان کے بعد اور بھی بہت سے لایق جانشین گذرے ہیں اس زمانہ میں قسطنطنیہ میں ان کے جانشین سید محمد ابوالہدیٰ آفندی صیاوی حسنی خالدی تھے جو عربی زبان میں بڑے فصیح اللسان اور علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے اور ساتھ ہی دولت دنیوی سے بھی خداتعالےٰ نے اُن کو بہرہ ور کر رکھا تھا۔ چنانچہ سلطان عبدالحمید خاں ثانی غازی کو ان سے ایسی عقیدت و محبت تھی کہ بڑے بڑے امراء و عمائد ان سے ملاقات کو اپنا فخر سمجھتے اور دینی و دنیاوی امور میں اُن کے وسیلہ سے سلطان عبدالحمید خاں کے ہاں سے فائز المرام ہوتے بہر کیف ان کا دینی و دنیوی فیض ہر طرح سے اُن کی زندگی بھر جاری و ساری رہا ہمارے ملک کے چاروں نامور سیاحوں نے اپنے اپنے سفرناموں میں ان کے حالات درج کئے ہیں ۱۹۰۹ء میں سلطان عبدالحمید خاں کی معزولی کے بعد سلطان کے طرفداروں کے زمرہ میں ان کا بھی بہت سا مال و اسباب ضبط کرکے آنکو قید کر دیا گیا جہاں سے یہ جانبر نہ ہوسکے اور وصال ایزدی سے بہرور ہوئے۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ ان کی یہ تصنیف جو آپ کے ہاتھوں میں ہے ان کے کمالات ظاہری و باطنی کی کافی شاہد ہے ؞

العارض عبدالرحیم ولد مولوی رحیم بخش صاحب تاجر کتب مسجد چینیانوالی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا یَرْضَیٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ الصَّادِقِ الْمُحِقِّ النَّبِیْہِ وَعَلٰی اِخْوَانِہِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِ کُلٍّ وَصَحْبِ کُلٍّ اَجْمَعِیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الْمُسْتَعِیْنُ بِعِنَایَۃِ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ الْمَقَاصِدِ وَالْمَسَاعِیْ مُحَمَّدٌ اَبُوالْھُدٰی بْنُ السَّیِّدِ حَسَنٍ وَادِی الْمُکَنّٰی بِاَبِی الْبَرَکَاتِ اٰلِ خِزَامِ الصَّیَّادِیُّ الرِّفَاعِیُّ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَلِوَالِدَیْہِ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ وَاَعَانَھُمْ جَمِیْعًا فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ تُطْوٰی بِہِ الْاَحْلَامُ وَتُنْشَرُ الدَّوَاوِیْنُ۔

ھٰذِہٖ رِسَالَۃٌ نَظَرِیَّۃٌ تَجْمَعُ مِنْ شَرِیْفِ الْمَقَاصِدِ کَثِیْرًا مِّنَ الْحِکَمِ الْمَرْضِیَّۃِ سَمَّیْتُھَا اَلْحَقِیْقَۃَ الْبَاھِرَۃَ تَکْشِفُ النِّقَابَ عَنْ مُحَیَّا السِّرِّ الشَّرْعِیِّ الَّذِیْ یَتَعَلَّقُ بِالدِّیْنِ وَبِالرِّیَاسَۃِ وَبِدَقَائِقِ الْحِکَمِ وَالْکِیَاسَۃِ وَتُعْرِبُ عَنْ عِنَایَۃِ ھٰذَا الدِّیْنِ الْمُحَمَّدِیِّ بِالصِّنَاعَۃِ وَالتِّجَارَۃِ وَتُفْصِحُ لِاَھْلِ الْعِرْفَانِ عَنِ الطَّرْزِ الَّذِیْ تَقُوْمُ بِہٖ دَعَائِمُ السَّعَادَۃِ فِیْ ھٰذِہِ الدَّارِ الْمُسْتَعَارَۃِ وَھٰذَا الْاِیْضَاحُ الصَّحِیْحُ وَالْاِفْصَاحُ الصَّرِیْحُ یَنْفِیْ عَنِ الدِّیْنِ

ہر ایک طرح کی حمد و ثنا جو پسند ذات خداوندی ہو اللہ کیلیے خاص ہے جو پروردگار عالمین ہے اور صلوۃ و سلام نازل ہو راستباز حق پرست بزرگ نبی اور اُسکے دوسرے نبی اور رسول بھائیوں اور سب کی آل اور سب کی اصحابوں تمام تا بعد از اسکے بعد کہتا ہے بندہ جو تمام [illegible] اور کوششوں میں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اعانت کا طلبگار ہے محمد ابوالہدی بیٹا سید حسن وادی کا جس کی کنیت ہے ابوالبرکات آل خزام صیادی رفاعی خدا اُس کی اور اُسکے والدین اور جملہ مسلمانوں کی مغفرت کرے اور اور سب کو اپنی خاص عنایت سے بہرہ ور کرے جس دن خیالات لپیٹے جاویں گے اور اعمالنامے کھولے جاوینگے کہ یہ ایک معقول رسالہ ہے کہ بہت سی عمدہ مطالب اور پسندیدہ حکمتیں اپنے اندر رکھتا ہے جسے مینے حقیقۃ الباہرہ سے موسوم کیا شرعی راز کے چہرے سے جو دین اور ریاست۔ اور باریک حکمتوں اور دانایانہ مصلحتوں سے متعلق ہے ناواقفی کا پردہ اٹھاتا ہے اور اس خاص پروا اور اہتمام کو بتلاتا ہے جسکو دین محمدی نے صناعت اور تجارت کے متعلق کام فرمایا ہے اور اہل دانش کو ایسے طرز (تمدن) کا پتہ لگاتا ہے جس سے اس چند روزہ زندگی کے مقام میں سعادتمندی کے ستون مستحکم ہوں اور اس ایضاح صحیح اور بیان صریح کی بدولت دین

المبين ايهام اولى الاغراض واتهام ذوى
الامراض الذين ينسبون للاحكام الشريفة
الشرعية هدم المنافع الدنيوية وانهم
لكاذبون قل الله ثم ذرهم فى خوضهم يلعبون

لا يخفى على ذى الفهم النير والعقل
السليم ان الشرع المحمدى جمع بين نفعى
الدنيا والدين واوضح لحصول هذين
النفعين منهاج الحق المبين ولم يترك
شانا نافعا لم يقرب منه ولا امرا مضرا
لم ينه عنه وقد فتق ارتاق الحكمة بانفعها
واشرفها وشق ديباجة المنافع العامة
فقام باوثقها والطفها وسننص بهذه الجمل
الوجيزة على اساس هذا الدين ويعلم
من ذلك سر الشرع الانور العلم اليقين
والشمس لا تخفى على ذى عينين ولو قام
حجاب الغيم فى البين ـ

قال صلى الله عليه وسلم الايمان بضع و
سبعون شعبة (الحديث) وكل شعبة
من شعبه تشتمل على فصول جزيلة و
ابواب جليلة ومقاصد من العلم لا نهاية
لها على ان الشارع العظيم ارواحنا لجنابه
العالى الفداء اوتى جوامع الكلم واختصرت
له الحكمة اختصارا فكان يتكلم بها موجزا
مبينا غير معمض ولا متحن بما يصعب
فهمه ويعيى السامع ما تضمنه من الكلام

مبین اسلام سے خود غرض بیمار دل لوگوں کا وہ شبہ اور اتہام
رد ہو جاتا ہے جو احکام شریفہ شرعیہ کی طرف منسوب
کرتے ہیں (وہ یہ ہے کہ احکام اسلام نے دنیاوی منافع کی
عمارت) کو مسمار کر دیا اور بیشک اتہام لگانیوالے جھوٹے ہیں

ایک روشن دماغ سلیم العقل انسان پر مخفی نہیں کہ شریعت
محمدیہ دینی اور دنیاوی منافع کی جامع ہے اور اُس نے
دونوں فائدوں کے حاصل کرنے کے لیے ایک نہایت واضح
اور صاف طریق بتلایا ہے اُس نے کوئی سود مند امر نہیں
چھوڑا جس کی طرف ترغیب کیا ہو اور نہ کوئی ضرر رسان
امر چھوڑا جس سے منع نہ کیا ہو اُس نے حکمت کی نہایت سود
مند اور بزرگتر بستگیوں کو کھولا اور عام منافع کے لیے
دیباچہ کو پھاڑا ہے اور ایسا طریقہ قائم کیا جو نہایت
مضبوط اور لطیف ہے اور ہم ان مختصر جملوں سے اس
دین کی بنیاد پر تصریح کریں گے جس سے اس نورانی شریعت
کا اصلی راز یقینی علم سے معلوم ہوگا کہ آفتاب آنکھوں
والے سے کبھی چھپ نہیں سکتا گو کہ درمیان ابر کا پردہ آجاوے

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایمان کی کئی اوپر ستر
شاخیں ہیں (آخر حدیث تک) اور اُن شاخوں میں
ہر شاخ کئی عمدہ فصلوں اور شاندار بابوں اور علم کے
بے انتہا مقاصد پر مشتمل ہے علاوہ بریں گرامی قدر
شارع کو آپ کی عالی جناب کے لیے ہماری جانیں قربان
جوامع الکلم عطا کیے گئے تھے اور حکمت آپ کے لیے بالکل
مختصر کر دی گئی تھی تو آپ نے انہیں اختصار کے ساتھ
مگر صفائی سے بدون کسی قسم کی پیچیدگی اور مشکل پسندی
کے جس سے سمجھنا دشوار ہو یا سننے والا مضمون کلام

حِكْمَةٌ وَتَمْهِيدٌ لَطِيفٌ وَهُوَ اَنَّ الدِّيْنَ
الْاِسْلَامِيَّ اَنْتَظَمَ مِنْ ثَلَاثِ مَقَامَاتٍ اَلْاَوَّلُ
مَقَامُ الْاِسْلَامِ ۔ وَالثَّانِيْ مَقَامُ الْاِيْمَانِ
وَالثَّالِثُ مَقَامُ الْاِحْسَانِ ۔ اَمَّا الْاِسْلَامُ
فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ
تُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ
اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۔ وَاَمَّا الْاِيْمَانُ
فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ
وَشَرِّهٖ وَاَمَّا الْاِحْسَانُ فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ
كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ
وَقَدْ مَرَّ لَكَ اَيُّهَا الْحَبِيْبُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً
وَتَتِمَّةُ الْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ اَفْضَلُهَا قَوْلُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى
عَنِ الطَّرِيْقِ ۔

فَالشُّعْبَةُ الْاُوْلٰى مِنْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَهِيَ اَحَدُ
اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ الْخَمْسِ وَمَعْنَاهَا تَفْوِيْضُ
الْجُمْلَةِ اِلَى اللّٰهِ وَتَسْلِيْمُ الْاُمُوْرِ اِلَيْهِ بِعَيْنِهٖ
التَّبَرِّيْ عَنِ الدَّعْوٰى وَتَمَامُ الْاِنْسِلَاخِ مِنَ

حکمت اور تمہید لطیف دین اسلام تین مدارج سے انتظام
پذیر ہے درجہ اول اسلام درجہ دوم ایمان درجہ سوم احسان
اسلام کے متعلق تو رسول اللہ صلعم کا یہ فرمان ہے اسلام یہ
کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ سوائے خداوند تعالیٰ کے
کوئی مستحق عبادت نہیں اور محمد صلعم خداوند کے فرستادہ
ہیں نماز قائم کرے زکوۃ دے ماہ رمضان کے
روزہ رکھے بشرط طاقت زادراہ وغیرہ خانہ
کعبہ کا حج کرے ایمان کی نسبت آپ کا ارشاد
ہے کہ ایمان لاوے تو اللہ اُس کے فرشتوں
کتابوں رسولوں اور آخرت پر اور اس بات پر کہ
نیکی اور بُرائی کا اندازہ اور تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف
سے ہے احسان کے متعلق فرمان ہے کہ خدا کی عبادت
اس طرح کر گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے اگر تو اُس کو
نہیں دیکھتا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ اوپر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث گزر
چکی ہے کہ آپ نے فرمایا ایمان کے کئی اوپر ستر
شاخیں ہیں اس حدیث کا تتمہ یعنے اخیر یہ ہے کہ
ان سب شاخوں میں بزرگ تر یہ کہنا ہے کہ سوائے
اللہ تعالےٰ کے کوئی مستحق عبادت نہیں اور سب میں
ادنےٰ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کا دور کرنا
پہلی شاخ ایمان کی شاخوں میں سے اس امر
کی شہادت دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت کے
نہیں اور یہ شہادت اسلام کے پانچوں ارکان میں سے
ایک رکن ہے اس کا معنے ہے سب کچھ اللہ کے سپرد کرنا اور دعوے
سے بیزار ہونا اور پیش از پیش اسکے حوالے کر دینا اور ہر جوڑ توڑ میں

الحول والقوة استبدادا واستقلالا لا في حل او عقد هذا امر رؤية الملك بحركاته وسكناته لله فالذي يقول لا اله الا الله ملاحظا اسرار هذه المعاني اعتقادا يكون مؤديا للشهادة على الحقيقة وهذا التسليم لا ينافي السعي والعمل والتدبير فان كل ذلك يكون استكشافا لسر القدر وعند بروز سر القدر يكون العبد معه بكليته اعني بقلبه وقالبه ومن اسرار هذه الكلمة كون العبد اذا اعتقد ان لا اله الحق هو الفعال المطلق فهنالك يلتزم نصرا وامر الله من غيره ويسلم بذلك من المداهنة والرياء والانقياد للباطل والكذب ولا يطمع بمال احد ولا يمد عينيه الى ما لا يرضى الله سبحانه۔

والشعبة الثانية الاقرار بان محمدا رسول الله ولا يكمل توحيد العبد الا بها فمن اكتفى بكلمة التوحيد من الكلمتين يكفر لقوله تعالى ﴿ويريدون ان يفرقوا بين الله ورسله ويقولون نؤمن ببعض ونكفر ببعض﴾ الاية فمن وحد وكذب الرسول يكون مكذبا بالله عاصيا له لانه سبحانه وتعالى اختار الرسول ونبأه فهو لم يكن نبيا

بالاستقلال اپنی قوت اور طاقت سے بالکل دست بردار ہوجانا ہے اور اُسکے ساتھ یہ بھی خیال ہو کہ سلطنت عالم اپنی تمام حرکات وسکنات کے ساتھ اللہ ہی کے لیے خاص ہے تو جو شخص ان معانی کے اسرار کو مدنظر رکھکر سچے اعتقاد سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے وہی شہادت کا حق ادا کرتا ہے اور اسی طرح کی تسلیم کوشش عمل اور تدبیر کے مخالف نہیں ہے کیونکہ یہ سب کچھ تقدیر کے راز کا اظہار ہوتا ہے اور اُسکے ظہور کے وقت بندہ سارے کا سارا دل وجان سے اسکے ساتھ ہولیتا ہے اور اس پاک کلمہ (لا الہ الا اللہ) کے اسرار میں سے یہ ہے کہ جب انسان یہ اعتقاد کر لیتا ہے کہ خدائے برحق وہی فاعل مطلق ہے تو وہ امر آلہی کی امداد لازم سمجھتا ہے اور اُس کی بدولت چاپلوسی۔ ریاکاری۔ باطل پرستی جھوٹ سے بچتا ہے اور کسی کے مال کی طمع نہیں کرتا اور دیدہ آز کسی ایسی چیز کی طرف دراز نہیں کرتا جس میں اللہ سبحانہ وتعالی کی خوشنودی نہ ہو۔

دوسری شاخ اقرار کرنا اس امر کا کہ محمد صلعم اللہ کے فرستادہ اور رسول ہیں اور بغیر اس اقرار کے بندہ کی توحید کامل نہیں ہوتی سو جو شخص صرف کلمہ توحید پر اکتفا کرے یعنے محمد رسول اللہ نہ کہے وہ کافر ہے بدلیل قول اللہ تعالی کے (اور چاہتے ہیں یہ کہ اللہ اور اسکے رسول کے درمیان فرق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض سے انکار کرتے ہیں) آخر تک سو جو شخص خدا کو ایک جانے اور رسول صلعم کو جھٹلائے وہ اللہ کا منکر اور نافرمان ہے کیونکہ اس خدائے پاک نے رسول کو برگزیدہ

بِنَفْسِهٖ بَلْ بِسِرٍّ أُسِرَّ إِلَيْهِ دُوْنَ غَيْرِهٖ مِنْ رَبِّهٖ وَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَشَرٌ مِثْلُنَا غَيْرَ أَنَّهُمْ بِحُكْمِ ذٰلِكَ السِّرِّ الْمُفْرَغِ إِلَيْهِمْ مِنَ اللّٰهِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ أَتَوْا بِمَا لَيْسَ فِيْ طَاقَةِ الْبَشَرِ فَعَلِمْنَا أَنَّهُمْ خُصُّوْا بِزِيَادَاتٍ كَثِيْرَةٍ خَارِجَةٍ عَنْ مَقْدُوْرِ الْبَشَرِ وَهِيَ مِنَ اللّٰهِ وَحْدَهٗ فَوَجَبَ عَلَيْنَا الْإِيْمَانُ بِهِمْ وَقَدْ ثَبَتَتِ النُّبُوَّاتُ بِالْمُعْجِزَاتِ وَهٰذَا ظَاهِرٌ لِكُلِّ ذِيْ عَقْلٍ وَلَمْ تَزَلْ تَظْهَرُ مُعْجِزَاتُ الْأَنْبِيَاءِ وَبَرَاهِيْنُهُمْ وَأَنْوَارُ شَرَائِعِهِمُ الَّتِيْ ثَبَّتَ اللّٰهُ بِهَا الْقُلُوْبَ وَأَزَالَ بِهَا الشُّكُوْكَ حَتّٰى اخْتَارَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَهُ الْأَمْرُ جَمْعَ حِكَمِ شَرَائِعِهِمْ وَبَوَاهِرِ مُعْجِزَاتِهِمْ وَوَاضِحَاتِ بَرَاهِيْنِهِمْ وَكُلَّ مَا اخْتُصُّوْا بِهٖ مِنَ الْحَقَائِقِ وَالْكَمَالَاتِ وَالْعُلُوْمِ النَّافِعَةِ مَعَ الْجَمْعِ الْأَكْمَلِ بَيْنَ نَفْعَيِ الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ فِي الْحَبِيْبِ الْأَعْظَمِ وَالرَّسُوْلِ الْأَكْرَمِ الْمُقَدَّمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَمَ بِهِ النُّبُوَّاتِ وَأَيَّدَهٗ بِجَمِيْعِ الْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ فَوَجَبَ حِيْنَئِذٍ عَلٰى جَمِيْعِ الْخَلْقِ اِتِّبَاعُهٗ وَالْأَخْذُ بِشَرِيْعَتِهٖ فَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاٰخِرُ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَهُوَ النَّبِيُّ الْحَكِيْمُ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ صَاحِبُ الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ

نہیں بن گیا بلکہ اس راز کی بدولت جو خداوند تعالیٰ کی طرف سے صرف اُسی میں ودیعت رکھا گیا انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہماری طرح آدمی ہوتے ہیں البتہ اس راز کی بدولت جو اللہ کیطرف سے اُنہیں ڈالا گیا ہے ایسے کام کرتے ہیں جو طاقت بشری سے برتر ہوتے ہیں تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ نبی کئی اک ایسی خصوصیات سے ممتاز کیے گئے ہیں جو طاقت بشری سے خارج ہیں اور وہ محض اللہ ہی کیطرف سے ہیں بنا برین ہم پر واجب ہے کہ اُن کے ساتھ ایمان لائیں اور نبوتوں کا ثبوت معجزوں سے ہوتا رہا ہے اور یہ ہر عقلمند پر روشن ہے اور ہمیشہ نبیوں کے معجزے ـ براہین اور اُنکی شریعتوں کے انوار ظاہر ہوتے رہے جنسے اللہ تعالیٰ نے دلوں کو مضبوط کر دیا اور شک شبہے دور کر دیے تا کہ اللہ نے اس بات کو پسند کیا اور اُسی کو اختیار ہے کہ سب کی شریعتوں کی حکمتوں روشن معجزوں کھلی دلیلوں ـ تمام حقائق کمالات اور پُر منفعت علوم کو جن سے وہ خاص اور ممتاز کیے گئے تھے اپنی حبیب معظم رسول مکرم و مقدم ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایسے کامل طور سے فراہم کر دے جس میں دین و دنیا کی منفعتیں جمع ہو جاویں دسو وہ سب کمالات آپ میں جمع کر دیے، اور آپ کے ساتھ سلسلہ نبوت ختم کر دیا اور تمام معجزات باہرہ سے آپ کی تائید فرمائی سو ایسی حالت میں تمام مخلوقات پر آپ کی پیروی اور آپ کی شریعت کی پابندی واجب ہے اور آپ خاتم النبیین اور آخر المرسلین ہیں ان سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اور آپ ہیں نبی حکیم

يُعَوَّلُ عَلَيْهِ فِي كُلِّ شَانٍ دِينِيٍّ وَّدُنْيَوِيٍّ
عَيْنِيٍّ اَوْ غَيْبِيٍّ فَالْاِقْرَارُ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ
دِيْنُ هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ
الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلُ التَّسْلِيْمِ وَلَا يَجْهَلُ سِرَّ
الْوَحْدَانِيَّةِ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ لِاَنَّ
الدَّلَائِلَ وَالْبَرَاهِيْنَ وَالْبَيِّنَاتِ الْقَاطِعَاتِ
عَلَى الْوَحْدَانِيَّةِ قَائِمَةٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى
فِي نَفْسِ الْاِنْسَانِ وَالْعُدُوْلُ عَنْ ذٰلِكَ
سَفْسَطَةٌ وَّتَدَبَّرْ اَيُّهَا اللَّبِيْبُ قَوْلَهٗ تَعَالٰى
(وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ) فَاشْهَدْ
اَيُّهَا الْعَاقِلُ سِرَّ الْوَحْدَانِيَّةِ فِيْ
نَفْسِكَ تَرٰى اَنَّ الْهِمَّةَ لَا تَتَوَجَّهُ اِلَى
الْاِثْنَيْنِيَّةِ وَاِذَا تَدَبَّرْتَ اَسْرَارَ الصُّنْعِ
الَّتِيْ اسْتَوْدَعَهَا اللّٰهُ فِيْكَ لِاِقَامَةِ الْحُجَّةِ
عَلَيْكَ هُنَالِكَ تَخْشَعُ لِجَلَالَتِهٖ وَتَخْضَعُ
لِعَظَمَتِهٖ وَتَنْصَرِفُ عَنِ الْاَغْيَارِ اِلَيْهِ وَ
تُعَوِّلُ فِيْ كُلِّ اُمُوْرِكَ عَلَيْهِ هٰذَا سَمْعُكَ
وَبَصَرُكَ وَكَلَامُكَ وَعَقْلُكَ وَحَافِظَتُكَ
وَمُخَيَّلَتُكَ وَسَبَحَاتُ خَاطِرِكَ وَغَلَاغِلُ
اَوْهَامِكَ وَاَحْلَامِكَ وَحِرْصُكَ وَ
زُهْدُكَ وَعَزْمُكَ وَكَسَلُكَ وَبُخْلُكَ
وَسَخَاؤُكَ وَغَضَبُكَ وَرِضَاكَ وَحِقْدُكَ
وَصَفْحُكَ وَنَوْمُكَ وَيَقْظَتُكَ وَمَا قَامَ
فِيْ هَيْكَلِكَ مِنْ اَسْرَارِ صُنْعِهٖ كُلُّ صِفَةٍ
مِّنْهَا عَلٰى حِدَةٍ قَامَتْ بِالْوَاحِدِيَّةِ وَ

ہر ایک دینی اور دنیوی موجودہ اور غائب معاملہ میں
اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے سو خداوند تعالیٰ کی وحدانیت
کا اقرار اس بزرگ نبی کا دین ہے اس پر بہترین صلوٰۃ
اور کاملترین سلام ہو اور سوائے بیوقوف احمق کے
کوئی وحدانیت کے راز سے ناواقف نہیں رہتا کیونکہ
روشن دلیلیں قاطع حجتیں خدا کی وحدانیت پر ہر ایک
چیز میں قائم ہیں حتی کہ انسان کی اپنی ذات میں
اس سے اعراض اور روگردانی بے فہمی
ہے اے دانا اس آیت میں غور کرو اور تمہارے
نفسوں میں کیا تم نہیں دیکھتے ہو) اے عقلمند وحدانیت
کے راز کو اپنی ذات میں مطالعہ کر تو دیکھ لیگا
ہمت دوئی کیطرف متوجہ ہی نہیں ہوتی اور جب
تو خداوند تعالیٰ کی کاری گری میں جو اس نے تیری
ذات میں تجھ پر حجت قائم کرنے کے لیے ودیعت
رکھی ہے غور کرے تو دل تیرا اس کے جلال کے سامنے
جھک پڑے اور اسکی عظمت کے آگے پست ہو جاوے
اور اسکے غیر سے اعراض اور اسکی ذات پر ہر ایک بات
میں اعتماد کرنے پر مجبور ہو یہ تیرے کان آنکھیں گفتگو
دانشمندی۔ حافظہ۔ خیال دلی مشاغل وہموں اور
خوابوں کی شتاب روی حرص۔ زہد۔ پختہ ارادہ۔ سستی
کنجوسی۔ سخاوت۔ غصہ۔ رضامندی۔ کینہ۔ درگذر۔
نیند۔ بیداری۔ وغیرہ چیزیں تیرے وجود میں
اس کی کاری گری کے اسرار سے موجود ہیں
ان میں سے ہر ایک یگانگت کے
ساتھ قائم ہے اور اسکے ساتھ منتظم ہے

انْشَقَّتْ بِهَا وَقَدْ تَعْلَمُ وُجُودَهَا فِيكَ
وَتَجْهَلُ كَيْفَهَا وَلَا تُدْرِكُ لَهَا مَكَانًا وَلَا أَوَّلًا
وَلَا آخِرًا فَتَذَكَّرْ سِرَّ التَّوْحِيدِ بِهٰذِهِ الْأَسْبَابِ
وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ وَإِذَا وَحَّدْتَ
آمَنْتَ بِالنَّبِيِّ الْعَظِيمِ الَّذِي أَرْسَلَهُ
خَالِقُكَ إِلَيْكَ وَجَعَلَهُ حُجَّةً عَلَيْكَ وَ
هُنَاكَ تَرَاكَ تَحْتَ سُلْطَانِ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ
مُمْتَثِلًا قَوْلَهُ تَعَالٰى (وَمَا آتٰكُمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) وَحَيْثُ
أَنَّ الْأَوَامِرَ النَّبَوِيَّةَ هِيَ صَادِرَةٌ عَنْ وَحْيٍ
إِلٰهِيٍّ يَدُلُّكَ عَلٰى هٰذَا قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ (وَمَا
يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى)
فَهِيَ كَافِلَةٌ لِخَيْرَيِ الْمَعَادِ وَالْمَعَاشِ جَامِعَةٌ
لِلنَّفْعَيْنِ الْمُحَقَّقَيْنِ فِي الْأَمْرَيْنِ وَالْمُخَالَفَةُ
لِلْأَوَامِرِ النَّبَوِيَّةِ هِيَ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ
بَوَاعِثِ الْفِتْنَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْعَذَابِ فِي
الْعُقْبٰى قَالَ تَعَالٰى (فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ
عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ) وَالنَّبِيُّ الْأَعْظَمُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِأَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَةً لِخَلْقِ
اللّٰهِ وَفِي كِتَابِ اللّٰهِ (وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا
رَحْمَةً لِلْعٰلَمِينَ) وَلَا يَصِحُّ إِيمَانُ الْمَرْءِ
حَتّٰى يَكُونَ مُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فِيمَا أَتٰى بِهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَقَدْ قَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (لَا يَكُونُ أَحَدُكُمْ

اور تو اپنے آپ میں ان سب کے موجود ہونے کو تو جانتا ہے (مگر)
اُنکی کیفیت سے نا واقف ہے اُنکے مکان اور اول آخر
کا ادراک نہیں کرسکتا پھر ان اسباب کے ذریعہ سے سر توحید
کا تذکرہ کر عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں جب تجھ کو توحید حاصل
ہوگئی تو تو اُس بزرگ نبی پر بھی ایمان لاوے گا جسے
خداتعالے نے تیری طرف بھیجا ہے اور اسکو تیرے اوپر
حجت گردانا ہے اور اس مقام میں تو اپنے آپ کو اُسکے
سلطان امر اور نہی کے زیر فرمان خدا پاک کے قول مذکور
(جو کچھ کہ رسول نے تمہیں دیا اُسے لے لو اور جس سے اس نے
تمہیں منع کیا اُس سے باز رہو) کے تابع پاتا ہے چونکہ نبی
کے سارے احکام وحی الٰہی سے صادر ہوتے ہیں اس پر
دلیل ہے خداتعالے کا قول (وہ خواہش سے نہیں بولتا بلکہ
جو کچھ وہ کہتا ہے، وہ وحی ہے جو خدا کیطرف سے نازل
ہوتی ہے) تو ضرور وہ احکام معاد و معاش کی بہتری کے
متکفل اور (دین و دنیا کی) دونوں واقعی منفعتوں پر
حاوی ہے اور شامل ہونگے اور نبی کے احکام کی مخالفت
معاذ اللہ فتنہ دنیوی اور عذاب اخروی کی باعث ہے
خداتعالی نے فرمایا (وہ لوگ جو نبی کے حکم کی مخالفت کرتے
ہیں انہیں اس امر سے خوف چاہیئے کہ انہیں کوئی بلا یا درد
دینے والا عذاب آپکڑے) اور نبی اعظم صلعم اللہ کا ایسا امر
لائے ہیں جو خلق اللہ کے حق میں رحمت محض ہے کتاب اللہ
میں ہے (ہم نے تجھے سارے جہان کیلیے رحمت بناکر بھیجا ہے)
اور انسان کا ایمان کبھی صحیح نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ
رسول اللہ صلعم کا ان امور میں متبع نہ ہو جو وہ خداوند تعالے
کیطرف سے لائے ہیں اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے (تم میں

مُؤْمِنًا حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ
وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةُ اَلْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ
وَقَدْ جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ
الْاِسْلَامِ وَالْحِكْمَةُ فِيْ ذٰلِكَ تَنْقَسِمُ اِلٰى
قِسْمَيْنِ مَادِيٍّ وَّمَعْنَوِيٍّ فَالْمَادِيُّ هُوَ
النَّظَافَةُ الْبَدَنِيَّةُ فَقَدْ بُنِيَ الدِّيْنُ عَلَى
النَّظَافَةِ وَلَا بِدْعَ فَفِي النَّظَافَةِ نَشْطَةُ
الْبَدَنِ وَالتَّنْقِيَةُ مِنَ الْاَوْسَاخِ الظَّاهِرَةِ
الَّتِيْ رُبَّمَا تَكُوْنُ سَبَبًا لِّلْاَمْرَاضِ الْكَثِيْرَةِ
وَالْعِلَلِ الْجِسْمَانِيَّةِ وَفِيْهَا اسْتِرَاحَةُ الْخَاطِرِ
بِانْبِسَاطِ الْقَلْبِ لِمَا يَطْرَأُ عَلَى الْبَدَنِ مِنْ
لَذَّةِ النَّظَافَةِ وَبِتَطْهِيْرِ الْبَدَنِ يُسْتَدَلُّ
عَلٰى لُزُوْمِ تَطْهِيْرِ الثَّوْبِ فَلَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ
اِلَّا طَاهِرَ الثَّوْبِ وَالْبَدَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ مِنَ
الْمَنَافِعِ مَا لَا يَحْتَاجُ اِلَى الْاِطْنَابِ لِكَوْنِهٖ مَعْلُوْمًا
بِالْبَدَاهَةِ وَاَمَّا الْقِسْمُ الْمَعْنَوِيُّ فَهُوَ الْاِنْتِهَاضُ
لِخِدْمَةِ الْحَقِّ طَاهِرًا مِّنْ لَّوْثِ الشَّهْوَةِ وَ
رُؤْيَةِ النَّفْسِ وَاقِفًا مَّعَ الْعَبْدِيَّةِ ذَلِيْلًا لِّلّٰهِ
مُنْكَسِرًا تَحْتَ سُلْطَانِ الْاَمْرِ وَالنَّهْيِ يَرٰى
مِنْ شُمُوْلِ هٰذَا الْحُكْمِ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ مَعْنَى
الْمُسَاوَاةِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ غَيْرِهٖ كِبْرًا وَّصِغَرًا
فَلَا يَعْتَدِيْ عَلٰى حَقِّ اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ عَلَا
اَوْ سَفَلَ قَرُبَ اَوْ بَعُدَ وَحَيْثُ اَنَّ الطُّهُوْرَ
شَطْرُ الْاِيْمَانِ كَمَا قَالَ سَيِّدُ الْاِنْسِ وَ
الْجَانِّ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس امر کے تابع نہ ہو
تیسری شاخ غسل جنابت ہے جسے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داخل اسلام فرمایا اس کی
حکمت دو قسموں میں منقسم ہے مادی اور معنوی
مادی تو بدنی ستھرائی ہے کیونکہ دین کی بنیاد نظافت
(ستھرائی) پر ہے اور یہ کوئی خلاف قیاس بات نہیں سو
صفائی میں بدن کا انشراح اور ظاہری میلوں سے
تنقیہ ہے جو بہت سی بیماریوں اور جسمانی امراض کی
موجب ہوتی ہیں اور اس انبساط قلبی کی وجہ سے
جو بدن پر لذت نظافت کے طاری ہونے سے
حاصل ہوتا ہے دل میں ایک خاص طرح کی راحت
آ جاتی ہے جب بدن کی صفائی ایسی مفید اور
عمدہ ہے تو کپڑوں کا صاف رکھنا بھی ایسا ہی
ضروری ہوگا سو مومن چین نہیں پاتا جب تک
لباس اور بدن پاک نہ رکھے اسکے علاوہ اس میں
اتنے فوائد ہیں جن کے متعلق طول دینا بالکل غیر ضروری
ہے کیونکہ وہ بالکل بدیہی اور روشن ہیں حکمت معنوی
یہ ہے کہ انسان خداوند تعالی کی خدمت کے لیے شہوت
نفسانی اور خود بینی کی ملاوٹ سے پاک غلامانہ رنگ
میں ذلیل اور عاجز ہو کر سلطان امر و نہی کے ماتحت
کھڑا ہو نیز اس سے ایک مساوات کا پتہ لگتا ہے جس میں
چھوٹا بڑا امیر غریب ایک ہی امر کے مکلف ہیں اس سے
انسان سیکھتا ہے کہ وہ کسی کے حق میں تعدی اور
ظلم نہ کرے بڑا ہو یا چھوٹا قریب ہے یا بعید چونکہ صفائی
اور پاکیزگی ایمان کا جزو ہے جیسا کہ جنوں اور انسانوں

وسلم فعلى المؤمن ان يعظم شان الطهور بفهم المعاني المقصودة منه والحقائق المنجسة عنه فاذا غسل المغتسل يديه فليشهد لزوم تطهيرهما من ان تمد الى ما لا يرضى الله ويخالف اوامر رسوله صلى الله عليه وسلم فلا يضرب بغير حق ولا يسلب ولا ياخذ مال احد ولا يمد يده الى مضرة مخلوق من الخلق بوجه ما واذا تمضمض فليشهد لزوم تطهير الفم من شرب ما يحرم واكل ما يحرم وقول ما يحرم ليستعد لنفي كل ما يخبث عن فيه واكل ما يحسن كالشراب الطاهر والقول الحسن الذي يحصل له به الثواب من الله والثناء من الناس واذا استنشق فليقبل رائحة الخير والبر وليطرح رائحة السوء والشر وتطهير الانف فليشهد التطهر من الانفة التي تجر الى التعالي على الخلق وعدم الانقياد لاوامر الحق واذا غسل وجهه فليشهد تطهيره من التوجه بالامال الى غير الله فلا يصرف خده الا لحضرة الله او لعمل يتجر الى الله وليفرغ عليه ماء الحياء فلا يفتق بالوقاحة رتق الحياء لا من الله ولا من الناس ولا يبذل ماء وجهه لاجل الاغراض الى سوى الحق

نے فرمایا ہے اس لیے مومن کا فرض ہے کہ طہارت کے مقصودہ معانی اور اس کی ظاہر شدہ حقائق پر مطلع ہو کر اس کی شان کی تعظیم کرے سو جب غسل کرنے والا اپنے ہاتھ دھوئے تو انکی پاکیزگی کے لوازم کو اس طرح سے ملحوظ رکھے کہ وہ کہیں ایسے کام کیطرف نہ بڑھنے پائیں جو خداوند تعالیٰ کی نا راضی کا باعث ہو یا رسول صلعم کے اوامر کے مخالف ہو سو تو بلا وجہ کسی کو مارے نہ کسی کا مال چھینے اور نہ کسی ... طرح سے مخلوق کی ضرر اور تکلیف کی طرف دست درازی کرے جب کلی کرے منہ کی پاکیزگی کے لوازمات مد نظر رکھے مثلاً ایسی چیز کا پینا یا کھانا جو حرام ہو یا ایسی ہی ناجائز کلام منہ سے بولنا تا کہ ہر ایک پلید چیز کو منہ سے روکنے اور ہٹانے کے لیے مستعد رہے اور ہر ایک عمدہ چیز کے استعمال کے لیے طیار جیسے پینے کی پاک چیزیں اور اچھی کلام جس کے صلہ میں خدا کے ہاں سے ثواب اور بندوں کیطرف سے تعریف اور ثنا ہو جب ناک میں پانی ڈالے تو اسکا یہ معنے ہو کہ یہ ہر اک نیکی اور بھلائی کی ہوا قبول کرنے کے لیے طیار رہے اور ہر اک برائی اور شرارت کی بدبو کو دور پھینکتا ہے نیز ناک کی صفائی کا یہ معنے ہے کہ یہ ہر ایک قسم کے غرور اور متکبرانہ خیال سے صفائی حاصل کرتا ہے جو انسان کو مخلوق پر تعلی اور اوامر الٰہی سے سرکشی اور نافرمانی کیطرف لے جاتی ہے جب انسان منہ دھوئے تو اس بات کا تصور کرے کہ اس سے خداوند تعالیٰ کے بغیر اور کی طرف آرزوئیں لے جانے سے پاکیزگی اور طہارت ہے سو اپنی رخسار کو نہ جھکائے مگر اللہ تعالیٰ کے حضور میں یا ایسے عمل کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا

وَفِي هٰذَا الشَّانِ طَرْزُ شَهَامَةٍ يَعْرِفُهُ
الْعَرَانِيْنُ اَهْلُ الْمُرُوْءَاتِ وَاَرْبَابُ الْهِمَمِ
الْعَالِيَاتِ وَاِذَا غَسَلَ عُنُقَهُ فَلْيَشْهَدْ
فَكَّهَا مِنْ رِبْقَةِ التَّعَبُّدِ لِلْهَوٰى وَالنَّفْسِ
اَوْ لِشَيْءٍ غَيْرِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى فَيَكُوْنُ
مُحَرَّرًا مِّنْ رِّقِّ الْاَشْيَاءِ فَفِي الْخَبَرِ تَعِسَ
عَبْدُ الدِّرْهَمِ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ تَعِسَ
عَبْدُ الزَّوْجَةِ تَعِسَ عَبْدُ الْقَطِيْفَةِ وَمَعْلُوْمٌ
بِالْبَدَاهَةِ اَنَّ مَنْ مَّلَكَهُ هَوَاهُ بِمَحَبَّةِ
الدِّرْهَمِ وَالدِّيْنَارِ لَا يَكُوْنُ صَدِيْقًا
صَادِقًا لِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ بَلْ هُوَ عَبْدٌ لَّهُمَا
اَيْنَ كَانَتْ هُوَ مَعَهَا وَمِثْلُ ذٰلِكَ الرَّجُلِ
يَحْرِفُ الْحُقُوْقَ وَيَنْقُضُ الْعُهُوْدَ وَيَخُوْنُ
الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرُ الْكَثِيْرَ وَعَبْدُ الزَّوْجَةِ
وَالْقَطِيْفَةِ رَقِيْقُ شَهْوَتِهٖ يَفْعَلُ لِلشَّهْوَةِ
لَا لِلْحَقِّ وَيَعْدِلُ بِشَهْوَتِهٖ عَنِ الْعَدَالَةِ
فَاِذَا شَهِدَ التَّحَرُّرَ مِنْ رِّقِّ الْاَشْيَاءِ صَارَ
عَبْدًا خَالِصًا لِّلّٰهِ وَهُنَالِكَ فَالْخَيْرُ مِنْهُ
فِي الْحَالِ وَالْمَآلِ مَاْمُوْلٌ وَّالْعَمَلُ الَّذِيْ
يَصْدُرُ عَنْهُ مُسْتَحْسَنٌ عِنْدَ اُولِي الْعُقُوْلِ
وَمَقْبُوْلٌ وَّاِذَا غَسَلَ ظَهْرَهٗ فَلْيَشْهَدْ اِزَالَةَ
اسْتِنَادِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَحِفْظَ غَيْبَتِهٖ مِنْ قَوْلِ
قَائِلٍ يَقُوْلُ حَقًّا وَّيَحْكُمُ عَدْلًا وَّاِذَا غَسَلَ
صَدْرَهٗ فَلْيَشْهَدْ تَنْقِيَةَ صَدْرِهٖ مِنَ الْغِلِّ
وَالْغُشُوْشِ وَالْحِقْدِ وَكَتْمِ الْخُدْعَةِ وَالْمَكْرِ

اور اس شان اطہارت میں وقار کی وہ طرز ہے جسے الو
العزم اصحاب مروت عالی ہمت لوگ جانتے ہیں جب
گردن پر پانی ڈالے تو اس سے یہ ارادہ کرے کہ ہوی
اور نفس ، اور اللہ کے سوا ہر چیز کی غلامی کے پٹے سے
گردن کو آزاد اور خلاص کرتا ہوں وہ تمام دنیاوی
چیزوں کی غلامی سے آزاد ہوگا حدیث شریف میں
ہے درہم دینار ، جورو کمبل کا غلام تباہ ہوا کیونکہ ظاہر
ظاہر ہے کہ جسے ، درہم دینار کی محبت کے ذریعہ ہوائے
نفسانی نے غلام بنایا ہوا ہے وہ کسی انسان
کا سچا دوست نہیں ہو سکتا بلکہ وہ اپنے فائدہ کا بندہ
ہے وہیں پہنچے گا جہاں اسے میسر ہو ایسا شخص
حق تلفی ، عہد شکنی ، اہل معاشرت کی خیانت بہت سا
کفران نعمت کرتا ہے اور جورو اور کمبل کا غلام
خواہش نفسانی کا بندہ ہے جو کام کرتا ہے خواہش کے
لیے کرتا ہے نہ خدا کے لیے اور خواہش کے سبب سے
انصاف سے منحرف ہو جاتا ہے سو جب انسان دنیاوی
اشیا کی غلامی سے آزاد ہو جائے تو وہ خدا کا خالص
بندہ ہو جاتا ہے اور ایسی حالت میں اس سے حال
وقال میں نیکی کی امید ہوتی ہے اور جو کام اس سے صادر
ہوتا ہے وہ عقلمندوں کے نزدیک مقبول اور پسندیدہ
ہوتا ہے جب پیٹھ دھوئے تو سمجھے کہ اس سے مراد
ہے غیر اللہ پر بھروسا کرنے سے اسے ہٹانا اور اپنی
غیبت کو اس بات سے بچانا کہ کوئی اسکے بارے میں حق
کہے اور منصفانہ فیصلہ کرے جب سینہ دھوئے
تو اس کو غل وغش کینہ فریب دھوکے مکر سے جو مخالف

لِاَحَدٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَلْيَطْوِ فِيْ صَدْرِهٖ
حُسْنَ النِّيَّةِ وَاِرَادَةَ النَّفْعِ وَالْخَيْرِ لِلْخَلْقِ
عَلَى اخْتِلَافِ اَجْنَاسِهِمْ وَمَشَارِبِهِمْ هٰذَا
مَعَ اِزَالَةِ طَلَبِ التَّصَدُّرِ فِي الْمَجَالِسِ بِغَيْرِ
حَقٍّ وَّادِّعَاءِ الْعِلْمِ مَعَ الْجَهْلِ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ
سَيِّدِنَا اَحْمَدَ الرِّفَاعِيِّ الْحُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنَّا بِهٖ فَاِنَّهٗ قَالَ -

كُنْ عَالِمًا وَّارْضَ بِصَفِّ النِّعَالِ لَا تَطْلُبِ
الصَّدْرَ بِغَيْرِ الْكَمَالِ فَاِنْ تَصَدَّرْتَ بِلَا
اٰلَةٍ يَكُوْنُ ذَالِكَ الصَّدْرُ صَفَّ النِّعَالِ ۔
وَاِذَا غَسَلَ بَطْنَهٗ فَلْيَشْهَدْ صِيَانَتَهٗ
مِنْ اَكْلِ الْحَرَامِ وَالشُّبُهَاتِ وَلْيَنْقِ وِعَاءَهٗ
مِنْ اَنْ يَّدْخُلَهٗ شَيْءٌ لَا يَرْضَى اللّٰهُ تَعَالٰى
وَاِذَا غَسَلَ الْقُبُلَ وَالدُّبُرَ وَالْيَدَيْنِ
فَلْيَشْهَدْ حِرَاسَتَهٗ كُلَّهٗ مِنَ الْمَنْهِيَّاتِ فِي
الْقُعُوْدِ وَالنُّهُوْضِ فِيْمَا لَا يَجُوْزُ شَرْعًا
وَلَا يُسْتَحْسَنُ عَقْلًا وَاِذَا غَسَلَ السَّاقَيْنِ وَ
الْقَدَمَيْنِ فَلْيَشْهَدْ تَطْهِيْرَ كُلِّ ذَالِكَ مِنَ
الْمُسَارَعَةِ بِالْمَشْيِ اِلَى اتِّبَاعِ الْهَوٰى اَوْ
اِلٰى اَمْرٍ يَضُرُّهٗ فِيْ دِيْنِهٖ اَوْ يُؤْذِيْ اَحَدًا مِّنَ
الْخَلْقِ وَمَنْ كَانَ طُهُوْرُهٗ عَلٰى هٰذَا الْمِنْوَالِ
لَا يَأْتِيْ مِنْهُ اِلَّا الْخَيْرُ لِلْمَخْلُوْقِيْنَ وَالنَّفْعُ فِي
الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ بِجَمِيْعِ الْاَدْيَانِ فَلْيَتَدَبَّرْ
وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ الْوُضُوْءُ وَهُوَ
الطَّهَارَةُ الصُّغْرٰى اِنَّمَا هُوَ بَابُ الْمُحَاضَرَةِ

کے حق میں کیا جا سکتا ہے صاف رکھنے کا خیال کرے اور
خلق خدا کے مختلف جنس اور مختلف مذاہب کے لوگوں
کے حق میں نیک نیتی، بہبودی، اور نفع رسانی کے خیال
کو اپنے سینے میں جگہ دے ساتھ ہی بلا استحقاق مجلسوں
میں صدر نشینی اور جاہل ہو کر علم کے دعوی سے باز رہنے
کی ٹھان لے ہمارے سردار سید احمد رفاعی حسینی نے فرمایا ہے
خدا تعالے انسے اور اُن کی طفیل سے ہم سے راضی ہو۔
عالم ہو کر جوتوں کی صف میں بیٹھنے پر راضی ہو کمال کے
بغیر صدر نشینی کی خواہش نہ کر کیونکہ اگر بلا استحقاق تو صدر
نشین بھی ہو گیا تو وہ صدارت بھی جوتوں کی صف کی برابر ہے
جب پیٹ دھووے تو حرام اور شبہات کے کھانے سے
اسکے محفوظ رکھنے کا عزم کرے اور اُس برتن کو ایسی چیز
کے داخل ہونے سے صاف رکھے جسے خداوند تعالے
ناپسند کرتا ہے اور جب قبل۔ دبر اور رانوں کو دھووے
تو اُن سب کو منہیات سے بچانے اور ایسے مواقع میں نشست
و برخاست کرنے سے حفاظت کا قصد کرے جو شرعاً قبیح اور
ان سب کو پاک خواہشات نفسانی کی پیروی میں دوڑنے اور ایسے
کاموں میں چلنے سے جو اس کی دین میں ضرر رسان اور مخلوق کے
حق میں نقصان دہ ہوں پاک کرنیکا قصد کرے اور جس کا غسل اس
طرز پر ہوگا وہ مجسم مخلوق کی نیکی اور بہتری ہوگا اور تمام
بنی نوع انسان کیلئے اسکے اقوال و افعال میں ایک
خاص نفع مخفی ہوگا۔ سو یہ غور کا مقام
ہے ؛

چوتھی شاخ وضو ہے سو یہ چھوٹی طہارت
ہے اور نماز فرض اور سنتوں وغیرہ عبادت

مع الله تعالى في أوقات العبادة كلهٖ سبحانه بالصلوة المفروضة والسنن المطلوبة و حيث أن الصلوة هي مناجاة العبد مع الله تعالى فلا تقبل إلا والعبد على وضوء ليصلح للوقوف بين يدي الله وليكن ذلك الوقوف في موضع طاهر وبدن طاهر وثوب طاهر وحقيقة ذلك هي الطهارة من الأحداث والأوساخ ظاهرًا ومن المخالفات باطنًا وهنالك تأمن كلهم بوائقه وتؤمل منافعه۔

والشعبة الخامسة الصلوة وهي أكبر شعب الإيمان بعد كلمتي الشهادة ومنها فرائض ومنها سنن وفضائل أما الفرائض التي هي كالصلوات الخمس فتركها عمدًا وجحدًا الكفر وتأدية الصلوة يتم بإقامة ركوعها وسجودها وتلاوتها والإتيان بأركانها في أوقاتها التي فرضها الله تعالى وروح الصلوة فهم معانيها قال تعالى إن الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر فالقيام إلى الصلوة هو قيام القلب بخشية الجوارح وخضوع القالب كله إلى محاضرة الحق فيتخلى المصلي عن جميع الموجودات بالفقر والفاقة إلى الله ويجدد عهده بالصلوة مع الله خمس مرات في اليوم والليلة فلا يغفل عن الله تعالى

کے وقتوں میں خداوند تعالےٰ کے حضور میں حاضر ہونے کا دروازہ ہے چونکہ نماز بندہ کیطرف سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں ایک مناجات اور سرگوشی ہے اس لیے ضروری ہے کہ بندہ وضو لیے ہوئے ہو تا کہ خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کے قابل ہو اور اس کھڑے ہونے کے لیے جگہ پاک بدن پاک۔ لباس پاک ضروری ہے اس پاکیزگی اور طہارت کی حقیقت ظاہری میلوں اور اندرونی مخالفات سے پاک ہوتا ہے اور ایسی حالت میں انسان سے لوگ نفع کی امید کرتے ہیں اور اسکے ضرروں سے بیخوف ہوتے ہیں۔

پانچویں شاخ نماز ہے اور یہ (نماز) بعد اولے شہادتین کے ایمان کی تمام شاخوں سے بڑی شاخ ہے نماز کی قسم ہے فرائض سنن۔ فضائل دیعنے نوافل) لیکن فرائض جیسے پنجوقتہ نماز سو اس کا جان بوجھ کر ازراہ انکار چھوڑنا کفر ہے اور بظاہر نماز ادا ہوجاتی ہے جب (قیام، رکوع، سجود۔ تلاوت قرآن مجید باقاعدہ پورے کرے اور ان ارکان کو ان اوقات میں ادا کرے جو خداوند تعالےٰ نے مقرر فرمائے ہیں لیکن، نماز کی روح اسکے معانی کا سمجھنا ہے جیسا کہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے بیشک نماز بیحیائی اور برے کاموں سے منع کردیتی ہے سو قیام کا معنے یہ ہے کہ دل بوجہ خشیت جوارح اور تمام قالب کی فروتنی کے خدا کے حضور میں کھڑا ہو۔ اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ نمازی تمام موجودات سے فارغ البال ہو کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں احتیاج اور نیازمندی کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے

وَهُنَاكَ فَلَا يَنْقُضُ عَهْدًا وَلَا يُجَاوِزُ حَدًّا
وَلَا يُؤْذِي مِنَ الْخَلْقِ أَحَدًا وَلَا يَمُدُّ لِغَيْرِ
اللهِ يَدًا وَيَعْتَمِدُ عَلَى اللهِ وَلَا يَلْجَأُ إِلَّا إِلَى
اللهِ وَلَا يَخْشَى إِلَّا اللهَ وَيَتَوَكَّلُ فِي كُلِّ أَعْمَالِهِ
عَلَى اللهِ وَيَصِيرُ بِصِحَّةِ هٰذَا النَّظَرِ كَالْغَيْثِ
أَيْنَ وَقَعَ نَفَعَ عَلَى أَنَّ خُضُوعَهُ وَانْحِنَاءَ
ظَهْرِهِ وَتَعْفِيرَ جَبْهَتِهِ بِالتُّرَابِ هُوَ لِلّٰهِ
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَمِنْ هٰذَا فَيَكُونُ الْمُصَلِّي
فِي كُلِّ عَمَلٍ يَرْجِعُ إِلَى اللهِ خَاشِعًا خَاضِعًا
مُتَوَاضِعًا مَتَى طُولِبَ بِالْحَقِّ خَضَعَ وَ
مَتَى ذُكِّرَ بِاللهِ خَشَعَ

وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ الزَّكٰوةُ وَهِيَ
نَوْعَانِ فَرِيضَةٌ وَنَافِلَةٌ فَالْفَرِيضَةُ
أَرْبَعَةُ أَقْسَامٍ الْأَوَّلُ زَكٰوةُ الْعَيْنِ كَالذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ وَمَا اتُّخِذَ مِنْهَا مِنَ الْحِلْيَةِ إِلَّا
مَا كَانَ مِنْهَا لِلْقُنْيَةِ الْجَائِزَةِ وَمَا لَا يَجُوزُ
اقْتِنَاؤُهُ فَفِيهِ الزَّكٰوةُ إِذَا كَانَ نِصَابًا فَمَا
فَوْقَهُ وَحَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ مَالِكِهِ هٰذَا
إِذَا كَانَ مِلْكُهُ صَحِيحًا وَالثَّانِي زَكٰوةُ الْمَاشِيَةِ
وَالثَّالِثُ زَكٰوةُ الْحَرْثِ وَالرَّابِعُ زَكٰوةُ الْفِطْرِ
وَأَمَّا النَّافِلَةُ فَعَامَّةٌ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ وُجُوهِ
الْبِرِّ وَفِي مَعْنَى الزَّكٰوةِ حَثٌّ عَلَى اقْتِنَاءِ
الْمَالِ وَجَمْعِهِ مِنَ الْحَلَالِ بِالصِّنَاعَةِ
وَالتِّجَارَةِ وَالْعَمَلِ الطَّيِّبِ الصَّالِحِ لِيَمْلِكَ
النِّصَابَ وَتَحِقَّ عَلَيْهِ الزَّكٰوةُ فَيُؤَدِّيَهَا

اور اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ نہ تو وہ کبھی عہد شکنی کرتا ہے نہ
حد سے تجاوز کرتا ہے نہ خلق اللہ میں سے کسی کو ستاتا ہے
نہ خدا تعالےٰ کے سوا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے اللہ ہی
پر بھروسا کرتا ہے اُسکے سوا کسی کے آگے التجا نہیں کرتا او
اسکے بغیر کسی سے نہیں ڈرتا اور اپنے ہر کام میں اُسپر
توکل کرتا ہے اور اس فہم اور فکر کی بدولت ایسے بادل
کی طرح ہو جاتا ہے جو جہاں پڑتا ہے وہیں سود مند اور پر
منفعت ہوتا ہے اور اسکے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ اُسکی
فروتنی اور پشت دوتا کرنا اور خاک میں جبہہ فرسائی کرنا
سب کچھ محض اللہ سبحانہ و تعالےٰ کے لیے ہے اور اسی
لاحظہ کی برکت سے نمازی اپنے تمام اعمال میں متواضع

اور چھٹی شاخ زکوٰۃ ہے اس کی دو قسمیں ہیں
فرض اور نفل پھر زکوٰۃ فرض کی چار قسمیں ہیں اول
زکوٰۃ زر جیسے سونا چاندی اور جو زیورات اُن سے
بنائے جاتے ہیں سوائے اُن زیورات کے جو جائز استعمال
کے لیے بنائے جائیں اور جو ایسا نہیں ہے اس میں زکوٰۃ
ہے جب وہ مال حد نصاب کو پہنچ جائے یا اس سے زیادہ
ہو اور اسکے مالک کے پاس اُسپر ایک سال کامل گذر چکا
ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ ملک صحیح اور جائز ہو دوسری چوپایوں
کی زکوٰۃ تیسری کھیتی باڑی کی زکوٰۃ چوتھی زکوٰۃ فطر
اور نفلی زکوٰۃ عام ہے ہر نیکی کو شامل ہے۔ اور زکوٰۃ کے معنے
میں ایک بڑی زبردست تحریک ہے کہ انسان حلال مال
صناعت تجارت یا کیرہ پیشہ حرفوں کے ذریعہ کما کر نصاب
مقررہ کا مالک ہو اور اس پر زکوٰۃ واجب ہو تاکہ قوم
کے محتاجوں اور

على المحتاجين والمستحقين لها من الامة
وتدبر فان الله جعل للفقراء حقوقا في
اموال الاغنياء ليس لاصحاب الاموال فيها
شيء ولذلك وقع الوعيد الشديد على
منعها وقد قرنها الله بالصلوة فحيث
جاءت في كتاب الله جاءت مقرونة
مع الصلوة فمن ذلك قوله تعالى (و
اقيموا الصلوة واتوا الزكوة) وتقدير
هذا النظم المبارك اقيموا الصلوة لي
واتوا الزكوة للفقراء واهل الحاجة اليها
وناهيك بهذا فخرا فقد قرن الله حق
الفقراء والمحتاجين بحقه سبحانه واذا
تدبر اللبيب يرى ان الوجود كله يتعبد
لله بالزكوة عملا بشريعة الاسلام هذه
الارض التي هي اقرب الاشياء الينا
تعطي جميع زكوتها من منافعها ونباتها
ولا تبخل على من على ظهرها بشيء مما
عندها في فصول العام وكذلك النبات
والاشجار والحيوان والبحر والسموات و
الافلاك والشمس والقمر والنجوم الكل
لا يدخر شيئا من منافع جوهريته وفوائدها
المادية متعاون بعضه مع البعض يعطف
بعضه على البعض في طاعة الله فمانع
الزكوة مخالف لجميع الموجودات بل و
للارضين والسموات فلذلك وجب

مستحقوں پر فیضان کرے غور کا مقام ہے کہ خداوند تعالیٰ
نے مسکینوں کے حقوق دولتمندوں کے مالوں میں مقرر
فرمائے ہیں کسی دولتمند کا ان میں کچھ بھی حصہ نہیں اسی لیے
اسکے نہ دینے پر سخت تر وعید خداوند تعالیٰ کیطرف سے
وارد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اُسے نماز کے ساتھ ملا دیا ہے
اور قرآن شریف میں جابجا نماز کے ساتھ ذکر ہوئی
ہے جیسے خدا پاک فرماتا ہے نماز کو قائم کرو اور زکوۃ کو ادا
کرو، اس کلام بابرکت کی اصل تقدیر یوں ہے کہ نماز تو
میرے لیے پڑھو اور زکوۃ فقیروں اور اہل حاجت کی
طرف ادا کرو سو یہ بہت ہی بڑا فخر ہے کہ خداوند تعالیٰ
نے فقیروں کے حقوق کو اپنے حق کے ساتھ مقرون
ذکر کیا ہے اگر ایک عقلمند انسان غور کی نظر سے دیکھے
تو اُسے معلوم ہوگا کہ دنیا کی کل موجودات زکوۃ کے طریقہ
سے خدا کی عبادت کرکے شریعت اسلامیہ پر عمل کا ثبوت
دیتی ہیں زمین ہی کو دیکھو جو سب چیزوں کی نسبت ہم
سے زیادہ قریب ہے یہ اپنی منافع اور پیداوار سب
کے سب دے دیتی ہے اور جو کچھ سال بھر کے فصلوں میں
اُسے حاصل آتا ہے دنیا کے لوگوں سے کسی چیز میں بخل روا
نہیں رکھتی اسی طرح نباتات درخت حیوان سمندر آسمان
آفتاب مہتاب ستارے سب کے سب اپنی ذاتی منافع
اور اصلی فوائد میں سے کسی چیز کو ذخیرہ کے طور اٹھا کر
نہیں رکھتے خدا تعالیٰ کی طاعت میں ایک دوسرے کے
مددگار اور معاون فرما ہیں سو زکوۃ کا نہ دینے والا تمام
موجودات بلکہ ساتوں زمینوں اور تمام آسمانوں کا
مخالف ہے اسی لیے بحکم شریعت

شرعاً قتاله وقهره وإجباره على إيتاء الزكوة فتدبّر سرّ هذا الحكم وحكمته يظهر لك شيء من جليل معاني الشريعة المحمدية ففيها البلاغ۔

والشعبة السابعة صوم رمضان والتعبّد به هو إمساك الجسد عما يضادّ الصوم من أوّل الفجر إلى غروب الشمس و الصوم وصف من أوصاف الربوبية و في الحديث القدسي (الصوم لي وأنا أجزي به) فقد دعا الباري إلى الاتصاف بصفته من معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم تخلّقوا بأخلاق الله) وهو من أصعب الأشياء على النفوس لأنها لا تقوم الأجساد إلا بمادّة بخلاف وجود الباري سبحانه فإنه الغني المنزّه عن الأعراض والموادّ والشهوات وقد فرض الحق الصوم كسراً للشهوات النفوس وقطعاً لأسباب الاسترقاق للأشياء فلا يكون الصائم رقّاً لشيء ولا يسترقّ شيئاً يرى الأشياء كلها لله وهو شيء منها (إنّا لله وإنّا إليه راجعون) و إذا تحقّق الصائم بالتخلّق بأخلاق الله فيكون رحيماً بزيها محسناً كريماً حليماً معطياً لله مانعاً فيما لا يرضى الله رؤفاً بخلق الله قهاراً لمن عادى الله عدلاً محصناً لأوامر الله جباراً على من حادّ الله

اس سے لڑنا اور زکوۃ دینے پر مجبور و مقہور کرنا واجب ہے سو اس حکم اور اس کی حکمت میں غور کرنے سے تجھ پر شریعت محمدیہ کے بہت سے گرانمایہ معارف و معانی جلوہ گر ہونگے اور جتنا مذکور ہوا اس میں بقدر ضرورت کفایہ

ساتویں شاخ ماہ رمضان کا روزہ ہے اور یہ عبادت اول صبح صادق سے آفتاب کے ڈوبنے تک جسم کو ہر ایسی چیز سے جو روزہ کے منافی اور مخالف ہے روک رکھنے سے ادا ہوتی روزہ صفات ربوبیت میں سے ایک صفت ہے حدیث قدسی میں ہے (روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دونگا) خداوند تعالے نے اپنی صفتوں سے متصف ہونے کی طرف دعوت دی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں (خدا کے اخلاق سے متخلق ہو) اور روزہ سب (عبادت) کی نسبت نفس پر گراں ہے کیونکہ اجسام کا قوام (غذائی) مادہ کے بغیر نہیں رہ سکتا بخلاف ذات خدائی کے کیونکہ وہ سبھی طرح کی اعراض مادوں اور خواہشات سے پاک اور بری ہے خداوند تعالے نے روزہ کو اس لیے فرض کیا ہے تاکہ خواہشات نفسانی ٹوٹ جائیں اور اشیا کی غلامی کے اسباب منقطع ہو جائیں سو روزہ دار نہ کسی شے کا غلام ہوتا ہے نہ کسی کو غلام بناتا ہے وہ سب چیزوں کو خدا کی ملک دیکھتا ہے اور خود بھی انہیں سے ایک چیز ہے (ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) جب یقینی طور پر روزہ دار اخلاق خداوندی کا خوگر ہو جاتا ہے تو رحم دل، پاکیزہ۔ خوش سلوک احسان کرنیوالا جوانمرد۔ بردبار۔ خدا ہی کے نام پر دینے والا جہاں خدا تعالیٰ کی رضا نہیں وہاں نہ دینے والا خدا کی مخلوق پر

ضَارًّا لِمَنْ يُؤْذِي خَلْقَ اللّٰهِ نَافِعًا لِكُلِّ
ذَرَّةٍ كَوْنِيَّةٍ فِي مُلْكِ اللّٰهِ طَعَامُهُ مِنَ
الْحَلَالِ وَاِطْعَامُهُ الْغَيْرَ مِنَ الْحَلَالِ وَفِي
هٰذِهِ الدَّقَائِقِ مِنَ الْحَثِّ عَلٰى جَمْعِ الْمَالِ
مِنْ طُرُقِ الْحَلَالِ مَا لَا يَخْفٰى عَلٰى ذِي بَصِيْرَةٍ
وَفِي اِجَاعَةِ الْبُطُوْنِ وَاِظْمَاءِ الْاَكْبَادِ مَا
يُذَكِّرُ بِحَالِ اَهْلِ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَيُلْزِمُ
بِالرَّحْمَةِ لَهُمْ وَبَذْلِ الْبِرِّ لِكُلِّ فَرْدٍ مِنْهُمْ مِنْ
اَيِّ جِنْسٍ كَانَ وَمِلَّةٍ وَفِي الصَّوْمِ مَعْنَى
الْاِنْحِيَازِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَى الْبَارِئِ سُبْحَانَهُ
فَيَكُوْنُ الصَّائِمُ حَاضِرَ الْقَلْبِ مَعَ اللّٰهِ
لَا يَرْجُوْ غَيْرَهُ وَلَا يُؤَمِّلُ اِلَّا خَيْرَهُ -

وَالشُّعْبَةُ الثَّامِنَةُ الْحَجُّ وَفَرْضُهُ
مَرَّةً وَاحِدَةً فِي الْعُمُرِ مَعَ وُجُوْدِ الْاِسْتِطَاعَةِ
وَهُوَ رُكْنٌ مِنْ اَرْكَانِ الدِّيْنِ وَقَدْ شُبِّهَ
الْبَيْتُ بِالْمُؤْمِنِ فَمَثَلُ الْحَرَمِ الْمُحِيْطِ بِالْبَيْتِ
مَثَلُ الْجَسَدِ الْمُحِيْطِ بِالْقَلْبِ وَمَثَلُ تَحْرِيْمِ
الْحَرَمِ بِاَنْ لَا يُقْطَعَ شَجَرُهُ وَلَا يُنَفَّرَ صَيْدُهُ
مَثَلُ تَحْرِيْمِ دَمِ الْمُؤْمِنِ وَعِرْضِهِ وَكُلِّ
شَيْءٍ مِنْهُ لِاَجْلِ قَلْبِهِ الَّذِي هُوَ مَحَلُّ الْاِيْمَانِ
بِاللّٰهِ وَكَمَا اَنَّ الْحَرَمَ لَا يُؤْوِي صَاحِبَ
جَرِيْمَةٍ بَلْ تُقَامُ فِيْهِ حُدُوْدُ اللّٰهِ كَذٰلِكَ
لَا حُرْمَةَ لِمَنْ اَمَرَ الشَّرْعُ بِاَخْذِ الْحُقُوْقِ مِنْهُ
وَفِي الْحَجِّ مَعَانٍ شَرِيْفَةٌ مَعْنَوِيَّةُ الْمِنْهَاجِ
تَؤُوْلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَعَانٍ تَرْجِعُ اِلٰى عِمَارَةِ الدُّنْيَا

خلق آزار کے حق میں ضرررسان ملک خداوندی کے
ذرہ ذرہ کائنات کے حق میں فیضرسان حلال کھانا کھا
ہے اور حلال ہی سے لوگوں کو کھلاتا ہو اور ان باریکیوں
میں حلال مال کے جمع کرنے پر ایک غیر معمولی تحریک
ہے جو کسی عقلمند پر مخفی نہیں نیز گرسنگی و تشنہ لبی کی برداشت
میں فاقہ کش بھوکوں کی یاد دہانی ہے جس میں ان پر رحم
کرنے سے اور بلا امتیاز جنس و ملت ہر ایک پر خرچ کرنے
کا داعیہ ہے اور روزہ میں ہر چیز سے یکسو ہو کر خداوند
تعالی کیطرف سمٹنے کا معنے بھی پایا جاتا ہے تو روزہ دار
بارگاہ الٰہی میں حاضر القلب ہے اسکے غیر سے نا
امید محض اسی کی عنایت کا امید
وار ہے

آٹھویں شاخ حج ہے یہ عمر میں ایک دفعہ فرض
ہے جب کہ زاد راہ وغیرہ کی طاقت ہو۔ اور یہ ارکان دین
میں سے ایک رکن ہے خانہ کعبہ کی مثال مومن کیطرح
ہے سو حرم مکہ جو بیت اللہ کے ارد گرد محیط ہے انسانی
جسم کی مانند ہے جو دل کو گھیرے ہوئی ہے اور حرم مکہ کا
ادب کہ نہ وہاں کا کوئی درخت کاٹا جائے نہ وہاں کا
شکار بھڑکایا جائے (وغیرہ وغیرہ) اسکی ایسی مثال ہے
جیسے مومن کا خون آبرو (وغیرہ) ہر چیز کی حرمت
اسکی دل کی وجہ سے ہوتی ہے جو اللہ تعالی پر ایمان لانے
کا محل ہے اور جس طرح کہ حرم کعبہ کسی مجرم کو پناہ نہیں دیتا
بلکہ حرم کے اندر حدود اللہ قائم کیجاتی ہیں اسی طرح اس
شخص کو کوئی حرمت نہیں جس سے شریعت نے حقوق
لینے کا حکم دیا ہے اور حج میں بہت عمدہ معانی ہیں جو

وحراستها بالطريق الشرعي المرعي فهي
كثيرة منها الاحرام وهو التجرد الى الله
بكسوة يرضاها تشعر بالذل والانكسار
له سبحانه والتلبية فهي اجابة لله فانه
دعا الخلق اليه فرفعوا اصواتهم اجابة
لدعوته بالتلبية واعلانا بذلك رغما
لمن لم يجب داعي الله وفي هذا من التجرد
بالقلب والقالب لنصرة الله وامتثال
اوامره بلاغ ومن المعاني الدالة على حراسة
الدنيا الخروج عن الوطن والاهل لابقاء
احكام الاوامر الالهية ومنها يفهم
ترك الكل لاقامة حفظة الدين فاذا عرض
المؤمن في امر الدين انتصر لدينه بترك
وطنه واهله وقبول كل مشقة فهجر
الاوطان وهاجر الرحمن وكون الحج لا
يقبل الا بالاستطاعة فيكون المركب
الزاد والراحلة والمتاع ويكون كل ذلك
من الحلال الطيب فهذا كله يلزم باقتناء
الحلال من المال وهل يكون اقتناء
المال من الحلال بالبطالة والعطالة و
الكسل والجهل بامر الدنيا وفي الخبر
عن النبي صلى الله عليه واله وسلم ليس
الرجل رجل الدنيا او رجل الاخرة بل
الرجل رجلهما وهل ينفع جمع المال بالحيلة
وخبث الوسيلة واقتناؤه كحاطب ليل

اور طریق شرعی کی رعایت کے ساتھ اس کی پاسبانی کی طرف ہے
اور وہ بہت سی چیزیں ہیں ایک احرام ہے وہ (کیا ہے ہر چیز کو چھوڑ
چھاڑ کر نیا لباس پہنکر جسے حق سبحانہ پسند کرتا ہے اور
خدا تعالیٰ کے لیے بندہ کی فروتنی وانکساری پر دال ہے ،،
یکطرف یکسو ہو جانا اور لبیک پکارنا یعنے خدا وند تعالیٰ کے
بلانے کا جواب لبیک کے ساتھ دینا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
خلق اللہ کو اپنی طرف بلایا تو انہوں نے اس کی دعوت کے
قبول کرنے کے لیے لبیک کے ساتھ اپنی آوازوں کو بلند
کیا اور جنہوں نے اللہ کی دعوت کو قبول نہیں کیا اُن کے
خلاف اس بلانے کو زور سے لبیک کا اعلان کر دیا اور
دلی اور بدنی تجرد میں اللہ کے دین کی امداد اور اُس کے
اوامر کی اطاعت کے لیے کفایت ہے اور (احرام میں) جو
معانی حراست (و پاسبانی) دنیا پر دلالت کرتے ہیں منجملہ
اُنکے وطن واہل سے اوامر آلہیہ کے احکام کی بجا آوری
کے لیے نکلنا ہے اور اس سے حمیت دین کی پایداری کے
لیے سب کا چھوڑ دینا مفہوم ہوتا ہے تو امر دین میں مومن
کا مقابلہ کیا جاتا ہے تو وہ وطن کو اہل کو چھوڑ کر مشقت
کو قبول کر کے دین کی امداد کرتا ہے وطنوں کو چھوڑ دینا
ہے اور اللہ کے لیے ہجرت کرتا ہے تو زاد راہ اور استطاعت
کا شرط ہونا حج کے لیے شروع ہونا اس بات پر کافی محرک
ہے کہ انسان توشہ سواری وغیرہ اسباب ضروری خالص
حلال طریق سے بہم پہنچائے اور یہ ایک فضول بیکار رست
دنیاوی امور سے ناواقف انسان سے نا ممکن اور غیر متوقع
ہے حدیث شریف میں نبی صلعم سے وارد ہے محض دنیا یا محض
آخرت کا آدمی کچھ نہیں آدمی وہ ہے جو دونوں کا ہو بھلا

معرَّات الأذية بمنعه للمخلوقين و
الإضرار بنفع الناس من مُقتنيه لأجل
نفعه وما جامع المال من غير الحلال إلا
كمن يحمل العقارب ويتركها على جلده
تلسعه وتؤذيه وهو يكتم أمره عن الناس
حتى إذا تكاثرت عليه السموم صرخ و
ندم حيث لا ينفعه صراخه وندامته و
في الحج مزية التعرف للناس
والتعارف معهم والوقوف على
أحوال الأمم وبركة النظر والاستدلال
بالشؤون العمومية والمظاهر الكونية
فبرؤية العلماء من الناس ينهض لاقتناء
العلم وبرؤية أرباب المال والتجارة والصناعة
يسمو عزمه لمثل ذلك وبرؤية الأتقياء
ينتهض لخدمة الله وبرؤية أهل الأدب
والنفع للنوع الإنساني تتشوق همته
لتلك المزايا العالية وبرؤية أرباب القوة
والمكنة تعلو أفكاره لمشاركتهم في وصفهم
وبرؤية أرباب الفاقة والذل تتعلق
عزيمته لدفع الفاقة والذل له عنه و
عن إخوانه وفيه ذكر الحشر والنشر و
القدوم على الله فيكون منبهاً له لدنياه
ولآخرته ولذلك قال شيخ الرجال
سلطان الأولياء الأبطال مولانا السيد
أحمد الرفاعي الكبير رضي الله عنه

ایذارسانی ہو اور اپنے فائدہ کے لیے جمع کرنے والے سے
خلق اللہ کے منافع کو ضرر پہنچے اور واقعی ناجائز طور سے
مال جمع کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بہت
سے بچھوؤں کو اٹھا کر اپنے بدن پر چھوڑ دے وہ تو اسے
کاٹتے اور ستاتے ہیں اور وہ لوگوں سے اس بات کو مخفی رکھتا
ہے یہانتک کہ جب زہر زیادہ ہو جاتی ہے تو چلاتا اور
پشیمان ہوتا ہے جہاں چلانا اور پشیمانی اُسے کچھ بھی مفید
نہیں اور حج میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ مختلف لوگوں
سے شناسائی اور تعارف کا موقع ملتا اور مختلف قوموں
کے حالات سے واقف ہونے کا اتفاق ہوتا ہے عام
حالات اور دنیا کے عجائبات سے نظر و استدلال کی برکت
حاصل ہوتی ہے سو علماء کے زیارت سے تحصیل علم کی رغبت
اٹھتی ہے دولتمندوں سوداگروں۔ کاریگروں کو دیکھ کر
ایسے کاموں کے لیے ہمت بلند ہوتی ہے پرہیزگاروں کے
دیدار سے خداوند تعالیٰ کی خدمت اور عبادت پر تحریک
ہوتی ہے اہل ادب ریفارمر لوگوں سے ملاقات کر کے اُن
اعلیٰ مدارج کی طرف ہمت جھانکنے لگتی ہے ارباب قوت
و مقدرت کے دیکھنے سے انکے اوصاف میں اُنکے ہم پلہ ہونے
کیطرف فکر بلند ہوتی ہے فاقہ مست اور خاکساروں
کیطرف نگاہ کرنے سے اُس کی عزیمت اپنے اور ابنائے جنس
سے ذلت و مسکنت ہٹانے کی کیطرف قدم بڑھاتی ہے
اور حج میں حشر و نشر اور خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش ہونے
کی یاد دہانی ہے جس سے انسان اپنی دنیا اور آخرت کے
لیے متنبہ اور خبردار ہو سکتا ہے اسلیے فرمایا جوانمردوں
کے پیشوا پہلوان اولیا کرام کے بادشاہ مولانا سید احمد رفاعی

مَنْ حَجَّ وَلَمْ تَظْهَرْ عَلَيْهِ آثَارُ الْبَرَكَةِ فِي عَقْلِهِ وَعِرْفَانِهِ وَدُنْيَاهُ وَآخِرَتِهِ فَكَأَنَّهُ لَمْ يَحُجَّ بَلْ طَوَى الْقِيعَانَ وَاكْتَفَى بِرُؤْيَةِ الْجُدْرَانِ وَزَمْزَمَةِ الرُّكْبَانِ وَذٰلِكَ حَجُّ مَنْ لَمْ يَكْشِفْ حُجُبَ الْمَظَاهِرِ وَيَقِفْ بِحِيلِهِ مَعَ الظَّوَاهِرِ فَقَصْدُهُ الْبَيْتُ وَقَصْدُ الْعَارِفِينَ رَبُّ الْبَيْتِ وَلِذٰلِكَ تَرَاهُمْ فِي كُلِّ حُكْمٍ مِنَ الْأَحْكَامِ فِي حَضْرَةِ الْفَهْمِ يَسْتَكْشِفُونَ حِكْمَتَهُ الَّتِي طَوَاهَا فِيهِ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ (انْتَهَى كَلَامُهُ الشَّرِيفُ)

فَتَدَبَّرْ أَيُّهَا اللَّبِيبُ أَسْرَارَ الْحَجِّ وَافْهَمْ مَا هَزَّكَ إِلَيْهِ دِينُكَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَا تَقْدِرُ عَلَى إِيفَاءِ فُرُوضِكَ إِلَّا بِقُوَّةٍ وَازِعَةٍ تَنْتَقِمُ عَنْكَ أَعْدَاءَ اللّٰهِ وَأَعْدَاءَكَ وَتَحْرُسُ نَفْسَكَ وَمَالَكَ وَتُؤَمِّنُ لَكَ الطَّرِيقَ وَتُنَشِّطُ لَكَ الرَّفِيقَ وَكُلُّ هٰذَا لَا يَتِمُّ إِلَّا بِوُقُوفِ الْهَيْئَةِ الْجَمْعِيَّةِ تَحْتَ الرَّايَةِ الْحَاكِمَةِ بِحِفْظِ حُقُوقِ الشَّرْعِ وَكَشْفِ أَسْرَارِ الْأَحْكَامِ بِعَزِيمَةِ الْحِكْمَةِ وَتَأْيِيدِ قَانُونِ الْأَمْرِ الْإِلٰهِيِّ بِكُلِّ مَا تَقْتَضِيهِ الْحَالُ مِنْ قُوَّةٍ وَخَيْلٍ وَرِجَالٍ وَهِمَمِ الرِّجَالِ تَقْلَعُ الْجِبَالَ ۔

وَالشُّعْبَةُ التَّاسِعَةُ الْجِهَادُ وَ

جس نے حج کیا اور اُس کی عقل اور معرفت و دنیا و آخرت میں برکت کے آثار نمایاں نہوئے تو اسنے گویا حج کیا ہی نہیں بلکہ اُسنے (صرف) بیابان نوردی کی اور دیواروں اور شتر سواروں کے قافلے دیکھنے پر کفایت کی یہ اس شخص کا حج ہے جس نے ظاہر کے حجابات کو نہیں اُٹھایا اور جہالت کے سبب ظواہر کے ساتھ ٹھہر رہا ہے اس کا مقصود خانہ کعبہ ہے اور عارفوں کا مقصود خانہ کعبہ کا رب ہے اسی لیے تو اہل عرفان کو دیکھتا ہے کہ (سلطان) فہم کے دربار میں احکام خداوندی میں سے ہر حکم کی حکمت کو کھول دیتے ہیں جو خدائے حکیم علیم نے اسکی تہ میں مطوی کر رکھی ہے اور نہیں القا کیا جاتا اُن حکمتوں کا مگر انہیں لوگوں کو جو صابر ہیں اور نہیں عطا کی جاتیں یہ نعمتیں مگر اُسی شخص کو جو بڑا خوش نصیب ہو یہاں تک سید رفاعی کی بزرگ

سوائے عقلمند حج کے اسرار میں غور کر اور جس چیز کی طرف تجھے تیرا دین ابھارتا ہے اسکو دریافت کر اور بخوبی سمجھ لے کہ تو اپنے فرائض کے ادا کرنے پر قادر نہیں مگر قوت منتظمہ کے ساتھ جو تجھ سے دشمنان خدا اور تیرے اپنے دشمنوں کو ہٹا رکھے اور تیرے جان و مال کی حفاظت کرے اور تیرے لیے راستے پر امن بنا دے اور تیرے لیے بانشاط ہمراہی بہم پہنچا دے اور ان سب امور کا پورا ہونا اس پر موقوف ہے کہ تمام رعیت ہیئت اجتماعی کے ساتھ ایک ایسی حکومت کے جھنڈے کے تحت میں کھڑی ہو جائے جو حقوق شرع کی محافظت اور حکمت و دانائی کے جد و جہد کے ساتھ احکام الٰہی کے اسرار کے اظہار اور مطابق مقتضائے حال طاقت گھوڑوں سپاہ وغیرہ سامان جنگ سے)

نویں شاخ جہاد ہے اور اُس امر

٥٧ ... سے اصطلاحی الفاظ ہیں

الإجماع منعقد على أنه فرض إلا أنهم قالوا فرض كفاية يحمله البعض عن البعض وهذا الأصل لا يخرجه عن كونه متعلقاً على الكل فإن العدو إذا غشي الأرض كلها صار الجهاد فرضاً متعيناً على جميع أهل الأرض ومن فروضه حسن النية فيه فيجعل لتكون كلمة الله هي العليا وأن يكون في المجاهد قوة على القتال وأخذ السلاح والثبات عند اللقاء وترك الغلول والمراد من الجهاد ما جاء في كتاب الله حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله والفتنة إيقاع الشر والأذية في النوع الآدمي وسلب راحة المخلوقين ومد الأيدي لاستلاب أموالهم وأوطانهم وهدم منافعهم فعلى هذا يقاتل فاعل ذلك حتى يرجع إلى الدين الحق الذي مهد سبل النفع للنوع الآدمي مطلقاً وصان الحقوق وعصم الدماء والأموال وأقام الناس في مقام العدل على صعيد واحد أو يعطي ذلك الجري الجزية وهو صاغر ليتقوى بها حزب الله على وقاية حقوق خلق الله وذلك الجري المضر لخلق الله يضعف عن إيصال الأذية لأحد من المخلوقين وهذا في أمر الجهاد

پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ جہاد فرض ہے مگر اتنی بات ہے کہ علماء نے کہا فرض کفایہ ہے بعض اس کام کو کرکے دوسروں سے اُس کی فرضیت اٹھا دیتے ہیں تاہم یہ قاعدہ اسکو سب کے ذمے لازم ہونے سے برطرف نہیں کرتا کیونکہ جب دشمن ساری زمین کو ڈھانپ لے تو اُس وقت تمام اہل زمین پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے اور جہاد کے فرائض میں سے ہے نیک نیتی تو جہاد اسی لیے کیا جاوے کہ خدا کا بول بالا ہو اور یہ بھی فرض ہے کہ جہاد کرنے والے میں لڑنے ہتھیار اٹھانے مڈبھیڑ کے وقت ثابت قدمی اور مال غنیمت میں خیانت سے پرہیز کرنے کی طاقت ہو اور مراد جہاد سے وہ ہے جو کتاب اللہ میں ہے دیکھئے تاکہ فتنہ مٹ جائے اور دین سارا کا سارا خدا ہی کا ہو جائے فتنہ سے مراد ہے بنی نوع انسان میں شر و ایذا کا پھیلانا مخلوق خدا کا آرام کھو دینا خلق اللہ کے اموال و اوطان کے چھیننے اور انکے منافع کے مسمار کرنے کی طرف دست درازی کرنا سو ایسے کاموں پر انکے کرنے والے سے لڑائی کیجاتی ہے تاکہ وہ اس دین حق کیطرف جس نے عام بنی نوع انسان کے نفع کی راہیں صاف کی ہیں حقوق کو نگہ رکھا ہے خونوں اور مالوں کی حفاظت کی ہے اور تمام لوگوں کو ایک ہی زمین پر انصاف کے مقام میں کھڑا کیا ہے" رجوع کرے یا وہ گستاخ ذلیل ہو کر جزیہ دے جس سے خدائی گروہ کو حقوق خلق اللہ کی حفاظت میں تقویت ہو اور وہ شریر خلق آزار اتنا ضعیف ہو جائے کہ کسی متنفس کو ایذا دینے کے قابل نہ رہے سو جہاد کے مسئلہ میں یہ ہے دین کا

نِظَامُ هٰذَا الدِّيْنِ وَانْظُرْ اَيُّهَا الْمُحِبُّ فَاِنَّكَ تَرٰى اَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ اَمَرَنَا اَنْ نَسْتَعِدَّ كُلَّ الْاِسْتِعْدَادِ لِلْكَفَرَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَالْخَائِنِيْنَ وَالْمَارِقِيْنَ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ بِنَصِّ (وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ) وَالْاِسْتِطَاعَةُ غَايَةُ الْجُهْدِ وَالْقُوَّةُ عَلٰى قِسْمَيْنِ مَعْنَوِيٌّ وَّمَادِيٌّ فَالْمَعْنَوِيُّ اَنْ لَّا يَدْخُلَ بَوَاطِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الرُّعْبُ وَالْوَحْشَةُ فَقَدْ ضَعُفَتْ تِلْكَ الْقُوَّةُ يَجِدُ الْعَدُوُّ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ سَبِيْلًا وَّمِنْ ذٰلِكَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (يُوْشِكُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمُ الْاُمَمُ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ عَلٰى قَصْعَتِهَا) قَالَ قَائِلٌ وَّمِنْ قِلَّةٍ نَّحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ كَثِيْرُوْنَ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ قُلُوْبِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ وَتَدَبَّرْ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ (وَيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا) فَلَوْلَا الْعُجْبُ لَمَا اُصِيْبُوْا وَحَيْثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَايَةِ النَّزَاهَةِ وَالْبَرَاءَةِ مِنَ الْعُجْبِ هُوَ وَمَنْ كَانَ حَوْلَهٗ فَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ وَنَصْرَهٗ عَلَيْهِ

انتظام ہے اے مہربان غور کرو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کتاب اللہ نے ہمیں کافروں منافقوں خیانتیوں اور باغیوں کی سرکوبی کے لیے جو ملک میں اصلاح کو چھوڑ کر فساد مچاتے ہیں پورے طور پر مستعدی کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا (اور طیار کرو اُن کی سرکوبی کے لیے جو کچھ تم سے ہو سکے طاقت (و سامان جنگ) اور گھوڑوں کے باندھنے سے) استطاعت کے معنے ہیں پہلے درجہ کی کوشش اور قوت کی دو قسمیں ہیں معنوی اور مادی معنوی یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں رعب و وحشت داخل نہ ہونے پائے کیونکہ جس قدر یہ طاقت کمزور ہو گی اُس قدر دشمن کو مسلمانوں کیطرف گھسنے کی راہ ملے گی جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا (قریب ہے کہ تمہاری برخلاف قومیں ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسے کھانے والے اپنے پیالہ کیطرف بلاتے ہیں) کسی نے عرض کی یا حضرت کیا یہ اُن ایام میں ہم لوگوں کی قلت کے سبب سے ہو گا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ (گنتی اور شمار کے اعتبار سے) بہت سے ہو گے لیکن رو کی جھاگ کی طرح بے وقعت ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دیگا اور تمہارے دلوں میں سستی ڈال دیگا اسنے عرض کیا سستی سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت اور اے مہربان (یوم حنین کے بارے میں جو خدا تعالیٰ کا فرمان ہے اس میں غور کرو اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر نازاں تھے سو وہ تمہیں کچھ کار آمد نہ ہوئی) اگر یہ ناز یا غرور نہ ہوتا تو انہیں کوئی مصیبت نہ پہنچائی جاتی اور چونکہ رسول اللہ صلعم عجب سے آپ اور آپکے ہمراہی لوگ بالکل بری اور بے لوث تھے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَزَمَ بِإِذْنِ اللهِ أَعْدَاءَهُ
وَنَصَرَهُ اللهُ عَلَيْهِمْ وَفِي يَوْمِ أُحُدٍ لَمَّا عَصَوُا
الرَّسُولَ وَجَدَ الْعَدُوُّ مَدْخَلًا عَلَيْهِمْ بِعِصْيَانِهِمْ
فَمَا سَلَّطَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْعَدُوَّ يَوْمًا إِلَّا بِمَا
يَحْدُثُ مِنْهُمْ مِنَ الْمُخَالَفَاتِ وَالْعِصْيَانِ
وَضَعْفِ الْعَزِيمَةِ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ انْحِطَاطًا
عَنْ مَرْتَبَةِ الْاِتِّبَاعِ الْكَامِلِ وَالْوُقُوفِ
مَعَ أَسْرَارِ الشَّرْعِ الشَّرِيفِ وَلِذٰلِكَ قَالَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَنْ تَضِلُّوا مَا إِنْ
تَمَسَّكْتُمْ بِسُنَّتِي) وَالْأَمْرُ كَذٰلِكَ فَإِنَّهُ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْضَ لِنَفْسِهِ الطَّاهِرَةِ
مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ إِلَّا الْبُلْغَةَ وَالثِّقَةَ
بِاللهِ وَبَذَلَ هِمَّتَهُ الشَّرِيفَةَ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ
اللهِ وَنَجَاةِ خَلْقِ اللهِ وَقَامَ بِنَفْعِ النَّوْعِ
الْآدَمِيِّ وَوَطَّدَ الرَّاحَةَ لِكُلِّ ذَرَّةٍ مِنْ ذَرَّاتِ
الْعَالَمِ الْكِيَانِيِّ فَمَنْ ضَلَّ عَنْ سُنَّتِهِ السَّنِيَّةِ
ضَلَّ وَذَلَّ وَأَحَاطَتْ بِهِ الْأَسْقَامُ وَالْعِلَلُ
وَأَمَّا الْقِسْمُ الْمَادِّيُّ فَهُوَ أَنْ يُقَابِلَ
الْعَدُوَّ بِمَا يَدْفَعُ كَيْدَهُ مِنْ سِلَاحٍ وَكُرَاعٍ
وَرِجَالٍ وَمَالٍ وَعِلْمٍ وَرَأْيٍ وَسَدَادِ عَزْمٍ
وَعَزِيمَةٍ وَلَا يَقُومُ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْقُوَّةِ
الْعِلْمِيَّةِ النَّظَرِيَّةِ وَالصِّنَاعِيَّةِ فَنِ النَّظَرِيَّةِ
صِحَّةُ الْآرَاءِ الْمُسْتَنِدَةِ لِلْعِلْمِ الشَّرْعِيِّ
النَّيِّرِ الَّذِي جَمَعَ الْمَعْقُولَاتِ كُلَّهَا وَأَوْضَحَ
الْمَنَاهِجَ السِّيَاسِيَّةَ بِصَحِيحِ الْفِرَاسَةِ وَدَقَائِقِ

اور آنحضرت صلعم کے دشمنوں کو شکست دی اور آپ کو ان پر
فتحیاب کیا اور احد کے دن چونکہ مسلمانوں نے آنحضرت صلعم
کی نافرمانی کی لہذا اُنکی نافرمانی کی نحوست سے دشمن ان پر
راہ پا گئے غرض خدا تعالےٰ نے مسلمانوں پر کبھی دشمن کو مسلط
نہیں کیا مگر اُنکی قولی و عملی مخالفتوں نافرمانی پست ہمتی
کی وجہ سے جو اتباع کامل کے درجہ اور اسرار شرع شریف
کے ساتھ واقفیت کے مرتبہ سے گر جانے کے سبب اُن
سے صادر ہوتی رہیں اسی لیے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
(تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے جب تک میرے طریقے پر کاربند ہوگے)
اور حقیقت میں بات ہے بھی ایسی ہی کیونکہ آنحضرت صلعم نے
اپنی ذات کے لیے اس فرومایہ دنیا سے سوائے قدر ضرورت
کے کسی چیز کو پسند نہیں فرمایا اور اللہ ہی کے ساتھ اکتفا
کیا (اللہ بس باقی ہوس) اور اپنی تمام ہمت شریف کو
اسی امر کے لیے مبذول فرما دیا کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور
خلق اللہ کو نجات ملے اور بنی نوع انسان کے نفع کے
لیے کوشش کرنے کا حق ادا کیا اور عالم کون کے تمام ذرات
میں سے ذرہ ذرہ کے لیے راحت کے سامان بہم پہنچا دیے
ولیکن (دوسری قسم یعنی) قوۃ مادی سو وہ یہ
کہ دشمن کا مقابلہ کرے ہر چیز کے ساتھ جو اس کے داؤ کو ٹلا
دے مثلاً ہتھیار، گھوڑے، فوج، مال، علم، صلاح، اور قصد
و عزم کی استواری بہم پہنچا کر، اور اس کا قوام نہیں
ہو سکتا مگر قوت علمیہ نظریہ اور قوت صناعیہ سے چنانچہ قوت نظریہ صحیح
ہونا آراء سلطنت کا جن کا استناد علم شرعی پر نور
سے ہو جس نے تمام معقولات کو اپنے اندر جمع کیا اور جس
نے امور سیاسیہ کے طرق کو فراست صحیحہ اور عمدہ تدابیر لطیفہ

التدابير الجيدة ومن الصناعية الحرانة
والتجارة والاهتمام بكل صناعة لازمة
يستوي فيها ما يؤول للحرب والقتال وما
يؤول للرفاه في العيش والحال ولذلك
فقد جاء في الخبر الشريف إن الله يكره
العبد البطال وما فرق أهل الجهل
بين زهد المسلمين وجليل أعمالهم و
لذلك لزم أن نبين زهد المسلمين
مجملاً بما فيه الكفاية نقول المسلم مأمور
أن يعمل لنفسه عمل من يرى الموت محيطا
به في كل طرفة وأن يعمل للأمة عمل من
يجزم أنه لا يموت هذا الباب ما أمر به
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و
مضى عليه الخلفاء الراشدون والآل
الطاهرون والأصحاب المرضيون العارفون
والصديقون فإذا جمع المسلم بين هذين
السرين كان مسلماً ذا عمل جليل في زهد
كامل واتباع صحيح وإلا فلا ولا ينصر
الشرع الشريف جهل الجاهل ولا عذل
العاذل وحسبنا الله ونعم الوكيل ـ

والشعبة العاشرة الهجرة وهي
والجهاد مرتبطان فإن الإنسان لا يجاهد
إلا من هجره ولا إذا أحبه ولم يهجره
فلم يجاهده وهي الفرار من الفتن و
أهمها الفتن الدينية والفرار بالدين

کے ساتھ واضح کر دیا اور منجملہ قوت صناعیہ کے ہے فن زراعت
تجارت اور ہر ایک ضروری صناعت و حرفت کا اہتمام
کرنا برابر ہے کہ اُس صنعت و حرفت کا مرجع رزم و
قتال کیطرف ہو یا بزم و عیش کیطرف اسی لیے حدیث شریف
میں وارد ہے بیشک خداوند نکمے اور بیکار انسان کو
پسند نہیں کرتا اور چونکہ جہلا نے مسلمانوں کے زہد و دیگر
اعمال جلیلہ میں فرق ڈالدیا کچھ کا کچھ بنا دیا، لہذا ہمیں
مجبوراً بالاجمال بقدر کفایت مسلمانوں کے زہد کا بیان
کرنا پڑا سو ہم کہتے ہیں کہ مسلمان کو حکم ہے کہ اپنی ذات
کے لیے اُس شخص کی طرح کام کرے جو ہر دم موت کو
اپنے آس پاس بیٹھا دیکھ رہا ہے اور قوم کی خاطر اس
شخص کی طرح کام کرے جو جانتا ہے کبھی اس کو مرنا ہی
نہیں یہ تمام اُس طرز عمل کا خلاصہ ہے جس کا رسول
اللہ صلعم نے حکم فرمایا اور خلفاء راشدین آل پاک پسندیدہ
اصحاب اور حق پرست، عارفوں (راستبازوں) صدیقوں
نے مواظبت کی تو جب مسلمان ان دونوں رازوں کو جمع
کر لیتا ہے اسوقت صاحب عمل جلیل و زہد کامل صحیح
الاتباع مسلمان ہو جاتا ہے ورنہ تو نہیں اور شرع
شریف کی نصرت جاہل کی جہالت سے نہیں ہوتی اور
نہ ملامت گر کی ملامت سے دکافی ہے ہمیں اللہ اور

دسویں شاخ ہجرت ہے اور ہجرت و جہاد کا
آپس میں ارتباط ہے کیونکہ انسان اس شخص سے جہاد
کرتا ہے جسے اُسنے ترک کر دیا ورنہ جب تک اُسے دوست
رکھے اس سے قطع تعلق نہ کرے تب تک اس سے جہاد بھی
نہیں ہو سکتا اور ہجرت کے معنے ہیں فتنوں سے بھاگنا

أَشْرَفُ أَقْسَامِ الْهِجْرَةِ كَالْفِرَارِ مِنْ بَيْنِ ظَهْرَانَي الْمُشْرِكِينَ وَذٰلِكَ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَبَعْدَهُ تَرْكُ كُلِّ مَوْضِعٍ يُخَافُ فِيهِ الْفِتْنَةُ فِي الدِّينِ مِنْ ظُهُورِ بِدْعَةٍ سَيِّئَةٍ أَوْ مَا يَجُرُّ إِلَى كُفْرٍ فِي أَيِّ بَلَدٍ كَانَ فَالْهِجْرَةُ مِنْهُ وَاجِبَةٌ إِلَى أَرْضِ اللّٰهِ الْوَاسِعَةِ قَالَ تَعَالٰى (قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا) وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ رَجُلًا كَامِلًا إِلَّا إِذَا اقْتَدَرَ عَلٰى هَجْرِ الْوَطَنِ وَالْأَهْلِ بَلْ وَجَمِيعِ الْمَأْلُوفَاتِ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَقَدْ قَالَ شَيْخُنَا وَمَلَاذُنَا الْإِمَامُ السَّيِّدُ أَحْمَدُ الرِّفَاعِيُّ الْحُسَيْنِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ كَانَ حِلْسَ عَادَتِهِ لَا يَجِيءُ مِنْهُ شَيْءٌ وَالرَّجُلُ مَتٰى عَلَتْ عَزِيمَتُهُ وَسَمَتْ هِمَّتُهُ إِلَى تَرْكِ الْوَطَنِ وَالْأَهْلِ فِي اللّٰهِ لَا بُدَّ وَأَنْ يَكُونَ مِنْ أَنْصَارِ اللّٰهِ الَّذِينَ يَنْصُرُونَ الْحَقَّ وَيَخْذُلُونَ الْبَاطِلَ وَيَأْبَوْنَ الضَّيْمَ۔

وَالشُّعْبَةُ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ الْاِسْتِقَامَةُ

وَهِيَ تَرْكُ مَا خَالَفَ الْمَنْهَجَ الْأَحْمَدِيَّ فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ وَالْاِسْتِقَامَةُ بِاللِّسَانِ وَالْجَوَارِحِ عَلٰى طَرِيقَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَالٰى (وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا

ہجرت بزرگترین اقسام میں سے ہے مثلاً مشرکین کے اندر بود و باش کرنے سے بھاگنا اور یہ ہر مسلمان پر واجب ہے اور اسکے بعد ہر ایسے جگہ کا توطن چھوڑ دینا جہاں کسی دین کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو مثلاً وہاں ظاہر ظہور کوئی بدعت سیئہ رائج ہو یا کوئی ایسا عمل شائع ذائع ہو جو کشاں کشاں کفر کی حد تک لیجاتا ہے خواہ کیسی ہی شہر میں کیوں نہ ہو وہاں سے خداتعالےٰ کی وسیع زمین کیطرف ہجرت واجب ہے خداپاک نے فرمایا ہے (ان فرشتوں) نے کہا کیا خداتعالیٰ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم لوگ اُس میں ہجرت کر جاتے، نبی صلعم سے مروی ہے ہجرت منقطع نہیں ہوگی جب تک کہ توبہ کا دروازہ بند نہوا ور توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوگا جبتک کہ آفتاب مغرب کیطرف سے طلوع نہ کرے اور انسان مرد کامل نہیں ہوتا جبتک خداتعالےٰ کے لیے ترک وطن و اہل بلکہ تمام مالوفات کے چھوڑنے پر قادر نہ ہو اسلیے ہمارے شیخ ہماری جائے پناہ امام سید احمد رفاعی حسینی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جو شخص عادت کی جھول بن جائے اس سے کچھ نہیں ہوسکتا اور جب انسان اولوالعزم عالی ہمت بن جائے کہ وطن اور اہل کو اللہ کے لیے چھوڑ سکے تو ضرور ہے کہ وہ خداوندتعالےٰ کے ان مددگاروں میں ہو جو حق کی مدد کرتے اور باطل کو رسوا کرتے اور ظلم سے انکار کرتے ہیں

گیارھویں شاخ استقامت ہے یعنے جو کچھ قانون شریعت احمدی کے برخلاف ہے کیا اقوال کیا افعال سب کو ترک کرنا اور زبان اور دیگر اعضاو جوارح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طریق سنت پر مستقیم ہوجانا خداتعالےٰ نے فرمایا ہے (اور یہ کہ اگر وہ راہ راست

عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا) فَلَا تَمِيلُ النَّفْسُ إِلَى الْأَغْرَاضِ الذَّمِيمَةِ وَالْمَذَاهِبِ الْمُعْوَجَّةِ قَالَ تَعَالَى (إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ) قَالَ سَيِّدُنَا الْفَارُوقُ الْأَعْظَمُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي مَعْنَى ثُمَّ اسْتَقَامُوا أَيْ لَمْ يَرُوغُوا كَرَوَغَانِ الثَّعَالِبِ وَحَقِيقَةُ الْاِسْتِقَامَةِ زَوَالُ الْاِعْوِجَاجِ وَفِيهَا فَرِيضَةٌ وَفَضِيلَةٌ فَالْفَرِيضَةُ أَنْ لَّا يَدْخُلَ فِي مَذَاهِبِ الْمُبْتَدِعِينَ وَالزَّائِغِينَ أَهْلِ الْإِلْحَادِ الَّذِينَ يُدْخِلُونَ عَلَى الدِّينِ الْفَسَادَ فَهُمُ الَّذِينَ عَنَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ وَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِينَ فِرْقَةً اثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَسُئِلَ عَنْ تِلْكَ الْوَاحِدَةِ فَقَالَ الَّذِينَ هُمْ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي وَالْفَضِيلَةُ هِيَ تَقْوِيمُ الظَّوَاهِرِ وَتَهْذِيبُهَا بِآدَابِ الشَّرْعِ حَتَّى كَأَنَّ الْمَرْءَ يَمْشِي عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ يَقُولُ فَصْلًا وَّيَحْكُمُ عَدْلًا وَّلَا يَكُونُ فَظًّا غَلِيظًا وَّلَا مُشَادًّا الدِّينَ فَمَا شَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا وَغَلَبَهُ وَالْاِفْتِرَاقُ الْمَذْكُورُ فِي الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ

استقامت کرتے تو ہم انہیں بہت کثرت سے پانی پلاتے (یعنے بہت بارشیں برساتے) جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نفس کمینہ اغراض اور ناراست مذہبوں کیجانب مائل نہیں ہوتا خدا پاک نے فرمایا ہے (بیشک جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت کی انپر فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوشخبری پاؤ اُس بہشت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں (ثم استقاموا) کی تفسیر میں کہ وہ لومڑی کی طرح ادھر اُدھر نہیں جھانکتے استقامت کی اصل حقیقت یہ ہے کہ کجی اور ٹیڑھا پن بالکل دُور ہو جاے اسکی دو قسمیں ہیں (ایک) فرض (دوسری) فضیلت سو فرض تو یہ ہے کہ انسان بدعتیوں اور کجرو ملحدوں کے مذاہب میں نہ داخل ہو جو دین میں رخنہ ڈالتے ہیں اور انہیں لوگوں کو مراد رکھا رسول اللہ صلعم نے اس حدیث میں (کہ یہ امت تہتر فرقوں پر پھوٹ جائےگی جن میں بہتر فرقے دوزخ میں جائینگے اور ایک فرقہ بہشت میں جائیگا آپ سے اس ایک فرقہ ناجیہ کی نسبت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ وہ لوگ ہیں جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر قائم ہیں) اور دوسری قسم فضیلت یہ ہے کہ اپنے ظاہر کو آداب شرع کی (پابندی) سے ٹھیک اور مہذب کیا جائے یہانتک کہ انسان (ایسا پابند ہو جائے) گویا ناک کی سیدھ پر چل رہا ہے کہے تو صفائی کی بات فیصلہ کرے تو انصاف کے ساتھ تند طبع درشت خو نہ ہو جائے دین میں سخت گیری کرنے والا نہ ہو کیونکہ جو دین میں سخت گیری کرتا ہے دین اس پر غالب آجاتا ہے اور یہ افتراق جو حدیث بالا میں مذکور ہے

الذی ذکرناہ ینحصر فی اربع طوائف القدریۃ وھم افترقوا علی ثمانی عشرۃ فرقۃ والمعتزلۃ وھم افترقوا ایضاً فی اعتزالہم ثمانی عشرۃ فرقۃ والرافضۃ وھم ایضاً افترقوا فی تشیعہم علی ثمانی عشرۃ فرقۃ والخوارج وھم کذلک افترقوا علی ثمانی عشرۃ فرقۃ والثالثۃ والسبعون الفرقۃ الناجیۃ وھم اھل السنۃ والجماعۃ و الوقوف علی الطریقۃ المثلی والمرتبۃ الوسطیٰ من دون افراط ولا تفریط فاعمالھم واقوالھم فی میزان الاعتدال فھم العقلاء النجباء الاتقیاء الاصفیاء بہم تجتمع الکلمۃ وتصلح شؤن الامۃ ویحسن بہم حالھا فی امری الدین والدنیا فمن وفقہ اللہ واتبع سبیلہم وکان منھم فقد فاز ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

والشعبۃ الثانیۃ عشر الجماعۃ

قال اللہ تعالیٰ (واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا) وحبل اللہ الذی امرنا بالاعتصام بہ ھو القرآن القرآن بحر عمیق لا یدرک ساحلہ ولا تنقضی عجائبہ والمفسر لدقائقہ والمبرز لحقائقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال تعالیٰ (وما اٰتاکم الرسول فخذوہ

چار طائفہ میں منحصر ہے (۱) قدریہ آگے پھر کے اٹھارہ فرقے بن گئے (۲) معتزلہ پھر یہ بھی اپنے اعتزال میں اٹھارہ فریق ہوگئے (۳) رافضی انھیں سے بھی مذہب تشیع میں اٹھارہ شاخیں پھوٹ نکلیں (۴) خارجی یہ بھی بدستور سابق اٹھارہ فرقوں میں متفرق ہوگئے تہترواں فرقہ ناجیہ کے اہل سنت والجماعت کا گروہ ہے جو افضل طریقہ پر قائم ہیں اور افراط تفریط کو چھوڑ کر درمیانہ مرتبہ پر ٹھہرے ہوئے ہیں اور اُنکے افعال و اقوال اعتدال کے ترازو میں تلے ہوئے ہیں سو وہ شریف پرہیزگار، دانا برگزیدہ لوگ ہیں جن کی بدولت کلمہ اسلام وملت کی جمعیت حالات قوم وامت کی صلاحیت ہوتی ہے انھیں کی طفیل قوم کا حال امور دین و دنیا کے لحاظ سے درست ہوتا ہے جسے خدا تعالیٰ نے توفیق دی اور اُنکی راہ چل پڑا اور انہیں کا ایک ہوگیا وہ کامیاب ہوا بیشک فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اللہ بڑی فضل کا مالک ہے۔

بارھویں شاخ جماعت ہے خدا پاک نے فرمایا (سب کے سب ملکر خدا کی رسی کے ساتھ مضبوط پنجہ مارو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو) اور خدا تعالیٰ کی رسی جسکے ساتھ پنجہ مارنے کا ہمیں حکم ہوا ہے وہ قرآن کریم ہے اور قرآن کریم بحر عمیق و دریا ناپیداکنار ہے جسکے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے اور قرآن کی دقائق کی تفسیر اور اسکے حقائق کا اظہار کرنیوالا خدا کا رسول ہے صلعم چنانچہ خدا پاک نے فرمایا ہے (جو کچھ تمہیں رسول

نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) فَكُلُّ مَاجَآءَنَا عَنْهُ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِوَاسِطَةِ اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ
وَحُكْمُ الْقُرْاٰنِ وَلَهٗ فِيْهِ الْاَمْرُ وَعَلَيْنَا
الْاِمْتِثَالُ فَاِنَّ الْاٰلَ وَالْاَصْحَابَ خَزَائِنُ
عِلْمِهٖ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَمَنْ
زَاغَ عَنْ مِّنْهَاجِهِمْ وَاَخَذَ بِالتَّفْرِقَةِ
فَهُوَ ضَالٌّ اِذْهُمُ الْجَمَاعَةُ الَّذِيْنَ اُلْزِمْنَا
اَنْ نَّكُوْنَ مَعَهُمْ وَاخْتِلَافُ اَهْلِ السُّنَّةِ
بِالْمَذَاهِبِ وَالْفَتْوٰى لَيْسَ بِالْخِلَافِ بَلْ
هُوَ مِنَ الْاِتِّسَاعِ وَتَرْكِ التَّضْيِيْقِ وَالْحَرَجِ
فَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ (وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
مِنْ حَرَجٍ) وَفِيْ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اخْتِلَافُ اُمَّتِيْ رَحْمَةٌ اِذِ
الْخِلَافُ خِلَافٌ فِي الطَّرِيْقِ وَخِلَافٌ فِي
الْمَقْصَدِ وَالْاِخْتِلَافُ اخْتِلَافٌ فِي الطَّرِيْقِ
وَمُوَافَقَةٌ فِي الْمَقْصَدِ لَا بِمَعْنَى الْاِخْتِلَافِ
الَّذِيْ هُوَ الشَّتَاتُ وَالْفُرْقَةُ وَحَيْثُ
اتَّحَدَ الْقَصْدُ فَلَا عِبْرَةَ بِاخْتِلَافِ الطُّرُقِ
وَالْاٰلُ وَالْاَصْحَابُ اِمَامُهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَرْوَاحُنَا
لَهُ الْفِدَآءُ سَاقَهُمْ كُلَّهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَدَلَّهُمْ
عَلَى اللّٰهِ وَعَلَّمَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
اَبْعَدَهُمْ عَنِ الشِّقَاقِ وَقَرَّبَهُمْ مِنَ الْوِفَاقِ
وَلَا زَالُوْا حَتّٰى صَارُوْا اِخْوَانًا بِاللّٰهِ مُتَقَابِلِيْنَ

باز رکھے اس سے باز رہو) سو جو کچھ رسول صلعم کیطرف
سے آل اور اصحاب کے ذریعہ ہمیں پہنچا ہے وہ خدا کا
دین اور قرآن کا حکم ہے اسکے بارہ میں حکم دینا اسکے
اختیار ہے اور ہمارا فرض ہے ماننا کیونکہ آپکی آل
اور اصحاب صلعم آپ کے علم کے خزانے ہیں سو جو کوئی
انکی منہاج سے برطرف ہوا اور تفرقہ کیا وہ گمراہ ہے
کیونکہ جماعت جسکے ساتھ ہونا ہمپر لازم کیا گیا ہے
انہیں صاحبوں سے عبارت ہے اور اہلسنت والجماعت
کا مذاہب (متبعہ) اور فتوی کے لحاظ سے مختلف ہونا
ایسا خلاف نہیں بلکہ توسع فی الدین اور ترک حرج و تنگی
کے قبیل سے ہے قرآن شریف میں ہے (خدا تعالی
نے دین میں تم پر کوئی دشواری نہیں رکھی) حضرت صلعم
کی کلام میں ہے (میری امت کا اختلاف رحمت ہے)
خلاف تو یہ ہے کہ طریق اور مقصد دونوں مخالف
ہوا اور اختلاف یہ ہے کہ طریق میں اختلاف ہو اور مقصد
میں اتفاق (اور جس اختلاف امت کو آنحضرت صلعم نے
رحمت فرمایا یہ وہ اختلاف نہیں جس کا ثمرہ پھوٹ اور
تفرقہ ہے اور جہاں مقصد متحد ہو صرف اختلاف طرق کا کچھ
مضایقہ نہیں اور آل اور اصحاب کے امام تو رسول
خدا صلعم ہیں اور آنحضرت صلعم نے (آپ پر ہماری جانیں
رہیں، قربان) ان سب کو اللہ تعالی کی طرف چلایا اور خدا
تعالی کا رستہ بتلایا اور ان کو کتاب اللہ اور حکمت
اور دانائی کی تعلیم دی اور تفرقے سے انہیں دور
ہٹایا اور اتفاق کے قریب پہنچایا اور ہمیشہ اتفاق سے
رہتے رہے یہانتک کہ خدا تعالی کی آپس میں بھائی بھائی بنگئے

عَلٰی سُرُرِ الاَمَانَةِ وَالصِّیَانَةِ قَائِمِیْنَ عَلَی الحَقِّ
لَا یَقُوْلُوْنَ اِلَّا حَقًّا وَلَا یَحْکُمُوْنَ اِلَّا عَدْلًا
مُمْتَثِلِیْنَ قَوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی (وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ
وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ)
وَحُکْمُ هٰذِهِ الْاٰیَةِ الْکَرِیْمَةِ نَتِیْجَةُ الْحَثِّ
عَلَی الْجَمَاعَةِ وَالْمُوَفِّقُ هُوَ اللّٰہُ۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةَ عَشَرَ النَّصِیْحَةُ
وَهِیَ اِرَادَةُ الْخَیْرِ لِمَنْ تُبْذَلُ لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ الدِّیْنُ
النَّصِیْحَةُ الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالُوْا
لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِکِتَابِهٖ
وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ نَعْتُ النَّبِیِّ
عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ النَّصِیْحَةَ مُعْظَمَ
الدِّیْنِ کَمَا یُقَالُ الْحَجُّ عَرَفَةُ اَیْ مُعْظَمُ اَرْکَانِهٖ
وَمُلَخَّصُ مَا قَالَ شَیْخُنَا الْقُطْبُ الْکَبِیْرُ السَّیِّدُ
مُحَمَّدُ بَهَاءُ الدِّیْنِ مَهْدِیُّ اٰلِ خِزَامِ
الصَّیَّادِیُّ الرِّفَاعِیُّ الشَّهِیْرُ بِالرَّوَّاسِ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْهُ فِیْ مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ الشَّرِیْفِ
فِیْ کِتَابِهِ الْمُسَمّٰی بِالْحِکَمِ الْمَهْدَوِیَّةِ النَّصِیْحَةُ
لِلّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یُذْکَرَ وَیُشْکَرَ وَلَا یُکْفَرَ وَاَنْ
یُعْبَدَ وَیُحْمَدَ وَلَا یُشْرَکَ بِهٖ شَیْءٌ وَاَنْ
یُطَاعَ وَلَا یُعْصٰی وَالنَّصِیْحَةُ لِکِتَابِ اللّٰہِ
تَعَالٰی اَنْ یُقَدَّسَ وَیُصَانَ وَیُؤْمِنَ الْمَرْءُ
بِکُلِّ الْاِیْمَانِ وَیَجْتَنِبَ مَا نَهٰی عَنْهُ وَیَعْمَلَ
بِمَا اَمَرَ بِهٖ وَاَنْ یُنْصَرَ وَلَا یُخْذَلَ وَیُحْفَظَ

امانت اور حفاظت کے تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے
سامنے اور حق پر استوار ہیں سے بات نہیں نکالتے مگر سچی
کی فیصلہ نہیں کرتے مگر انصاف کا۔ فرمانبرداری کرتے ہوئے
اللہ کے اس قول کی (نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے
کی مدد کرو گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو) اس آیت
کریمہ کا مضمون سوسائٹی قائم کرنے پر ترغیب دینے کا نتیجہ

(۱۳) تیرھویں شاخ نصیحت ہے اور اس کا معنی یہ ہے
کہ جس کو نصیحت کی جائے اس کے حق میں نیکی کا ارادہ ہو
آنحضرت صلعم نے دین خیر خواہی ہے دین خیر خواہی ہے دین خیر
خواہی ہے تین مرتبہ آپ نے اس کلمہ کو فرمایا صحابہ نے
دریافت کیا یا حضرت کس کی خیر خواہی آپ نے جواب دیا
اللہ کی اس کے رسول کی اس کی کتاب کی اور مسلمان
بادشاہوں اور عام مسلمانوں کی تو رسول خدا صلعم نے
نصیحت کو دین کا جزو اعظم قرار دیا جیسے کہا جاتا ہے
حج تو عرفہ ہے یعنی رکن اعظم حج کا عرفہ ہے ہمارے شیخ
بڑے قطب سید محمد بہاؤالدین مہدی آل خزام
صیادی رفاعی عرف رواس نے کہ بیانات کا خلاصہ
جو آپ نے اس حدیث شریف کے معنے میں اپنی کتاب
موسومہ حکم مہدویہ میں فرمایا ہے یہ ہے کہ خدا کے
حق میں خیر خواہی اور نیک ارادہ کا یہ مطلب ہے
کہ خدا کو یاد کیا جائے اس کی نعمتوں کا شکر کیا جائے
(اس کی) ناشکری نہ کی جائے اس کی عبادت کی جائے تعریف
کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اس
کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے اللہ کی کتاب
کی خیر خواہی یہ ہے کہ اسے مقدس مانا جائے اس کی

فَلَا يُهْمَلُ وَيُتْلٰى بِاللِّسَانِ وَيُعْتَقَدُ
بِالْجَنَانِ وَالنَّصِيْحَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يُّطَاعَ وَيُتَّبَعَ وَيُحَبَّ اَكْثَرَ مِنَ النَّفْسِ
وَالْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَاَنْ تُحْيٰى سُنَّتُهٗ
وَلَا تُمَاتَ وَاَنْ يُّسْتَقَامَ عَلٰى طَرِيْقَتِهٖ حَتَّى
الْمَمَاتِ وَاَنْ يُّنْصَرَ اَمْرُهٗ وَيُشَاعَ ذِكْرُهٗ وَ
اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
تَعْظِيْمًا لَّهٗ وَاِعْزَازًا لِّشَانِهٖ وَاَنْ يُّحَبَّ اٰلُهٗ
وَيُعَظَّمَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْصَارُهٗ وَاَتْبَاعُهٗ وَاَشْيَاعُهٗ
وَنُوَّابُهٗ فِيْ اَمْرِهٖ وَدِيْنِهٖ وَحَالِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ
وَالنَّصِيْحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُّعَانُوْا
عَلٰى اِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَتَايِيْدِ سُنَّةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِعْزَازِ الدِّيْنِ
وَحِرَاسَةِ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَذْلِيْلِ الظّٰلِمِيْنَ
وَتَوْقِيْرِ الصَّالِحِيْنَ وَهَدْمِ قَوَاعِدِ الْمُبْتَدِعِيْنَ
وَاِذْلَالِ الْغَاشِيْنَ وَالْمُفْسِدِيْنَ وَمِنَ النَّصِيْحَةِ
لِلْاَئِمَّةِ قَوْلُ كَلِمَةِ الْحَقِّ لَهُمْ بِلِسَانِ الشَّرْعِ
الشَّرِيْفِ لِيَكُوْنَ فِيْ الْحَقِيْقَةِ النَّاصِحُ النَّاطِقُ
هُوَ الْمُخْبِرُ الصَّادِقُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَلِكِ السَّلَامِ
اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ وَالنَّصِيْحَةُ
لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ التَّعَاوُنُ مَعَهُمْ عَلَى الْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى وَاِبْعَادُهُمْ عَنِ الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَصَفَاءُ النِّيَّةِ وَالْبِشْرُ لِكُلٍّ مِّنْهُمْ وَكَفُّ
الْاَذٰى عَنْهُمْ وَاِرَادَةُ الْخَيْرِ لَهُمْ يُشَاهِدُ
وَلَا يَكُوْنُ اَحَدُكُمْ مُؤْمِنًا حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ

اُسے چھوڑ نہ دیں زبان سے پڑھیں اور دل سے اُس کا
اعتقاد رکھیں رسول اللہ صلعم کے حق میں نصیحت یہ ہے
کہ آپکی اطاعت و پیروی کیجائے اپنی جان اہل مال اور
اولاد سے زیادہ آنحضرت صلعم کو دوست رکھا جاوے
آپکی سنت مطہرہ کو زندہ کیا جائے ملیامیٹ نہ کیا جائے
مرتے دم تک آپکی طریقہ پر استقامت کیجائے آپکے حکم کی مدد
کی جائے آپکا ذکر خیر دنیا میں پھیلایا جائے آپکی تعظیم اور
عزت مرتبت کی وجہ سے آپ پر درود پڑھا جائے آپکی
دل سے محبت رکھی جائے آپکے یاروں مددگاروں پیروں
کی۔ اور لوگ آپکے امر دین۔ و حال میں آپکے گروہ و جا
نشین ہیں اُنکی تعظیم و تکریم کیجائے اور مسلمانوں کے بادشاہوں
کی نصیحت یہ ہے کہ خدا کے کلمہ کا بول بالا کرنے میں رسول اللہ
صلعم کی سنت کی تایید میں دین کو عزت دینے میں مسلمانوں کے
شہروں کی حراست میں ظالموں کی تذلیل صالحین کی توقیر
بدعتیوں کی بنیاد کے مسمار کرنے میں دغابازوں بدکاروں
کے رسوا کرنے میں انکی امداد کیجائے اور بادشاہوں کی
نصیحت میں یہ بھی داخل ہے کہ شرع شریف کی زبان
سے انکو حق کا کلمہ کہدیا جائے تاکہ درحقیقت ناصح ناطق
وہ مخبر صادق ہوں صلعم عام مسلمانوں کے حق میں نصیحت
یہ ہے کہ نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں اُن کی
مدد کیجائے اور گناہ اور تعدی سے اُن کو روکا جائے
ان میں سے ہر ایک کیلیے نیت اور چہرہ صاف
ہو سب سے تکلیف دور کیجائے نیکی کا ارادہ رکھا
جائے جیسا کہ وارد ہے تم میں سے کوئی آدمی مومن
نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کیلیے وہ

مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ) وَلَيْسَ الدِّيْنُ اِلَّا مَكَارِمُ
الْاَخْلَاقِ وَ تَوْحِيْدُ الْخَلَّاقِ وَالْاِعْتِصَامُ
بِسُنَّةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
(اِنْتَهٰى مُلَخَّصًا)۔

وَلَعَلَّ الْجَاهِلَ يَفْهَمُ مِنْ حَصْرِ
النَّصِيْحَةِ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ عَدَمَ النَّصِيْحَةِ
لِغَيْرِهِمْ فَيَقَعُ فِيْ وَهْدَةِ الْغَلَطِ السَّقِيْمِ فَاِنَّ
النَّصِيْحَةَ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْهَا اَنْ يُّطَاعَ سُبْحَانَهٗ
فَلَا يُعْصٰى وَقَدْ عَرَّفَنَا رَسُوْلُهُ الْكَرِيْمُ سَيِّدُنَا
مُحَمَّدٌ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ عِيَالُ اللّٰهِ وَاَحَبُّ الْخَلْقِ
اِلَى اللّٰهِ اَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهٖ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ
الشَّرِيْفُ اَفْصَحَ عَنْ اِرَادَةِ النَّفْعِ لِلْمَخْلُوْقِيْنَ
جَمِيْعًا وَالنَّصِيْحَةُ مَعْنَاهَا اِرَادَةُ الْخَيْرِ وَ
النَّفْعِ لِمَنْ تُبْذَلُ لَهُ النَّصِيْحَةُ مِنَ النَّاصِحِ
يُؤَيِّدُ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا
رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ
خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا) وَهٰذَا اِلْزَامٌ بِرِعَايَةِ
الرَّحِمِ الْاِنْسَانِيِّ وَالتَّوَادُدِ وَالتَّحَابُبِ لِلنَّوْعِ
الْاٰدَمِيِّ وَاَشْرَفُ التَّوَادُدِ النَّصِيْحَةُ وَاِرَادَةُ
النَّفْعِ فِي الْاَمْرَيْنِ الدِّيْنِيِّ وَالدُّنْيَوِيِّ وَ
نِظَامُ الدِّيْنِ الْمُحَمَّدِيِّ اَبَّدَ اللّٰهُ اَحْكَامَهٗ
وَنَشَرَ فِيْ مُلْكِهٖ اَعْلَامَهٗ اٰمِيْنَ۔

وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةَ عَشَرَةَ وَالْخَامِسَةَ
عَشَرَةَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

جیسے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے، دین صرف ان تین چیزوں کا
نام ہے عمدہ اخلاق۔ خدائے پروردگار کی توحید۔ محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے طریقے پر چلنا انکی کلام کا خلاصہ ختم ہوا۔

شاید کوئی جاہل آدمی عام مسلمانوں کے حق میں
نصیحت کے حصر سے یہ سمجھ جاوے کہ انکے غیر کے لیے
نصیحت نہیں ہے اور اس وجہ سے غلطی کے گڑھے
میں پڑجائے (اسکا جواب یہ ہے) کہ اللہ کی نصیحت
سے مراد یہ ہے کہ اسکی اطاعت کیجائے اور نافرمانی
نہ کیجائے اور ہمیں خدا تعالے کے بزرگ فرستادہ ہمارے
سردار محمد صلعم نے جو (خلق اللہ پر) نہایت شفیق اور بڑے
رحمدل ہیں یہ جتلایا ہے کہ تمام مخلوق خداوند تعالی کا
کنبہ ہے اور اللہ تعالے کے نزدیک تمام خلق اللہ میں سے
پسندیدہ تر وہ شخص ہے جو اس سبحانہ تعالے کے کنبے کے
حق میں زیادہ تر مفید ہوا سو اس حدیث شریف نے تمام خلق
کے حق میں فیض رسانی کا مراد ہونا صاف ظاہر کردیا اور
نصیحت کا معنے یہ ہے کہ جس کو نصیحت کیجائے نصیحت کرنے
والا اسکے حق میں نیکی اور فیاضی کا ارادہ کرے اسکی
تائید کرتا ہے اللہ تعالے کا یہ فرمان (لوگو اللہ سے ڈرو
جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے
اس کا جوڑا بنایا) یہ فرمان (واجب الاذعان) رحم
انسان کی رعایت اور تمام نوع آدمی کے آپس میں
محبت رکھنے اور باہم دوستی کرنے کو لازم کررہا ہے

چودھویں اور پندرھویں شاخ نیک کام کا
حکم کرنا اور برے کام سے روکنا ہے

فرضا شعبتان الواحدة منهما مرتبطة
بالاخرى لا تنفك عنها فالامر بالمعروف
يتضمن النهي عن المنكر وكذلك النهي
عن المنكر يتضمن الامر بالمعروف وصورة
الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ان
ينظر المرء نفسه فيامرها بانواع البر و
التقوى والعمل بها وينهاها عن المنكر
باطنا وظاهرا ثم يتعدى الى عياله و
اهل داره فيامرهم بالمعروف وينهاهم
عن المنكر ثم الى جيرانه وهلم جرا
والمعروف النفع الشامل للامرين امر
الدنيا وامر الاخرة والمنكر الاذى الشامل
للامرين المذكورين ولذلك جاء في
الخبر اهل المعروف في الدنيا هم اهل
المعروف في الاخرة وكل من الشعبتين
فرض على كل مسلم فعلى المسلم ان راى
منكرا ان يغيره بيده فان لم يستطع
فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك
اضعف الايمان هكذا اعرفنا وعلمنا
نبينا الاعظم صلى الله عليه وسلم وقال
كثير من ائمة الدين رضي الله عنهم
تغيير المنكر باليد للامراء وباللسان
للعلماء وبالقلب للعامة ويجب على
كل فرد من افراد الامة الوقوف موقف
يامر بالمعروف وينهى عن المنكر فيكون

سو ایسی دو شاخیں ہیں کہ ایک دوسری سے وابستہ
ہیں ایک دوسری سے جدا نہیں سو بھلائی کا حکم
کرنا برائی سے منع کرنے کو متضمن ہے اور اسی طرح برائی
سے منع کرنا بھلائی کے حکم کرنے پر مشتمل ہے اور امر معروف
اور نہی عن المنکر کا طریق یہ ہے کہ انسان اپنی ذات
میں غور کرکے اسے طرح طرح کی نیکی پرہیزگاری اور
اس پر عمل کرنے کا حکم کرے اور اندرونی بیرونی برائیوں
سے منع کرے پھر اپنے کنبے اور گھر والوں کیطرف
بڑھے اور انہیں بھلائی کا حکم کرے اور برائی سے
روکے پھر اپنے پڑوسیوں کیطرف بڑھے اور علی ہذا القیاس
(اپنا اثر بڑھاتا جاوے) معروف سے مراد منفعت
ہے جو دین اور دنیا دونوں امروں پر شامل ہے اور
منکر سے مراد ضرر ہے خواہ دینی ہو یا دنیوی اسی لیے
حدیث شریف میں آیا ہے جو دنیا میں بھلائی والے
ہیں وہ آخرت میں بھی بھلائی والے ہیں اور یہ دونوں
شاخیں (امر معروف و نہی منکر) ہر مسلمان پر فرض ہیں
تو مومن کا فرض ہے کہ اگر کوئی ناروا کام دیکھے تو حتی
المقدور اسے اپنے ہاتھ سے روکے اگر اسکی طاقت
ہو تو زبان سے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے اور یہ
ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے یہ وہ تعلیم ہے جو ہمیں اپنے
عظیم الشان نبی صلعم نے دی ہے بہت سے ائمہ دین نے
فرمایا ہے کہ برائی کو ہاتھ سے روکنا امرا کا کام ہے
اور زبان سے علما کا اور دل سے عام لوگوں کا اور
افراد قوم میں سے ہر ہر فرد کا فرض ہے کہ امر معروف
اور نہی منکر کرنے والے کی ہمراہی کرے تاکہ سب اہم

اَلْکُلُّ اَجْمَعُوْا اَنَّہٗ عَلٰی مَرْتَبَتَیِ الْاَمْرِ وَالنَّہْیِ الْمَذْکُوْرَیْنِ عَمَلًا بِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی (وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی) فَیَجِبُ عَلٰی مَنْ یَّاْمُرُ وَیَنْہٰی اَنْ لَّا یَنْسٰی نَفْسَہٗ فَیَصِیْرُ ھَدَفًا لِّسِہَامِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی (اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ) وَالْھَمْزَۃُ مِنْ اَتَاْمُرُوْنَ ھِیَ لِلتَّوْبِیْخِ وَھُنَا سِرٌّ اٰخَرُ یَجِبُ عَلَی الْاُمَّۃِ نَصْرُ الْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ النَّاھِیْ عَنِ الْمُنْکَرِ مِنْ دُوْنِ تَجَسُّسٍ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُ الْجَاھِلُ لَہٗ اَنْتَ کَذَا وَکَذَا فَلِمَ تَاْمُرُ بِکَذَا اَوْ تَنْہٰی عَنْ کَذَا وَھٰذَا مِنْ دَسَائِسِ الشَّیْطَانِ بَلْ عَلَیْہِ اَنْ یَّقِفَ مَعَ الْحَقِّ وَیُعِیْنَ اَھْلَہٗ وَعَلَی الْاٰمِرِ اَنْ یَّتَحَقَّقَ بِمُوَافَقَۃِ الْحَقِّ وَبِالْمُبَاعَدَۃِ عَنْ ضِدِّہٖ وَکُلٌّ یُّؤَدِّیْ مَا عَلَیْہِ وَبِالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّہْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ الْحَیٰوۃُ الطَّیِّبَۃُ لِلْاُمَّۃِ لِاَنَّہٗ لَا یَکْمُلُ نِظَامُ الرَّاحَۃِ لِلْعَامَّۃِ اِلَّا بِہَاتَیْنِ الشُّعْبَتَیْنِ فَھُمَا عِصَامٌ لِمَصَالِحِ الْاُمَّۃِ بِہِمَا یَاْمَنُ الضَّعِیْفُ بَوَائِقَ الْقَوِیِّ وَیَسْلَمُ الْمَظْلُوْمُ مِنْ شَرِّ الظَّالِمِ وَبِہِمَا تَقِفُ النَّاسُ عِنْدَ الْحُدُوْدِ وَتُصَانُ الْمَقَادِیْرُ وَتُحْمَی الْحُرُمَاتُ وَکَوَامِیْسُ الْاُمَّۃِ وَتَعْلُوْ اَحْکَامُ الشَّرْعِ وَیَسْمُوْ مَنَارُ الدِّیْنِ وَیَکْبُرُ شَرَفُ الْاِمَامَۃِ الْکُبْرٰی وَیَجِلُّ مَجْدُ الْخِلَافَۃِ الْعُظْمٰی وَیَعِزُّ الْعُلَمَاءُ وَیُوَقَّرُ الْکُبَرَاءُ وَیَاْمَنُ الضُّعَفَاءُ۔

اور نہی مذکور کی خوبی میں مددگار (اور خداوند تعالےٰ کے اس فرمان پر عمل کرنے والے ہوں (نیکی اور پرہیزگاری پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو) اور امر معروف و نہی عن المنکر کرنے والے کا فرض ہے کہ اپنے نفس کو بھول کر اس آیت کے تیروں کا نشانہ بنجائے جو خدا تعالےٰ کا فرمان ہے (تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپکو بھولجاتے ہو) اتامرون میں ہمزہ توبیخ (اور ڈانٹنے) کے لیے ہے یہاں ایک اور راز ہے وہ یہ ہے کہ نیکی کا حکم کرنیوالے اور برائی سے روکنیوالے کی امداد قوم پر فرض ہے بدون اسکے کہ اس (واعظ) کے بارہ میں کسی قسم کا تجسس کریں اس صورت میں جاہل اسے کہیگا کہ تو ایسا اور ویسا ہے پھر کیوں یوں اور یاں حکم کرتا ہے اور فلاں فلاں بات سے منع کرتا ہے یہ شیطان کے پوشیدہ مکروں سے ہے بلکہ اسکا فرض ہے کہ حق کے ہمراہ کھڑا ہو جائے اور حق والوں کی مدد کرے اور امر کرنیوالے پر لازم ہے کہ حق کی موافقت کرے اور اس کی ضد سے دور رہ کر نمونہ بنجاوے اور ہر ایک عامی اور واعظ ۔ ۔ ۔ اپنا اپنا فرض ادا کرے اور امر معروف و نہی عن المنکر میں قوم کے لیے پاکیزہ زندگانی ہے کیونکہ عوام کے آرام کا انتظام ان دونوں شعبوں کے بغیر نہیں ہو سکتا یہ دونوں قوم کی مصلحتوں کا سر رشتہ ہیں انہیں کی طفیل زیردست زبردست کے تعدی و دست درازی سے مامون ہوتا اور مظلوم ظالم کے شر سے بچتا ہے اور انہیں دونوں کی بدولت لوگ حدوں پر ٹھیرتے اور حفظ مراتب ہوتا ہے لوگوں کے ننگ و ناموس محفوظ رہتے ہیں شریعت کے احکام بلند دین کی شان اور ... کا نشان

وَتَطِيبُ قُلُوبُ الْأَغْنِيَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَقَدْ
رَوَى سَيِّدُنَا عَلِيٌّ الْإِمَامُ الْكَرَّارُ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ سَيِّدِ الْمَخْلُوقِينَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (لَنْ تُقَدَّسَ
أُمَّةٌ لَا يُؤْخَذُ فِيهَا لِلضَّعِيفِ حَقُّهُ مِنَ
الْقَوِيِّ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ وَهٰذَا لَا يَكُونُ إِلَّا بِالْأَمْرِ
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ تَعَالٰى
(اَلَّذِيْنَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ) فَقَدْ أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَتَبَارَكَ مِمَّنْ يُمَكِّنُهُمْ فِي الْأَرْضِ وَيُوَلِّيهِمْ
أَمْرَ الْخَلْقِ إِقَامَةَ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءَ الزَّكٰوةِ
وَالْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
بِهٰذِهِ الْأَوْصَافِ الْحَمِيدَةِ تَدُومُ
مُكْنَتُهُمْ وَتَعْظُمُ شَوْكَتُهُمْ وَتَنْمُو قُدْرَتُهُمْ
وَبِالْإِنْفِكَاكِ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ عَنْ هٰذِهِ
الْأَوْصَافِ ضِدُّ الْمُكْنَةِ كَالْوَهْنِ وَالْعَجْزِ
وَفِي هٰذَا بَلَاغٌ۔

وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةَ عَشْرَةَ
الْعَدْلُ وَهُوَ ضِدُّ الظُّلْمِ وَمَعْنَاهُ
إِعْطَاءُ كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَإِيضَاحُ ذٰلِكَ
الْحُكْمُ بِالْحَقِّ وَوَضْعُ الْحُقُوقِ مَوَاضِعَهَا
أَيْ لَا يَبْخَسُ أَحَدًا مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا وَ
لِلْعَدْلِ مَعْنًى لَفْظِيٌّ وَهُوَ الْوَسَطُ
بَيْنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فَالشَّهَادَةُ

دولتمندوں اور مسکینوں کے دل پاک ہوتے ہیں ہمارے
سردار علی امام کرار اپنے چچا زاد بھائی سید مخلوق رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ
نے فرمایا کوئی امت پاک نہیں ہوتی جب تک اس میں
بے کھٹکے زبردست سے زیردست کا حق نہ لیا جاوے اور
یہ بغیر امر معروف اور نہی عن المنکر کے حاصل نہیں ہو سکتا
خدا پاک نے فرمایا وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم اُن کو زمین میں
قدرت دیں تو وہ نماز قائم کریں زکوۃ دیں بھلائی کا
حکم کریں بُرائی سے روکیں، جنہیں خداوند تبارک و
تعالے دنیا میں مکنت دے اور خلقت کے اُمور کا والی بنائے
اُنسے وہ یہ چاہتا ہے کہ نمازیں قائم کریں زکوۃ دیں
نیکی کا حکم کریں برائی سے روکیں ان ہی پسندیدہ
صفات کی طفیل اُنکی مکنت ہمیشہ رہیگی اُنکی شان و شوکت
بڑھیگی قدرت زیادہ ہوگی اور ان صفات سے علیحدہ
ہونیسے خدانخواستہ سستی عاجزی وغیرہ صفات
مذموم ترقی پکڑیں گی الحاصل
یہ جو کہا گیا، اُس میں
کفایت ہے

سولھویں شاخ انصاف ہے یہ ضد ہے ظلم
کی اسکے معنے ہیں ہر حقدار کو حق دینا اور اس کی
توضیح یہ ہے کہ حق کے مطابق فیصلہ کرنا اور حقوق
کو اپنی اپنی جگہ پر رکھنا یعنے کسی کے حق میں کچھ بھی
کمی نہ کرے عدل کے ایک معنی تو لفظی ہیں یعنے
زیادتی اور نقصان کے درمیان درمیان رہنا سو شہادت
بھی عدالت

لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْعَدَالَةِ وَهِيَ أَنْ لَا يَمِيلَ
بِهَا الشَّاهِدُ إِلَى جَانِبٍ دُونَ آخَرَ وَ
ضِدُّهَا الزُّورُ وَهُوَ الَّذِي يَمِيلُ بِصَاحِبِهِ
عَنِ الْوَسَطِ وَالْمِيزَانُ الْعَدْلُ الَّذِي يَكُونُ
لِسَانُهُ فِي وَسَطِ الْقَبَّةِ وَقَدِ اسْتَعْبَدَ
اللّٰهُ الْخَلْقَ بِذٰلِكَ أَيْ بِأَنْ يَكُونُوا
قَائِمِينَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ مَخْلُوقَاتِهِ فِي
شَهَادَتِهِمْ لِلّٰهِ وَلِلْخَلْقِ بِالْقِسْطِ فَيُعْطُوا
اللّٰهَ حَقَّهُ وَهُوَ مَعْنَى الرُّبُوبِيَّةِ وَالْخَلْقَ
حَقَّهُمْ وَهُوَ الْعُبُودِيَّةُ فَمَنْ أَضَافَ إِلَى
الْمَخْلُوقَاتِ شَيْئًا مِّنْ مَعَانِي الرُّبُوبِيَّةِ أَوْ
إِلَى الرُّبُوبِيَّةِ شَيْئًا مِّنْ مَعَانِي الْعُبُودِيَّةِ
فَقَدْ ظَلَمَ وَانْحَرَفَ عَنِ الْعَدَالَةِ إِلَى الظُّلْمِ
(إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ) وَمَتَى أَسْقَطَ
الرَّجُلُ عَنْ نَفْسِهِ اسْمَ الْعَدَالَةِ فَقَدْ سُمِّيَ
بِاسْمِ الظُّلْمِ لِأَنَّهُ وَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَحَلِّهِ
وَمِنَ الْعَدْلِ إِعْطَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ حَقَّهُ وَهُوَ أَنْ يُتَّبَعَ وَيُطَاعَ وَيُنْظَرَ
بِعَيْنِ التَّوْقِيرِ وَالْإِجْلَالِ وَالْإِعْظَامِ
تَرَاهُ فِي الْمَرْتَبَةِ الَّتِي جَعَلَهُ اللّٰهُ فِيهَا وَ
هَيْهَاتَ مِنْ أَيْنَ لَنَا ذٰلِكَ وَقَدْ قَرَنَ
اللّٰهُ اسْمَهُ مَعَ اسْمِهِ وَقَالَ (وَلَا تَرْفَعُوا
أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا
لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ
تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ)

کے بغیر نہیں ہوسکتی یعنے گواہ اس میں ایک جانب سے دوسری
طرف نہ جھکے اس کی ضد زور (جھوٹی گواہی) ہے اور زور
یہ ہے کہ اس کا صاحب میانہ روی سے جھک جاوے
اور میزان عدل اس ترازو کو کہتے ہیں جس کا زبانہ
ڈنڈی کے درمیان ہو اور خدا تعالے نے خلقت کو اس
(عدل و انصاف) کا تعبدی حکم دیا ہے یعنے اللہ اور اسکی
مخلوقات کے درمیان انصاف کے ساتھ کھڑے رہیں
اللہ کے حق اور مخلوق کے حق میں انصاف کی گواہی دیں
سو اللہ کو اسکا حق دیں یعنے ربوبیت اور مخلوق کو
اسکا حق دیں یعنے بندگی تو جسنے مخلوقات کیطرف صفات
ربوبیت میں سے کوئی صفت منسوب کی یا جناب ربوبیت
کیطرف اوصاف عبودیت میں سے کوئی صفت منسوب
کی تو واقعی اسنے ظلم کیا انصاف سے ظلم کیطرف انحراف
کیا (بیشک شرک بڑا ظلم ہے) جب کسینے اپنے آپ سے
اسم عدالت (کا مصداق) کھو دیا وہ ظلم کے نام سے
نامزد ہو گیا کیونکہ ظلم کا معنے ہے چیز کو اسکے غیر محل میں
رکھنا اور منجملہ عدل کی ہے نبی صلعم کو انکا حق دینا اور
وہ یہ ہے کہ آپکی پیروی اور اطاعت کیجاوے اور توقیر
اور عزت اور تعظیم کی نگہ سے آپکی طرف نظر کیجاوے اور
جو قدر و منزلت اللہ تعالے نے آپ کو عطا کی ہے اسی
مرتبہ میں ہم آپکو دیکھیں او ہو کہاں ہم اور کہاں آپکا
مرتبہ آپ کے علو مکان کی تو یہ شان ہے کہ اللہ تعالے
نے آپکے نام نامی کو اپنے پاک نام کے قرین کیا ہے اور
فرمایا ہے (تم لوگ نبی کی آواز پر اپنی آوازیں بلند
نہ کرو اور نہ اس طرح کی اونچی بات اس سے کرو جیسا تم آپس میں

فَالَّذِي رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَهُ عِنْدَهُ حَتّٰى تُحْبَطَ اَعْمَالُ الْاِسْلَامِ مِنْ اَجْلِ رَفْعِ الصَّوْتِ عِنْدَهُ لَقَدْ جَلَّ قَدْرًا وَّعَظُمَ مَقَامًا وَّعَزَّ رُتْبَةً وَّمَنْزِلَةً وَمِنْ رَّفْعِ الصَّوْتِ رَفْعُ الْاٰرَاءِ عَلٰی سُنَّتِهٖ وَالتَّهَاوُنُ بِكَلَامِهٖ فَالْاَدَبُ مُلْزِمٌ بِحِفْظِ سُنَّتِهِ الْمُطَهَّرَةِ كَمَا يُحْفَظُ شَخْصُهُ الشَّرِيْفُ الْاَطْهَرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنَ الْعَدْلِ فِيْ حَقِّهٖ كَثْرَةُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ وَالْاِيْثَارُ لَهٗ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْقِيَامُ بِنَصْرِ اَمْرِهٖ وَاِعْزَازُ شَانِ شَرِيْعَتِهٖ وَالْمَحَبَّةُ لِاٰلِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَلِاَصْحَابِهٖ وَخُدَّامِ شَرِيْعَتِهٖ وَلِلْمُسْتَمْسِكِيْنَ بِسُنَّتِهِ الْمُتَاَدِّبِيْنَ بِاٰدَابِهٖ فِي الْاَقْوَالِ وَالْاَفْعَالِ الذَّابِّيْنَ عَمَّا جَاءَ بِهِ الْمُرْغِمِيْنَ لِاَهْلِ الزَّيْغِ وَالْاِلْحَادِ اُولِي الرَّاْيِ الْمُؤَدِّيْ اِلَى الْاِنْحِرَافِ وَالْفَسَادِ وَمِنَ الْعَدْلِ فِيْ حَقِّهِ الْحُكْمُ بِمَا جَاءَ بِهٖ فَقَدْ وَفَتْ شَرِيْعَتُهُ الطَّاهِرَةُ الْاٰدَمِيَّةَ حَقَّهَا وَلَمْ تَبْخَسْ شَيْئًا مِّنْ اَشْيَاءِ النَّاسِ بَلْ وَلَمْ تَهْضِمْ حَقَّ ذَرَّةٍ مِّنَ الذَّرَّاتِ وَقَدْ اَلْزَمَتِ الْمَرْءَ بِاَنْ يَّكُوْنَ مَعَ النَّاسِ كَاَسْنَانِ الْمُشْطِ لَا يَزْحَمُ مِنْهُمْ اَحَدٌ عَلَى الْاٰخَرِ فِي الْحُقُوْقِ فَكُلٌّ بِنَظَرِ الْوِقَايَةِ مَلْحُوْظٌ وَّكُلُّ حَقٍّ لَهٗ مَصُوْنٌ وَّمَحْفُوْظٌ لَا يُظْلَمُ وَلَا يُحْقَرُ وَلَا يُهَانُ بِحَقٍّ مَّهْضُوْمٍ وَّكُلٌّ لَّهٗ فِيْ قِسْطِ الشَّرْعِ الْاَطْهَرِ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ

سو جس انسان کا خداوند تعالے نے اسقدر رتبہ بلند کیا ہے کہ اسلام کے سب عمل اُسکے سامنے آواز بلند کرنے کی وجہ سے زائل ہو جاتے ہیں تو واقعی اسکی قدر و منزلت اور اس کا رتبہ و مقام نہایت عزت و عظمت و جلالت کو پہنچا ہوا ہے اور یہ بھی رفع صوت کی قسم ہے کہ آراے رجال کو آپکی سنت مطہرہ پر بڑھا دیا جاوے اور آپکے کلام پاک کی قدر نہ کیجاوے ادب کا لازمی تقاضا ہے کہ آپکی سنت کو بھی اس نگہ سے دیکھا جائے جس نگہ سے آپکا جسم مبارک دیکھا جاتا ہے آپ پر اللہ کی رحمتیں اور سلام ہوں اور منجملہ عدل کے آپکے حق میں یہ ہے کہ آپ پہ کثرت سے سلام اور درود پڑھا جائے اور سوائے خدا تعالے کے ہر چیز سے آپ کو مقدم کیا جاوے اور آپ کے حکم کی مدد میں کھڑا ہونا اور آپکی شریعت کی عزت کرنا اور آپ کے آل اولاد اصحاب اور خادمان شریعت سے محبت کرنا اور اُن لوگوں سے بالفت پیش آنا جو آپکی سنت پر کاربند اور قول فعل میں آپ کے آداب سے متادب ہوں جو چیز آپ اللہ کیطرف سے لائے ہیں اُس سے مخالفین کے حملوں کی مدافعت کریں کج رو ملحدوں کو خوار کرنے والے اور مفسدوں کو تباہ کرنے والے ہوں اور منجملہ عدل کے آپ کے حق میں یہ بھی ہے کہ جو کچھ آپ اللہ کیطرف سے، لائے ہیں اسکے مطابق فیصلہ کیا جائے کیونکہ آپکی شریعت پاک نے نوع انسان کو اسکے تمام حقوق پورے پورے دیدیے ہیں اور لوگوں کی مفید چیزوں میں سے کسی چیز میں کمی نہیں کی بلکہ ذات عالم میں سے کسی ذرہ کی حق تلفی نہیں کی اور آدمی پر یہ لازم

نَمَنْ وَفَّى الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقَّهٗ عَلٰى هٰذَا الْمِنْوَالِ فِي الْاَقْوَالِ وَ
الْاَفْعَالِ فَقَدْ قَامَ بِالْعَدْلِ الَّذِيْ
يُنَجِّيْهِ غَدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَصُوْنُهٗ مِنْ
مُوْجِبَاتِ الْخِزْيِ وَالنَّدَامَةِ وَمِنَ الْعَدْلِ
اَيْضًا الْعَدْلُ بِالنَّفْسِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ
وَالْجَارِ وَالْاَرْحَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَجَمِيْعِ
الْاٰدَمِيِّيْنَ وَذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَاَصْنَافِ
الْحَادِثَاتِ فِي الْكَائِنَاتِ يَقِفُ مَعَ
كُلِّ ذَرَّةٍ مَخْلُوْقَةٍ بِمَا يَلِيْقُ لَهَا مِنْ حِكَمِ
الصُّنْعِ وَسِرِّ الْوَضْعِ وَمِنَ الْعَدْلِ اَنْ
يُبْصِرَ بِعَيْنِ الْاِنْصَافِ مَا عَلَيْهِ كَمَا
يُبْصِرُ مَا لَهٗ فَلَا يُكَلِّفُ اَحَدًا مَا لَمْ يَكُنْ
يَرْضٰى بِهٖ اَنْ يُكَلَّفَ بِهٖ بَلْ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى
اَحَدٍ مِّنْ صُنُوْفِ الْمَخْلُوْقِيْنَ نَظْرَةً لَمْ
يُرِدْ اَنْ يَنْظُرَ بِمِثْلِهَا مِنْ غَيْرِهٖ وَعَكْسُ
ذٰلِكَ ظُلْمٌ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ وَ
مِنَ الْعَدْلِ التَّاَنِّيْ عِنْدَ تَلَاطُمِ الشُّبُهَاتِ
فِي الشُّئُوْنِ فَفِي الْخَبَرِ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ
بِالشُّبُهَاتِ وَفِيْ كَلَامِ الْاِمَامِ الرِّفَاعِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَبُّ الشُّبْهَةِ يَتَطَرَّقُ
الشُّبْهَةَ وَالْخَيْرُ لَا يَظُنُّ اِلَّا خَيْرًا وَمَنْ
لَمْ يَدْرَءِ الْحَدَّ بِالشُّبْهَةِ فَمَنْ دُوْنَهٗ
يُقِيْمُ الْحَدَّ بِالشُّبْهَةِ وَحِيْنَئِذٍ يَكُوْنُ
مُخَالِفًا لِلْاَمْرِ بِالْعَدْلِ لِلنَّبِيِّ الْعَادِلِ صَلَّى اللّٰهُ

سو جس شخص نے اقوال و افعال میں اس طریق پر آنحضرت
صلعم کا حق ادا کیا واقعی اس نے عدل کا داد دیا جو اسے
کل قیامت کے دن نجات دیگا اور خواری اور ندامت
کے بواعث سے اُسے محفوظ رکھیگا اور منجملہ اقسام عدل
کے یہ بھی ہے کہ اپنے نفس اہل اولاد پڑوسیوں قرابت
والوں مسلمانوں تمام انسانوں وجود کے سارے
ذرات اور جہان مینا کی کائنات کے تمام اقسام سے
عدل اور انصاف سے پیش آنا چاہئے انسان پیدا وار
کے ہر ذرہ کے ساتھ ٹھہر کر اُسکی حال کے مناسب کاریگری
کی حکمتیں اور قدرت کے راز اس میں رکھے ہوئے ہیں
اُن پر مطلع ہوا اور منجملہ عدل کے یہ بھی ہے کہ انسان اپنے
عیوب کو انصاف کی نظر سے اسی طرح دیکھے جسطرح اپنی
خوبیوں کو دیکھتا ہے سو کسی کو ایسی تکلیف نہ دے جسے خود
برداشت کرنا پسند نہیں کرتا بلکہ اصناف مخلوق الٰہی
میں سے کسی کی طرف ایسی طرح کی نگہ بھی نہ کرے جو وہ
پسند نہیں کرتا کہ کوئی اُسکی طرف اُس قسم کی نگاہ سے
دیکھے اور عکس اُسکا ظلم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار
نہیں ہے اور منجملہ اقسام عدل کے ہے واقعات میں
شبہات کے موجزن ہونے کے وقت تامل سے کام لینا
حدیث شریف میں ہے مشتبہات سے حدوں کو ٹلاؤ
امام رفاعی رضی اللہ عنہ کے کلام میں ہے جو خود مشتبہ ہو وہ شبہ کی
راہ پر چلتا ہے اور نیک آدمی کا گمان ہمیشہ نیک ہی
ہوتا ہے سو جو شخص حد کو شبہ سے نہ ٹالے ضرور وہ شبہ
کے ساتھ حد قائم کریگا تو اُسوقت وہ مخالف ہوگا اُس نبی
عادل کا جو عدل کے ساتھ حکم کرنے والے ہیں اپنا اور اُنکی

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاللهُ تَعَالَى قَالَ (فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ) -

وَالشُّعْبَةُ السَّابِعَةَ عَشْرَةَ الْأَمَانَةُ وَهِيَ ضِدُّ الْخِيَانَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَى الْإِيمَانَ عَمَّنْ لَمْ يَكُنْ بِأَمِينٍ فَقَالَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كُلُّ خَلَّةٍ يُطْبَعُ عَلَيْهَا الْمُؤْمِنُ إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكِذْبَ فِي الْأَمَانَةِ قَدْرُهَا عَظِيمٌ وَهِيَ مِنْ أَشْرَفِ الْأَخْلَاقِ الَّتِي يَتَّصِفُ بِهَا أَهْلُ الْهِمَمِ وَأَرْبَابُ الْمُرُوَّاتِ يُؤَدِّي الرَّجُلُ الْمُتَّصِفُ بِهَا الشَّيْءَ الَّذِي اؤْتُمِنَ عَلَيْهِ وَاسْتُودِعَهُ وَهِيَ عَلَى ضُرُوبٍ مِنْهَا أَمَانَةُ اللهِ وَأَمَانَةُ الرَّسُولِ وَأَمَانَةُ الْخَلْقِ قَالَ اللهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللهَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ) وَمَعْنَى الْآيَةِ الْكَرِيمَةِ لَا تَخُونُوا اللهَ فِيمَا ائْتَمَنَكُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَلَا تَخُونُوا الرَّسُولَ فِيمَا ائْتَمَنَكُمْ عَلَيْهِ مِنَ الدِّينِ وَبَلَّغَكُمْ إِيَّاهُ مِنَ الْأَحْكَامِ وَلَا تَخُونُوا بَعْضَكُمْ فِيمَا اؤْتُمِنْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ كَلَامٍ أَوْ مَالٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَقَدْ أَمَرَ اللهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِعَدَمِ الْمُظَاهَرَةِ وَالْإِعَانَةِ لِلْخَائِنِينَ فَقَالَ سُبْحَانَهُ

آل پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو اور خدا تعالے نے فرمادیا ہے جو لوگ رسول کے امر کی مخالفت کرتے ہیں اسبات سے ڈرنا چاہیے کہ اُنپر کوئی آفت آوے یا انکو کوئی دردناک عذاب پہنچے

سترھویں شاخ امانت ہے یہ خیانت کی ضد ہے اور رسول اللہ صلعم نے ایمان کی نفی کی ہے اس شخص سے جو امانتدار نہیں فرمایا جس شخص میں (صفت) امانت نہیں وہ ایماندار نہیں اور فرمایا ہر عادت پر مومن کی سرشت ہوسکتی ہے مگر خیانت اور جھوٹ امانت کا بڑا درجہ ہے اور یہ اُن بزرگترین اخلاق میں سے ہے جن سے اہل ہمت اور صاحب مروت اشخاص متصف ہوتے ہیں جس شخص میں یہ صفت ہو وہ اُس چیز کو جسپر وہ امین بنایا جاوے اور اس کے پاس امانت رکھی جائے پوری پوری ادا کرتا ہے اور اُسکی کئی قسمیں ہیں (۱) اللہ کی امانت (۲) رسول کی امانت (۳) مخلوق کی امانت خدا پاک نے فرمایا ہے مسلمانو خدا اور رسول کی خیانت مت کرو اور اپنی امانتوں میں جان بوجھ کر خیانت نہ کیا کرو (اس آیت شریف کے معنے یہ ہیں کہ جن باتوں پر خدا تعالے نے تمہیں امین بنایا یعنے امر و نہی (وغیرہ) اُن میں اُسکی خیانت مت کرو اور نہ رسول کی خیانت کرو دین کے اُن احکام میں جنپر اُس نے تمہیں امین بنایا اور تمہارے پاس خدا تعالیٰ کیطرف سے پہنچائے اور نہ تمہیں ایک دوسرے کی خیانت کرو اس کلام یا مال وغیرہ میں جسپر تم امین بنائے گئے بیشک خدا تعالے اور رسول صلعم نے حکم دیا ہے کہ خیانتی لوگوں کی مدد اور اعانت نہ کرو چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالے نے فرمایا

وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا) وَقَدْ نَفَى
الشَّارِعُ الْاَمِيْنُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
الْاِيْمَانَ عَنِ الْخَآئِنِ وَالْكَذَّابِ بِنَصِّ
الْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ الَّذِىْ تَقَدَّمَ فَاَمَانَةُ
النَّاسِ مَعَ بَعْضِهِمْ هِىَ الْوَدَآئِعُ فِى الْاَمْوَالِ
وَالْاَهْلِيْنَ وَالْاَسْرَارِ وَمِنْهَا حِفْظُ
الْحُقُوْقِ وَالْمَقَادِيْرِ فِى الْغَيْبَةِ وَالْحُضُوْرِ
وَاِنَّ مِنْ صِفَةِ الْمُنَافِقِ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ
فَمَنِ اتَّصَفَ بِالْاَمَانَةِ تَقِفُ عِنْدَ
حُدُوْدِ اللّٰهِ فَلَا يَنْقُضُ عَهْدًا وَّلَا يَهْدِمُ
لِلْاَمْرِ وَالنَّهْىِ رُكْنًا وَّيَصُوْنُ كُلَّ فَرْدٍ مِّنْ
اَفْرَادِ خَلْقِ اللّٰهِ اِعْظَامًا لِّجَلَالِ اللّٰهِ وَ
يَحْفَظُ حُقُوْقَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِىْ دِيْنِهٖ وَشَرِيْعَتِهِ الْمُطَهَّرَةِ وَذُرِّيَّتِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَخُلَفَآئِهِ الْكِرَامِ عَلٰى تَوَالِى
الْاَجْيَالِ وَالْاَيَّامِ وَيَصُوْنُ مَقَادِيْرَ اُمَّتِهِ
الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ وَعَلَى الْمَرْءِ اَنْ لَّا
يَخُوْنَ نَفْسَهٗ بِاِضَاعَةِ حُقُوْقِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَتٰى كَمُلَ لَهُ
الْاِتِّصَافُ بِالْاَمَانَةِ الشَّرْعِيَّةِ اَغْنٰى
اَمِنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَوَآئِقَهٗ كَانَ مُؤْمِنًا
اَمِيْنًا مُّتَحَلِّيًا بِاَشْرَفِ شُعْبَةٍ مِّنْ شُعَبِ
الْاِيْمَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَّجِئُ يَوْمَ الْعَرْضِ عَلَى
اللّٰهِ اَمِيْنًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَالْمُوَفِّقُ اللّٰهُ۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّامِنَةَ عَشَرَ الصِّدْقُ

(خیانتی لوگوں کیطرف سے جھگڑنے والا نہ بن اور شارع
امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیانتی اور جھوٹے کو بے
ایمان ٹھہرایا ہے جیسا کہ گذشتہ حدیث شریف سے
معلوم ہو چکا ہے آپس میں امانت یہی مالی خانگی و دیگر
اور راز و امانتیں ہیں اور غیبت اور حضور میں حقوق
و مراتب کا پاس رکھنا یہ بھی منجملہ امانت کے ہے بیانفو
کی صفت ہے جب اُسکو پاس کوئی امانت رکھی جائے
تو اسمیں خیانت کرے جس شخص میں امانت کی صفت ہو
وہ خدا کی حدوں پر ٹھہر جاتا ہے نہ عہد شکنی کرتا ہے
نہ ہی کسی امر یا نہی کے کسی رکن کو گراتا ہے اور خداوند
تعالیٰ کی جاہ و جلال کی عظمت کو مد نظر رکھ کر خلق اللہ
کے افراد میں سے ہر فرد کی حفاظت کرتا ہے اور رسول
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق آپ کے دین شریعت پاک
اولاد، اصحاب، خلفائے کرام کے متعلق ہر مجلس میں
ہمیشہ پورے طور پر نگہ رکھتا ہے اور امت میں سے ہر
چھوٹے بڑے کا مرتبہ ملحوظ رکھتا ہے اور یہ بھی انسان
کا فرض ہے کہ خدا اور رسول صلعم کے حقوق ضائع کر کے
اپنے نفس کی خیانت نہ کرے اور جب انسان امانت شرعیہ
سے متصف ہو جائے یعنے لوگ اُسکے آفات سے بے
خوف ہو جائیں تو وہ مومن امین یعنے ایمان کے بزرگترین
فروع سے مزین اور آراستہ ہوگا اور انشاء اللہ تم
قیامت کے دن خداوند تعالےٰ کے روبرو امین ہو کر
پیش ہوگا اور اللہ تعالےٰ ہی توفیق دینے
والا ہے۔

اٹھارھویں شاخ سچائی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ)
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزَالُ
الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى
يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا (الحَدِيْث) وَ
مِنْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذُوْبًا
قَالَ لَا وَالصِّدْقُ هُوَ ضِدُّ الْكِذْبِ فَهُوَ
الْحَقُّ وَالْكِذْبُ هُوَ الْبَاطِلُ فَالصَّادِقُ
فِيْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ عَلٰى حَالٍ مَا اتَّصَفَ
بِهٖ قَلْبُهٗ وَقَدْ سَاَلَ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
رَبَّهٗ تَعَالٰى فَقَالَ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ
فَالصَّادِقُ الْحَقِيْقِيُّ هُوَ الَّذِيْ عَرِيَ مِنَ
النِّفَاقِ وَطَهُرَ مِنْهُ فَلَمْ يَبْقَ فِيْهِ مِنْهُ
شَيْءٌ لِاسْتِوَآءِ ظَاهِرِهٖ وَبَاطِنِهٖ وَالْمُنَافِقُ
عَكْسُهٗ لَمْ يَبْقَ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنَ الْحَقِّ لِاخْتِلَافِ
ظَاهِرِهٖ وَبَاطِنِهٖ وَلْيَتَدَبَّرْ فَاِنَّ مِنْ شَرْطِ
النَّبِيِّ الصِّدْقُ وَالْعِصْمَةُ مِنَ الْكِذْبِ
فَلَوْلَا صِدْقُ الْاَنْبِيَآءِ مَا ظَهَرَ لَهُمْ بُرْهَانُ
نُبُوَّةٍ وَلِذٰلِكَ عُدَّتْ اٰخِرُ دَرَجَاتِ
الصِّدِّيْقِيْنَ اَوَّلُ دَرَجَاتِ الْاَنْبِيَآءِ وَ
الْكَذَّابُ لَا يَكُوْنُ اَمِيْنًا وَّلَا صِدِّيْقًا فَاِنَّ
الْكِذْبَ دَرَجَتُهُ الْخِيَانَةُ فَمَتٰى ارْتَفَعَ
الرَّجُلُ اِلٰى دَرَجَةِ الْكِذْبِ سَقَطَ اِلَى الْخِيَانَةِ
(لَطِيْفَةٌ) اَلْكِذْبُ عَلَى الطِّفْلِ وَالزَّوْجَةِ
فِيْمَا يَطْلُبَانِهٖ مِنْ سَعَةِ الْعَيْشِ الزَّائِدَةِ

خدا تعالےٰ نے فرمایا راست بازونکا ساتھ لو۔ حدیث
شریف میں آیا ہی انسان سچ بولتا۔ سچ کی قصد کرتا ہے
یہانتک کہ اسکا نام خداوند تعالےٰ کے ہاں صدیق
لکھا جاتا ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ سے
سوال کیا گیا کہ کیا مومن جھوٹا بھی ہوتا ہے فرمایا
نہیں اور سچائی جھوٹ کی ضد ہے کیونکہ سچائی حق ہے
اور جھوٹ باطل سو سچا آدمی اپنی باتوں اور کاموں
میں اسی حالت پر ہوتا ہے جسکے ساتھ اُس کا دل
موصوف ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے خداوند
تعالےٰ سے سوال کیا تو کہا کہ خدایا مجھے راست گو
زبان دے۔ سو اصلی راست باز وہ شخص ہے جو
نفاق سے صاف اور پاک ہو اور اس میں نفاق کا
کوئی حصہ باقی نہ رہے اسلیے اُس کا ظاہر باطن یکساں
ہے اور منافق اسکے برعکس ہوتا ہے اسمیں حق کا نام
تک نہیں ہوتا کیونکہ اس کا ظاہر باطن یکساں نہین سمجھنے
کی بات ہے۔ کہ نبیؐ کی شرط ہے صداقت اور جھوٹ سے
معصوم ہونا تو اگر انبیا کی سچائی (مجرب) نہ ہوتی تو انکے
لیے کبھی نبوت کا برہان ظہور پذیر نہ ہوتا اس لیے
راست بازون کا اخروی درجہ نبیون کا پہلا درجہ
شمار کیا گیا ہے جھوٹا آدمی نہ ہی تو امین ہو سکتا ہے
نہ صدّیق کیونکہ جھوٹ خیانت کی کھڑکی ہے جب
جھوٹ کیطرف انسان بڑھتا ہے تو جھٹ خیانت کے
گڑھے میں گر جاتا ہے (لطیفہ یعنے عمدہ بات)
بچے بیوی سے جب وہ زیادہ خوش حال زندگی
کی طلب کریں جھوٹ کہدینا

وَعَلَى الظَّالِمِ لِلْاِسْتِخْلَاصِ مِنْ ظُلْمِهٖ وَعَلَى رَبِّ الدَّيْنِ بِنِيَّةِ الْوَفَاءِ الْجَازِمَةِ وَلِاِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ لَمْ يَعُدَّهُ الْعُلَمَاءُ مِنَ الْكَذِبِ وَمَعَ ذٰلِكَ فَالصِّدْقُ فِيْ كُلِّ الشُّؤُنِ دِيْنُ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا۔

وَالشُّعْبَةُ التَّاسِعَةَ عَشَرَ اَلْوَفَاءُ بِالْعُهُوْدِ وَالْمَوَاعِيْدِ وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَقْسَامٍ اَلْاَوَّلُ فِيْ حَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحَقِّ نَبِيِّهٖ وَدِيْنِهٖ وَالثَّانِيْ فِيْ حَقِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالثَّالِثُ فِيْ حَقِّ غَيْرِهِمْ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ فَالْوَفَاءُ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَلْوُقُوْفُ عِنْدَ حُدُوْدِهٖ وَتَعْظِيْمُ شَعَائِرِهٖ وَاِجْلَالُ دِيْنِهٖ وَاِعْظَامُ شَاْنِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّمَسُّكُ كُلَّ التَّمَسُّكِ بِسُنَّتِهٖ وَالتَّخَلُّقُ بِاَخْلَاقِهٖ وَالْاِنْتِصَارُ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ وَاللِّسَانِ لِاَحْكَامِ شَرِيْعَتِهٖ وَاِعْزَازُ وُلَاةِ اُمُوْرِ الْاُمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ اِعْلَاءً لِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَاِجْلَالًا لِشَاْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالْوَفَاءُ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَهُوَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا وَعَدَ اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ وَعْدًا اَوْ عَاهَدَهٗ عَهْدًا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يُخْلِفَهٗ بِوَجْهٍ اِلَّا عَنْ عُذْرٍ صَحِيْحٍ حَائِلٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْوَفَاءِ وَحِيْنَئِذٍ فَمِنَ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ قَبُوْلُ الْعُذْرِ الْمَقْبُوْلِ وَمِنَ الْعَهْدِ اَنْ لَّا يَغْدِرَ الْمُؤْمِنُ بِمُؤْمِنٍ فَيَظْلِمَهٗ

ظالم سے اسکے ظلم سے نجات پانے کے لیے خلاف کہدینا قرضخواہ سے ادا کرنے کی پختہ نیت کے ساتھ کچھ جھوٹ کہدینا ایسا ہی دو انسانوں کے درمیان صلح کرنیکی غرض سے جھوٹا کہدینا یہ سب ایسے جھوٹ ہیں جنہیں علمار نے جھوٹا قرار نہیں دیا یا ایں ہمہ سب حالات میں

انیسویں شاخ وعدوں اور عہدوں کو وفا کرنا عہد کا پورا کرنا تین قسمیں ہیں پہلی خداوند تعالی کے حق میں اور اسکی دین اور نبی کے حق میں دوسرے جملہ مومنین کے حق میں تیسری غیر مسلمان عام مخلوق کے حق میں سو خدا تعالے کے عہد کی وفا یہ ہے اسکی مقررہ حدوں پر ٹھہرنا اس کی شعائر کی تعظیم کرنا اس کی دین کو بزرگ سمجھنا اسکے نبی صلعم کی شان بڑھانا اور اسکی سنت کے ساتھ پوری طرح تمسک کرنا اور آپکے پاک اخلاق حاصل کرنا اور آپکی شریعت کے احکام کی جان مال۔ اور زبان سے مدد کرنا اور اسکے بعد قوم کے معاملات کے والیوں (حکام) کی عزت کرنا تاکہ خدا کا بول بالا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بزرگ ثابت ہو مومنوں سے وفا کا یہ معنے ہے کہ جب ایک مومن اپنے مومن بھائی سے وعدہ کرلے یا کوعہد کرے تو اسپر لازم ہے کہ کسی طرح اسکا خلاف نہ کرے سوائے اسکے کہ کوئی زبردست عذر اسکے اور وفا کے درمیان حائل ہوجائے سو اس وقت وفا یہ ہے کہ عذر قبول کرلیا جائے اور منجملہ عہد کے ہے کہ مومن کسی مومن کو دھوکا نہ دے جس سے اس کی جان

فِی نَفْسِہٖ اَوْ مَالِہٖ اَوْ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ
الدِّیْنُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَنْ لَّا یُخَادِعَ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَّلَا یَمْكُرَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ
فَمَنِ انْفَكَّ عَنْ هٰذَا الْحُكْمِ وَغَدَرَ
اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ اَوْ ظَلَمَهٗ اَوْ اَرَادَ خِذْلَانَهٗ
فَهُوَ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ وَمِنَ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ
الْاِرْتِبَاطُ بِبَیْعَةِ خَلِیْفَةِ الزَّمَانِ فِیْ
كُلِّ اٰنٍ اَعْنِیْ بِهِ السُّلْطَانَ الَّذِیْ اَجْمَعَ
النَّاسُ عَلٰی تَوْلِیَتِهٖ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ فَمَنْ لَّمْ
یَرْتَبِطْ بِبَیْعَتِهٖ وَیُصَدِّقْ لَهٗ وَیَكُوْنُ نَاصِحًا
لَّهٗ فِیْ دِیْنِهٖ وَنَفْسِهٖ وَمُلْكِهٖ یَكُوْنُ نَاقِضًا
لِّمِیْثَاقِ الْبَیْعَةِ الَّذِیْ اَلْزَمَهُ الشَّرْعُ
الشَّرِیْفُ بِحِفْظِهٖ وَذٰلِكَ خُرُوْجٌ عَنْ
اَحْكَامِ الشَّرْعِ حَمَانَا اللّٰهُ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَمِنَ
الْعَهْدِ قِیَامُ الْعُلَمَاءِ فِیْ كُلِّ زَمَنٍ بِبَیَانِ
حَقَائِقِ الشَّرِیْعَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَاِفَاضَةِ
سِرِّ الْعِلْمِ الدِّیْنِیِّ فِی الْاُمَّةِ فَقَدْ اُخِذَ
عَلَیْهِمُ الْعَهْدُ لَیُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا یَكْتُمُوْنَهٗ
وَلَوْ اُوْذُوْا فِی اللّٰهِ فَذٰلِكَ مِنَ الْوَفَاءِ بِعَهْدِ
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْبِیَاءِ اللّٰهِ اَجْمَعِیْنَ فَكَمَا
اَنَّ الْاَنْبِیَاءَ وَالْمُرْسَلِیْنَ قَدْ كَلَّفَهُمُ اللّٰهُ
تَعَالٰی تَبْلِیْغَ مَا اَمَرَهُمْ بِهٖ اِلَی الْاُمَمِ فَكَذٰلِكَ
وُرَّاثُهُمُ الْعُلَمَاءُ مُكَلَّفُوْنَ بِاِظْهَارِ
الْعِلْمِ وَعَدَمِ كِتْمَانِهٖ وَتَعْلِیْمِهٖ لِلْاُمَّةِ
وَقَوْلِ الْحَقِّ وَنَصْرِ الشَّرْعِ وَاِعْزَازِ اَوَامِرِ

یا اس کے معاملے میں اُسپر ظلم ہو۔ دین نے مسلمانوں پر
واجب ٹھہرایا ہے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو دھوکا
نہ دے اور نہ ہی کوئی کسی دوسرے سے مکر یا فریب کرے
جو شخص اس حکم سے بے قید ہو جاوے اور اپنے مومن
بھائی کو دھوکا دے یا اُسپر ظلم کرے یا اُسکی رسوائی
کا ارادہ کرے وہ منافق ہے وفاء عہد میں یہ بھی داخل
ہے کہ خلیفہ وقت سے ساتھ بیعت کا تعلق ہو خلیفہ
سے مراد وہ بادشاہ ہے جس کی ولایت پر لوگ
ہر وقت میں اتفاق کریں سو جو شخص اُس سے تعلق
بیعت پیدا نہ کرے اور صدق دل سے اُسکا مطیع نہ ہو
کہ ویسے دینی اور اُسکی ذاتی اور ملکی معاملات
میں خیر خواہانہ ارادت رکھتا ہو تاہم کم از کم بیعت کے
عہد کو توڑنے والا ضرور ہوگا جس کی حفاظت شرع
شریف نے لازم ٹھہرائی ہے اور یہ احکام شریعت
سے نکلنا ہے خدا ہمیں اس سے نجات دے اور جملہ
مسلمانوں کو اور منجملہ عہد کے یہ بھی ہے کہ ہر وقت کے
علما شریعت مطہرہ کے حقائق بیان کرنے اور علم دین
کے اسرار کو امت میں پھیلانے کے ساتھ قیام کریں کیونکہ
ان سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ وہ دین کو صاف صاف
لوگوں سے بیان کریں اور اُس کو نہ چھپائیں اگرچہ انہیں
کتنی ہی تکلیفیں خدا کے راستے میں دی جاویں سو یہ خدا
اور اُسکے رسول اور تمام انبیا کے عہد کی وفا ہے اور جس
طرح انبیا اور مرسلین کو خداوند تعالے نے اپنے احکام
لوگوں تک پہنچانے کی تکلیف دی ہے ایسے ہی اُنکے
وارث علما بھی مکلف ہیں کہ علم کو ظاہر کریں اور اُسے

اللهِ وَرَسُولِهٖ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ وَكُلُّ ذٰلِكَ عَهْدُ اللهِ الَّذِيْ عَهِدَ
بِهٖ اِلَى الْاَرْوَاحِ قَبْلَ اِنْتِظَامِهَا بِالْقَوَالِبِ
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ
بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ) فَفِيْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ حِيْنَ
خَلَقَ اللهُ الْاَرْوَاحَ اِسْتَوْدَعَهَا عَهْدَهٗ بِاَنْ
تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَمَتٰى وَحَّدَتْ
اٰمَنَتْ بِهٖ سُبْحَانَهٗ وَبِكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَ
مَلٰٓئِكَتِهٖ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ اللهِ فَقَوْمٌ حَجَبَهُمْ
كَوْنُهُمْ عَنِ الْحَقِّ وَقَوْمٌ غَلَبَتْ شَوَارِقُ
اَرْوَاحِهِمْ عَلٰى حُجُبِ قَوَالِبِهِمْ فَوَقَفُوْا بَعْدَ
الْبُرُوْزِ مَعَ الْحَقِّ وَاٰمَنُوْا بِاللهِ تَعَالٰى وَ
صَدَّقُوْا رُسُلَهٗ وَوَفَوْا لَهٗ بِعَهْدِهٖ فَهُمْ مَعَ
الْحَقِّ لَا مَعَ الْغَرَضِ كُلُّهُمْ كَالْمَطَرِ النَّافِعِ
وَهُدَى اللهِ هُوَ الْهُدٰى وَاَمَّا الْوَفَاءُ فِيْ حَقِّ
غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ كَاَهْلِ الذِّمَّةِ
وَالْمُعَاهِدِيْنَ عَلَى الصُّلْحِ وَالسِّلْمِ فَيَجِبُ لَهُمُ
الْوَفَاءُ بِمَا عُوْهِدُوْا عَلَيْهِ اَوْ صُوْلِحُوْا مِنْ
كُلِّ نَصٍّ اِشْتَمَلَ عَلَيْهِ الْعَهْدُ وَحَرُمَ ظُلْمُهُمْ
وَنَقْضُ الْعَهْدِ الَّذِيْ عُوْهِدُوْا عَلَيْهِ وَ
يَحْرُمُ ظُلْمُ غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ كُلِّهِمْ وَقَدْ اَوْجَبَ
الدِّيْنُ الْمُحَمَّدِيُّ اَنْ لَّا يَظْلِمُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ
وَلَا فِيْ اَمْوَالِهِمْ خُصُوْصًا الْمُسْتَاْمِنَ مِنْهُمْ
فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احکام کی عزت کریں وہ
عہد ہے جو خداوند تعالے نے روحوں سے اُن کے
قالب میں آنے سے پیشتر لیا تھا آنحضرت صلعم نے فرمایا
خداوند تعالے نے روحوں کو جسموں سے پچاس ہزار
سال پہلے پیدا کیا سو عالم امر میں جب خدا تعالے نے
تمام روحوں کو پیدا کیا تو اُنسے یہ عہد لیا کہ وہ گواہی
دیں کہ سوائے اللہ تعالے کے کوئی لائق عبادت کے
نہیں اور جب ارواح نے توحید کی گواہی دی تو سبحانہ
سبحانہ وتعالی پر اُسکی کتابوں اُسکے رسولوں اسکے
فرشتوں پر ایمان لائے اور خدا کا کلمہ پورا ہو گیا
پھر ایک قوم تو ایسی ہے کہ انکو اپنے وجود کے حجاب
نے حق سے محجوب کر دیا اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ
انکے ارواح کے انوار جسمانی پردونپر غالب آگئی سو
(اس عالم میں) ظاہر ہونیکے بعد حق کے ساتھ ٹھیر گئے اور خدا تعالے
پر ایمان لائے اسکے رسولوں کو سچا مانا اور خدا تعالے
کا عہد اس سے پورا کیا سو وہ حق کے ساتھ ہیں غرض
کے ساتھ وہ سب مفید بارش کی طرح ہیں اور خدا کی
ہدایت وہی ہدایت ہے لیکن وفا سوائے مسلمانوں کے
اور لوگوں سے جیسے ذمیوں سے یا اُن لوگوں سے
جنکے ساتھ صلح اور امن عہد کا ہو چکا ہے سو اُن کے
لیے اس عہد کا پورا کرنا واجب ہے جو اُنسے معاہدہ
ہوا یا جس امر پر صلح واقع ہوئی جہاں تک عہدنامے کے
صریح الفاظ سے پتہ لگتا ہو اور اُنپر ظلم کرنا اور
جو عہد اُنسے ہوا ہے اُسکا توڑنا حرام ہے اور تمام غیر
مسلمین پر ظلم کرنا بھی حرام ہے دین محمدی نے واجب

قَتَلَ ذِمِّيًّا وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَنَا اَوْلٰى مَنْ وَفٰى بِذِمَّتِهٖ وَكُلُّهُمْ فِى الْحُقُوْقِ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ لَهُمْ مَا لَنَا وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ يَّتَعَدَّ وَاحُدُوْدَ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

اَلشُّعْبَةُ الْعِشْرُوْنَ كَفُّ الْاَذٰى عَنِ النَّاسِ فَالْكَامِلُ لَا يُؤْذِىْ شَيْئًا مِّنَ الْمَخْلُوْقَاتِ لِاَنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَفَّ اَذَاهُ عَنْ جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ كَانَ كَامِلًا وَّيَجِبُ عَلَى الْعَبْدِ اَنْ لَّا يُؤْذِىَ اللّٰهَ وَلَا رَسُوْلَهٗ وَلَا اَنْبِيَائَهٗ وَاَوْلِيَاءَهٗ وَهُنَالِكَ فَلَا يَنْسِبُ لِذَاتِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَقَدَّسَ مَا لَا يَلِيْقُ بِهٖ مِنْ مُّجَانَسَةِ الْحَادِثَاتِ وَمُشَابَهَةِ الْمَصْنُوْعَاتِ وَيُنَزِّهُهٗ سُبْحَانَهٗ عَمَّا يَسْتَحِيْلُ عَلَيْهِ وَاَنْ لَّا يُؤْذِىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدْمِ شَيْءٍ مِّنْ اَحْكَامِ شَرِيْعَتِهٖ وَلَا بِظُلْمِ اَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِهٖ اَوْ بِاحْتِقَارِ رَجُلٍ مِّنْ ذُرِّيَّتِهٖ وَخُدَّامِ سُنَّتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَنْصَارِهٖ حَيًّا كَانَ اَوْ مَيِّتًا وَاَنْ لَّا يُؤْذِىَ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ وَلَا وَلِيًّا مِّنَ الْاَوْلِيَاءِ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُغْضِبُ اللّٰهَ وَفَاعِلُ ذٰلِكَ يَكُوْنُ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَعَلَى الْمُسْلِمِ اَنْ يَّكُفَّ اَذَاهُ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ

قتل کیا تھا قتل کر ڈالا اور آپنے فرمایا میں ساتھ عہد کے لائق ہوں تمام اُنلوگوں سے جو اپنی ذمہ (عہد) کو پورا کرتے ہیں تمام اہل ذمہ حقوق میں مسلمانوں کے ساتھ برابر ہیں جو امر ہمارے حق میں فائدہ بخش ہے وہ اُنکی حق میں بھی مفید ہے اور جو ہمپر مضر ہے وہ انپر بھی مضر ہے ہاں اگر خدا کی حدود

بیسویں شاخ لوگوں سے ایذا کا روکنا ہے کامل انسان مخلوقات میں سے کسی چیز کو ایذا نہیں دیتا کیونکہ بندہ جب اپنی ضرر کو تمام مخلوقات سے روکے تو وہ کامل انسان ہو جاتا ہے اور انسان پر فرض ہے کہ اسد اور اسکے رسول اور اسکے دیگر انبیا اور اولیا کو ایذا نہ دے اور اسی مقام کے متعلق ہے کہ خدائے تقدس و تعالے کی ذات کیطرف ایسی چیز کو منسوب کرے جو اسکے شان کے شایاں نہیں ہے مثلاً حادثات کی مجانست اور مصنوعات کی مشابہت اور جو امور اسکی ذات پر محال ہیں انسے تنزیہ کرے اور (نیز اس مقام کے متعلق ہے) کہ نبی صلعم کی پاک شریعت کے احکام میں سے کسی حکم کو ڈھا کر اور نہ آپکی اُمت میں سے کسی شخص پر ظلم کرکے یا آپکی اولاد، خادمان سنت اور یاروں مددگاروں میں سے کسی زندے یا مردے کو حقارت کی نگہ سے دیکھ کر آپ کو ایذا نہ دے اور (نیز) یہ کہ انبیا میں سے کسی نبی کو اور اولیاءاللہ میں سے کسی ولی کو ایذا نہ دے کیونکہ یہ امر خداوند تعالے کو غضب میں لاتا ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والا خدا تعالے سے لڑنے والا ہوتا ہے اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنی اذیت مسلمانوں سے روکے کیونکہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے

وَيَدِهٖ وَالْاَذٰى عَلٰى صُنُوْفٍ مِّنْهَا فِى
الْاَمْوَالِ بِالسَّرِقَةِ وَالنَّهْبِ وَالسَّلْبِ وَ
الْحِيْلَةِ وَمِنْهَا بِالسَّبِّ وَالضَّرْبِ وَالْقَهْرِ
وَالْغَمْزِ وَاللَّمْزِ وَالْحَسَدِ وَالْغِلِّ وَالْبَغْضَاۤءِ
وَالْكِبْرِ وَالْفِرْيَةِ وَسُوْۤءِ الظَّنِّ وَقِلَّةِ
الرَّحْمَةِ وَالْقَسْوَةِ وَعَلَى الْمُسْلِمِ اَنْ يَّسْلَمَ
النَّاسُ مِنْ شَرِّ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَجَوَارِحِهٖ
وَاَنْ تَسْلَمَ نَفْسُهٗ مِنْ اَنْ يُّؤْذِيَهَا بِكُفْرَانِ
نِعْمَةِ اللّٰهِ وَالْاِيْذَاۤءِ لِلّٰهِ وَلِخَلْقِ اللّٰهِ وَيُقَالُ
الْبَرُّ لَا يُؤْذِى الذَّرَّ فَمَنْ تَحَقَّقَ بِكَفِّ الْاَذٰى
عَنِ النَّاسِ لَا بُدَّ وَاَنْ يَّكُوْنَ نَافِعًا لِلنَّاسِ
وَخَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ وَشَرُّ النَّاسِ
مَنْ يُّؤْذِى النَّاسَ وَفِى الشَّرْعِ مِنْ عَلَامَاتِ
اَهْلِ النَّارِ اَنْ يَّخَافَ الرَّجُلُ لِشَرِّهٖ وَلَا
بِدْعَ فَمِنْ عَلَامَاتِ اَهْلِ السَّعَادَةِ اِنْ شَاۤءَ
اللّٰهُ اَنْ يُّحِبَّ الرَّجُلُ لِخَيْرِهٖ وَبِرِّهٖ۔

وَالشُّعْبَةُ الْاِحْدٰى وَالْعِشْرُوْنَ
الْبُرُوْرُ وَاَرْفَعُهَا مَنْزِلَةً بِرُّ الْبَارِىْ سُبْحَانَهٗ
وَبِرُّ اَنْبِيَاۤئِهٖ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ثُمَّ
بِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْبِرُّ الْعَامُّ لِكُلِّ ذَرَّةٍ مَّصْنُوْعَةٍ
فَبِرُّ الْبَارِىْ هُوَ الطَّاعَةُ الْخَالِصَةُ لَهٗ
وَبُرُوْرُ الْاَنْبِيَاۤءِ تَعْظِيْمُهُمْ وَتَعْظِيْمُ مَا
جَاۤءُوْا بِهٖ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ اِنْ كَانَا حَيَّيْنِ
الْقِيَامُ بِحَقِّهِمَا طُوْلَ الْحَيٰوةِ وَاَنْ يُّحْسِنَ
اِلَيْهِمَا بِمَالِهٖ وَقَوْلِهٖ وَلَوْ بَرَّهُمَا عَلٰى نَفْسِهٖ

ہیں اور اذیت کی کئی قسمیں ہیں ایک تو اذیت ہے مال میں
یعنے چوری۔ لوٹنا چھیننے۔ حیلہ اور مکر سے مال لے لینا
دوسری گالی مار۔ دباؤ چغل خوری۔ عیب جوی
حسد غل بغض تکبر بہتان بدظنی۔ بے رحمی سخت
دلی وغیرہ سے ایذا دینا اور مسلمان پر لازم ہے
کہ مسلمان اُنکی زبان اور ہاتھ اور دیگر جوارح کی بدی
سے سلامت رہیں اور نیز لازم ہے کہ اُس کا
نفس سلامت رہے اس سے کہ وہ خدا کی نعمتوں کی نا
شکرگذاری کرے اور اللہ اور اُسکی مخلوق کو ضرر دیکر
اپنے آپ کو ایذا دے اور کہا جاتا ہے کہ نیک چیونٹی
کو بھی دکھ نہیں دیتا سو جو لوگوں کو دکھ نہیں دیگا وہ
ضرور ہے کہ لوگوں کے لیئے نفع بخش اور مفید ہوگا لوگوں
میں سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے اور
بُرا وہ ہے جو لوگوں کو ایذا دے اور شرع شریف
دوزخی کی علامات میں سے ایک علامت ہے کہ اُنکی
شرارت کیوجہ سے لوگ اُس سے ڈریں اور یہ کوی تعجب

اکیسویں شاخ نیکی اور خوش سلوکی ہے سب سے
بلند ترر تبے میں خدا تعالے اُسکے نبیوں کے ساتھ نیکی اور
خوش سلوکی ہے پھر والدین کے ساتھ پھر عام لوگوں کے
ساتھ حتی کہ موجودات کے ساتھ ذرہ ذرہ سے سو خدا تعالے
سے خوش سلوکی اُسکی خالص بندگی ہے اور نبیوں سے
نیکی اُنکی اور اُنکی شریعتوں کی تعظیم ہے اور والدین اگر
زندہ ہوں تو اُنکے ساتھ خوش سلوکی مرتے دم تک اُنکی
خدمت کرنا مال سے زبان سے اُنکے ساتھ احسان کرنا او
نہیں اپنی جان بیوی بچوں پر مقدم

وَزَوْجِهٖ وَبَنِيْهِ وَاِنْ كَانَا مُحْتَاجَيْنِ اِلَيْهِ
فِيْ اَمْرِ الدِّيْنِ اَنْ يُّعَلِّمَهُمَا وَيُنَبِّهَهُمَا عَلٰى
كُلِّ مَا يَضُرُّهُمَا وَيَنْفَعُهُمَا بِرِفْقٍ وَّرَحْمَةٍ وَّ
اَنْ يَّتَاَدَّبَ لَهُمَا غَايَةَ الْاَدَبِ وَلَا يَرْفَعَ
صَوْتَهٗ عَلَيْهِمَا وَلَا يُحِدَّ النَّظَرَ اِلَيْهِمَا
وَاَنْ يَّتَطَلَّبَ فِيْ كُلِّ اٰنٍ رِضَاهُمَا وَاِنْ
كَانَا مَيِّتَيْنِ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّدْعُوَ لَهُمَا فِيْ كُلِّ
وَقْتٍ وَّيَتَصَدَّقَ عَنْهُمَا وَيَفْعَلَ مَا يَسْتَطِيْعُ
مِنَ الْخَيْرِ وَالْبِرِّ وَيُرْسِلَ ثَوَابَهٗ اِلَيْهِمَا
وَيَحْفَظَ وُدَّهُمَا وَيُدْخِلَ عَلَيْهِمَا السُّرُوْرَ
عَلَى التَّوَالِيْ بَعْدَ مَوْتِهِمَا وَاِنْ كَانَا عَلٰى
غَيْرِ الْاِسْلَامِ فَلْيُحْسِنْ اِلَيْهِمَا مُدَّةَ حَيَاتِهِمَا
بِالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاللِّبَاسِ وَبِكُلِّ مَا
يَحْتَاجَانِ اِلَيْهِ هٰذَا مَعَ لِيْنِ الْكَلِمَةِ وَ
الرِّفْقِ بِهِمَا وَعَلَيْهِ رِعَايَةُ حَقِّهِمَا اَنْ
يُّقَدِّمَ لَهُمَا النَّصِيْحَةَ بِاتِّبَاعِ الْاِسْلَامِ
وَالْعَمَلِ بِمَا جَآءَ بِهٖ سَيِّدُ الْاَنَامِ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاِذَا مَاتَا فَلْيَتْرُكْ
اَمْرَهُمَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبِرُّ الْعَامُّ اَنْ يَّجْهَدَ
جُهْدَهٗ بِاِيْصَالِ النَّفْعِ مِنْهُ لِلذَّرَّاتِ اِعْظَامًا
لِشَانِ الْخَالِقِ الْقَدِيْمِ وَعَمَلًا بِشَرِيْعَةِ
نَبِيِّهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ
وَالشُّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ
صِلَةُ الرَّحِمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کرنا اگر دین کے معاملہ میں اسکے محتاج ہوں تو انہیں سکھانا
اور نرمی اور رحمت کے ساتھ ہر ضرر رسان اور سود مند
چیز پر متنبہ کرنا انکا حد سے زیادہ ادب کرنا انپر آواز بلند
نہ کرنا نہ تیز نگاہ سے انکی طرف دیکھنا اور ہر وقت انکی رضا
مندی اور خوشنودی کا خواہاں رہنا اور اگر وہ (والدین)
وفات پا چکے ہوں تو ہمیشہ اُنکے حق میں دعا کرتے رہنا
اُن کیطرف سے صدقہ کرنا جو نیکی اور بھلائی ہو سکے کرتے
رہنا اور اس کا ثواب اُن کو پہنچانا انکی دوستی کو نگہ رکھنا
اور انکے مرنے کے بعد ہمیشہ متواتر انہیں خوش کرتے رہنا
اگر وہ مسلمان نہوں تو زندگی بھر انسے نیکی اور احسان
کرتا رہے یعنے کھانے پینے لباس وغیرہ ضروریات سے
انکی دلجوئی کرتا رہے یہ سب نہایت نرم کلام اور
نہایت ادب کے ساتھ اور انکی حق کی پاسداری کیلئے
اسپر یہ بھی لازم ہے کہ اتباع اسلام اور شریعت
محمدیہ صلعم کی اطاعت کی نصیحت کرتا رہے اور جب وہ مر
جائیں تو انکا معاملہ خدا پاک پر چھوڑ دے عوام
سے نیک سلوک یہ ہے کہ خالق قدیم کے شان کی
تعظیم مد نظر رکھکر اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم پر عمل کرنے کو ملحوظ رکھکر مخلوق کے ہر ایک
ذرہ کو نفع پہنچانے
کی جہانتک ممکن ہو
کوشش
کرے
بائیسویں شاخ صلہ رحمی ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ) وَهِيَ اَعْنِي الرَّحِمَ عَلٰى قِسْمَيْنِ رَحِمُ قَرَابَةٍ وَوِلَادَةٍ وَرَحِمُ اِيْمَانٍ وَاِسْلَامٍ وَرَحِمُ الْقَرَابَةِ اَيْضًا عَلٰى قِسْمَيْنِ الْاَوَّلُ يَرِثُ وَالثَّانِيْ لَا يَرِثُ وَمِنْهُمْ مَنْ تَجِبُ نَفَقَتُهُ مِثْلُ الْاٰبَاءِ وَالْاَبْنَاءِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا تَجِبُ بِالْحُكْمِ مِثْلُ الْاِخْوَةِ وَالْاَخَوَاتِ وَالْخَالِ وَالْخَالَاتِ وَسَائِرِ الْقَرَابَاتِ وَلٰكِنْ بِالصِّلَةِ وَالْاِحْسَانِ وَاَمَّا رَحِمُ الْاِيْمَانِ فَهِيَ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ قَالَ تَعَالٰى (اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ) وَالصِّلَةُ تَكُوْنُ بِالْمَالِ وَالزِّيَارَةِ وَالْاِحْسَانِ وَبِالصَّفْحِ فِي الْاَقْوَالِ وَبِالْعَوْنِ فِي الْاَفْعَالِ وَبِالْاُلْفَةِ وَالْمَحَبَّةِ وَقَطْعِ التَّقَاطُعِ وَالتَّدَابُرِ وَتَرْكِ الْهِجْرَانِ اِلَّا مَا اَبَاحَهُ الشَّرْعُ وَتَعْلِيْمِهِمْ وَتَنْبِيْهِهِمْ وَاِعَانَتِهِمْ عَلَى الْخَيْرِ وَلَوْ تَدَبَّرْتَ هٰذِهِ الْمَوْجُوْدَاتِ رَاَيْتَهَا كُلَّهَا مُتَعَبِّدَةً لِلّٰهِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ الْكَوْنِيِّ فَلَا تَجِدُ شَيْئًا اِلَّا مُعِيْنًا لِلشَّيْءِ الْاٰخَرِ اَلْمَاءُ بِرِيِّهِ وَالطَّعَامُ بِمَادَّتِهِ وَالنَّسِيْمُ بِسَرَيَانِهِ وَالضِّيَاءُ بِلَمَعَانِهِ وَكُلُّ شَيْءٍ بِحُكْمِ جَوْهَرِيَّتِهِ الْقَائِمَةِ بِذَاتِهِ وَمِنْ اَقْسَامِ الرَّحِمِ قِسْمُ الرَّحِمِ الْاِنْسَانِيِّ الْمَعْنِيُّ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى (يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ) فَعَلَى الْمَرْءِ اَنْ يَّصِلَ

(قطع رحمی کرنے والا انسان بہشت میں داخل نہیں ہوگا اور وہ یعنے رحم دو قسم ہے (۱) رحم قرابت اور ولادت کا (۲) رحم ایمان اور اسلام کا اور رحم قرابت کی پھر دو قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے جو وارث ہوتے ہیں دوسری وہ جو وارث نہیں ہوتے اور انہیں سے ایک تو وہ ہیں جن کا خرچ واجب ہوتا ہے جیسے باپ بیٹے دوسرے وہ جنپر خرچ کرنا حکماً (اور قضاءً) ضروری نہیں جیسے بھائی بہنیں ماموں خالائیں اور باقی قرابتیں ہاں البتہ صلہ اور احسان کے لحاظ سے انپر بھی خرچ کرنا لازم ہے) اور (دوسری قسم) رحم ایمان وہ اسلام اور ایمان کی برادری ہے خدا پاک فرماتا ہے (بات یہی ہے کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں) اور صلہ (وسلوک) کبھی مال سے ہوتا ہے کبھی ملاقات سے اور احسان سے باتوں میں درگذر کرنے اور کاموں میں مدد دینے سے اور الفت ومحبت سے اور قطع تعلق بدسلوکی اور ترک ملاقات کو یک قلم چھوڑ دینے سے سوائے اسکے جسکی شریعت نے اجازت دی ہو اور انکو علم سکھانے اور خبردار کرنے سے اور نیکی پر اعانت کرنے سے اگر تو ان سب موجودات میں غور کرے تو ان کو پائیگا کہ سب رحم کونی کی صلہ رحمی سے خدا کی عبادت کر رہے ہیں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی جو دوسری چیز کی مدد نہ کر رہی ہو مثلاً پانی اپنی سیرابی سے کھانا اپنے مادہ سے ہوا اپنے سرایت کرنے سے روشنی اپنی چمک سے علی ہذا القیاس ہر ایک چیز اپنی جوہر ذاتی سے دوسرے کو مدد کرتی ہے اور رحم کے اقسام میں سے ہے

الرَّحِمِ الْاِنْسَانِیِّ بِالشَّفَقَةِ وَالنَّصِیْحَةِ وَلِاِرَادَةِ الْخَیْرِ الدِّیْنِیِّ وَالدُّنْیَوِیِّ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ عُدَّ رَجُلًا کَامِلًا وَاللّٰهُ الْمُعِیْنُ

وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

اِکْرَامُ الْجَارِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ) قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ (اَلَّذِیْ لَا یَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ) فَقَدْ نَفَی الشَّارِعُ الْعَظِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاِیْمَانَ عَنِ الَّذِیْ لَمْ یَتَحَقَّقْ بِهٰذِهِ الشُّعْبَةِ وَاِکْرَامُ الْجَارِ فَرْضٌ وَاجِبٌ عَلَی الْجَارِ وَذٰلِكَ اَنْ لَا یُؤْذِیَهٗ وَلَا یَضُرَّهٗ وَیَکُفَّ عَنْهُ بَصَرَهٗ وَشَرَّهٗ وَکُلَّ حَالٍ یَسُوْءُهٗ وَاَنْ یُحْسِنَ اِلَیْهِ وَیَصِلَهٗ بِمَا قَدَرَ وَیَأْمُرَهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْکَرِ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَیُقَابِلَهٗ بِالْبِشْرِ وَلِیْنِ الْکَلِمَةِ وَاِذَا لَمْ یَقْدِرْ عَلَی الْاِحْسَانِ فَلْیَکُفَّ عَنِ الْاَذٰی قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ) وَمِنْ هٰذَا النَّصِّ الْمُبَارَكِ یَتَعَیَّنُ وُجُوْبُ رِعَایَةِ الْجَارِ وَاِکْرَامِهٖ وَفِیْهِ الْکِفَایَةُ۔

وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

اِکْرَامُ الضَّیْفِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

انسانی کو بلاوے شفقت و نصیحت اور دینی و دنیوی خیرخواہی سے جب یہ کریگا تو مرد کامل شمار کیا جاویگا اور اللہ تعالےٰ ہی مددگار ہے۔

تیئیسویں شاخ پڑوس کی عزت کرنا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا خدا کی قسم مومن نہیں خدا کی قسم مومن نہیں خدا کی قسم مومن نہیں، عرض کی گئی کون یا رسول اللہ آپ نے جواب دیا جس کا پڑوسی اُس کی تکلیفوں سے امن میں نہیں ہے، شارع عظیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایسے شخص کے ایمان کی نفی کردی ہے جو اس شاخ پر کاربند نہ ہو پڑوسی کی عزت کرنا پڑوسی پر واجب ہے اور یہ اس طرح پر کہ اُسے کوئی دکھ نہ دے کوئی ضرر نہ دے اس سے اپنی آنکھ اور شر کو بند رکھے اور ہر ایک ایسی حالت سے علیحدہ رہے جو اُسے بُری لگتی ہو اس سے نیک سلوک کرے اور اس سے حتی الامکان میل ملاپ کرے اور حکیمانہ پند نصیحت سے اسے نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اور خندہ پیشانی اور نرم کلامی سے ملاقات کرے اگر خدانخواستہ احسان پر قادر نہ ہو تو ایذا ہی نہ دے (مرا بخیر تو امید نیست بد مرساں) آنحضرت صلعم نے فرمایا ہمیشہ جبرائیل مجھے پڑوسی کے حق میں وصیت کرتے رہے یہاں تک مجھے گمان ہو گیا کہ یہ اسے وارث بنادینگے اس نص مبارک سے ہمسایہ کی رعایت اور اسکی خاطرداری کا واجب ہونا صاف صاف ظاہر ہوتا ہے اور اس میں کفایت ہے

چوبیسویں شاخ مہمان نوازی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ)
قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ (يَوْمٌ
وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ
بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَلَا يَحِلُّ
لَهُ اَنْ يَّثْوِىَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ وَ
يُؤْثِمَهُ) قَالُوْا كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ (يُقِيْمُ
عِنْدَهُ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَا يَقْرِيْهِ بِهِ)۔

وَالشُّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلصَّمْتُ اِلَّا عَنِ الْخَيْرِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ) وَالْكَلَامُ
قِسْمَانِ خَيْرٌ وَّشَرٌّ وَالْكَلَامُ مِنَ الْعَمَلِ
لَا يَكُوْنُ اِلَّا فِيْمَا يَعْنِىْ فَيَجِبُ عَلَى الْعَبْدِ
الْعَاقِلِ اَنْ يَّصُوْنَ لِسَانَهُ مِنَ الْكِذْبِ
وَالزُّوْرِ وَالْهَمْزِ وَالْاِسْتِهْزَاءِ وَالنَّمِيْمَةِ
وَالْبُهْتَانِ وَالْغِيْبَةِ وَالْفِرْيَةِ عَلَى النَّاسِ
وَاَنْ يَّضْبِطَ لِسَانَهُ وَيَحْفَظَهُ كَحِفْظِهِ
سَائِرَ الْجَوَارِحِ وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِمَا فِيْهِ
الْخَيْرُ وَمِنَ الْعَقْلِ اَنْ يَّكُوْنَ كَلَامُ الْمَرْءِ
مَبْنِيًّا عَلَى الْحِكْمَةِ وَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ
الْعَارِفِيْنَ يَتَكَلَّمُ بِالْمُضْحِكَاتِ فِى اللَّطَائِفِ
مِنَ الْكَلِمَاتِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ
يَا وَلَدِىْ هٰذَا زَمَانٌ سَائَتْ فِيْهِ
الْاَخْلَاقُ عَلَى الْغَالِبِ فَتَرَى النَّاسَ

فرماتے ہیں (جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان
رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا جائزہ اچھی
طرح سے کرے) لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ
جائزہ سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا ایک دن اور ایک
رات کی دعوت اور مہمانی تین دن ہے اور اسکے بعد
جو کچھ ہو خیرات ہے اور مہمان کے لیے جائز نہیں کہ
میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اُسے تنگ کردے
اور گناہ میں ڈالے اصحابوں نے پوچھا وہ اسے گناہ میں

پچیسویں شاخ کلمہ خیر کے سوا ہر وقت چپ
رہنا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص خدا پر
اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ نیک
کلام کرے ورنہ چپ رہے اور کلام کی دو قسمیں ہیں (۱)
نیک اور (۲) بُری اور لایعنی کلام عمل سے شمار نہیں ہوتا
عقلمند انسان پر واجب ہے کہ اپنی زبان کو کذب و
جھوٹ طعنہ ٹھٹھا چغلی بہتان غیبت اور لوگوں پر
جھوٹ باندھ لینے سے بچائے اور باقی اعضا کی
حفاظت کی طرح اپنی زبان کو بھی ضبط کرے اور
محفوظ رکھے اور سوائے نیکی کے اور کچھ نہ بولے عقلمندی
یہ ہے کہ انسان کی کلام حکمت پر مبنی ہو میں نے بعض
عارفین کو دیکھا کہ خوش طبعی کی باتوں اور لطیفہ آمیز
کلمات سے گفتگو فرماتے تھے میں نے اس کی وجہ
دریافت کی تو فرمانے لگے بیٹا یہ ایسا زمانہ ہے
جس میں غالبا
اخلاق بگڑ گئے ہیں
لوگوں کو دیکھتے ہو

يَسْتَلِذُّوْنَ بِالْقَالِ وَالْقِيْلِ وَغِيْبَةِ
بَعْضِهِمْ وَالْبُهْتَانِ اَمَامَ بَعْضِهِمْ وَالْكِذْبِ
عَلٰى بَعْضِهِمْ وَالْجِدَالِ مَعَ بَعْضِهِمْ فَلِحَسْمِ
هٰذِهِ الْمَفَاسِدِ رَاَيْتُ اِمْرَارَ الْوَقْتِ بِالْمِزَاحِ
اللَّطِيْفِ الَّذِيْ يَرْتَاضُ بِهِ الْفِكْرُ وَلَا يَتَعَلَّقُ
بِاَحَدٍ فَعَجِبْتُ لِذٰلِكَ السِّرِّ وَاَمْعَنْتُ
النَّظَرَ فِيْهِ فَرَاَيْتُهُ مِنْ اَشْرَفِ الْاَسْبَابِ
لِسَدِّ تِلْكَ الْاَبْوَابِ فَلْيُتَدَبَّرْ وَالْمُؤْمِنُ
لَا يَسْتَخْدِمُ لِسَانَهُ اِلَّا بِذِكْرٍ اَوْ شُكْرٍ اَوْ قَوْلٍ
صَالِحٍ يَرْجِعُ اِلٰى نَفْعِ النَّاسِ كَنَصِيْحَةٍ فِيْ
اَمْرِ الدِّيْنِ اَوْ فِيْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَنَشْرِ عِلْمٍ طَيِّبٍ
اَوْ بَثِّ حِكْمَةٍ اَوْ مَوْعِظَةٍ حَسَنَةٍ وَعَلَى
الْمُؤْمِنِ اَنْ لَا يَسْكُتَ عَنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَ
سُلْطَانَ الْحَقِّ عَلٰى اَهْلِ الْبَاطِلِ سِيَّمَا
اَرْبَابِ الزَّيْغِ وَالضَّلَالَةِ الَّذِيْنَ يَدُسُّوْنَ
عَلَى الدِّيْنِ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا
يُصْلِحُوْنَ عَلَى الْعِبَادِ اِنْ قَدَرَ اَنْ يُظْهِرَ
زَيْغَهُمْ وَزَيْفَهُمْ وَاَنْ يَدْفَعَ بِالْحَقِّ بَاطِلَهُمْ
وَيَدُلَّ الْخَلْقَ عَلَى الْحَقِّ وَسُكُوْتُ مِثْلِ
ذٰلِكَ الْعَالِمِ الْعَارِفِ لَا يَجُوْزُ بَلْ يَجِبُ
عَلَيْهِ الْكَلَامُ وَاِلَّا فَيَتَوَجَّهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

الشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ
الْغَيْرَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ
يَغَارُ وَقَدْ جَعَلَ الرَّسُوْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ

مزے لیتے ہیں قال وقیل سے اور بعض لوگوں کے
آگے کسی کی غیبت وبہتان کرکے کسی پر جھوٹھ باندھ کر
اور کسی کے ساتھ جھگڑ کر وقت گذارتے ہیں سو ان
مفاسد کی بیخکنی کے لیے مینے لطافت آمیز ظرافت
سے وقت گزارنا مناسب جانا
جس سے فکر کی بھی ریاضت
ہو جاتی ہے اور نہ وہ کسی سے اسکا تعلق بھی نہیں ہوتا
تو یہ جواب سنکر میں اس راز پر متعجب ہوا اور جب مینے غور
کی نظر سے دیکھا تو واقعی اس ظرافت کو ان خرابیوں کے
سد باب کے لیے بہت عمدہ سبب پایا مومن اپنی زبان سے
یہی خدمت لیتا ہے کہ خدا تعالے کا ذکر و شکر کرے یا
ایسی اچھی بات کہے جسمیں لوگوں کا فائدہ ہو جیسے امر
دین یا دنیا کے متعلق کوئی نصیحت ہو یا پاکیزہ علوم کے
پھیلانے میں یا وعظ ونصیحت میں اور مومن کا فرض
ہے کہ حق بات کہنے سے سکوت نہ کرے تاکہ حق کی شوکت
سے اہل باطل پر غالب آوے خصوصا ارباب زیغ واہل
ضلالت جو دین میں رخنہ اندازی کرتے ہیں
اور ملک میں اصلاح تو کچھ کرتے ہیں
اُلٹا فساد مچاتے ہیں سو انسان کو لازم ہے کہ انکی
کجروی اور کھوٹاپن ظاہر کردے اور حق کہکر انکے
باطل کو رد کرے اور خلق اللہ کو حق کیطرف رہنمائی کرے

چھبیسوں شاخ غیرت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک خدا وند تعالی
صاحب غیرت ہے اور بیشک مومن بھی غیرتمند ہوتا ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیرت کو خدا

وَالسَّلَامُ اَلْغَيْرَةُ مِنْ صِفَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی
وَالْغَيْرَةُ عَلٰی اَقْسَامٍ مِّنْهَا لِلّٰهِ تَعَالٰی وَ
لِرَسُوْلِهٖ وَلِدِيْنِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَمِنْهَا غَيْرَةُ
الرَّجُلِ عَلٰی حَرِيْمِهٖ وَمُرُوَّتِهٖ وَمَا يَؤُلُ
لِنَفْسِهٖ وَمِنْهَا غَيْرَتُهٗ لِقَوْمِهٖ وَاَهْلِهٖ وَوَطَنِهٖ
وَكُلُّ هٰذِهِ الْاَقْسَامِ مَحْمُوْدٌ وَّاَشْرَفُهَا
الْغَيْرَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَتٰی تَحَقَّقَ الْعَبْدُ بِالْغَيْرَةِ لِلّٰهِ انْتَصَرَ
لِاَحْكَامِ دِيْنِهٖ وَانْتَهَضَ لِاِعْزَازِ اَمْرِهٖ
وَدَوَامِهٖ فِيْ مُلْكِهٖ وَبِالْغَيْرَةِ لِلرَّسُوْلِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقِيَامُ بِجَنَابِهٖ وَ
الْقِيَامُ بِاِعْلَاءِ شَانِهٖ وَنَشْرِ ذِكْرِهٖ وَتَايِيْدِ
شَرِيْعَتِهٖ وَمِنْ هٰذَا الْقِسْمِ الشَّرِيْفِ بَيَانُ
اَسْرَارِ الشَّرْعِ بِمَا تَبْلُغُهٗ عُقُوْلُ السَّامِعِيْنَ
وَلَا يُعْيِيْهِمْ فَهْمُهٗ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تُحَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا لَا تُدْرِكُهٗ
عُقُوْلُهُمْ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يُكَذَّبَ اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
لَا تُؤْتُوا الْحِكْمَةَ غَيْرَ اَهْلِهَا فَتَظْلِمُوْهَا
وَلَا تَمْنَعُوْهَا اَهْلَهَا فَتَظْلِمُوْهُمْ وَهٰذَا
كُلُّهٗ مِنَ الْغَيْرَةِ عَلَی الْحِكْمَةِ الشَّرْعِيَّةِ وَ
الْاَسْرَارِ الدِّيْنِيَّةِ وَغَيْرَةُ الرَّجُلِ عَلٰی حَرِيْمِهٖ
وَاَهْلِهٖ اَنْ يُّوْقِفَهُمْ مَوْقِفَ الْاَدَبِ وَ
يَصُوْنَهُمْ مِمَّا يَشِيْنُ شَانَهُمْ وَيَمَسُّ
مُرُوَّاتِهِمْ فَيُلْزِمَهُمْ بِاَمْرِ الدِّيْنِ وَالتَّمَسُّكِ

تعالی کی صفات میں سے شمار کیا ہے اور غیرت کی کئی
قسمیں ہیں ایک تو اللہ تعالے اور اسکے رسول اور آپ
کے دین اور اسکی کتاب کے لیے غیرت ہوتی ہے اور ایک
انسان کی غیرت اپنی ناموس اور مروت اور اپنے متعلقات
پر ہوتی ہے اور ایک غیرت اپنی قوم اپنے اہل اپنے وطن
کے لیے ہوتی ہے اور یہ سب اقسام غیرت کے محمود ہیں
مگر ان سب سے بزرگتر خدا اور رسول صلعم کے لیے غیرت ہے
جب انسان خدا کے لیے غیرت مند ہو تو ضرور ہے کہ اُس
کے دین کے احکام کی مدد کریگا اسکے حکم کی عزت اور ملک
خدا میں اُسکے دائمی قیام کے لیے اُٹھیگا اور رسول صلعم
کے حق میں غیرت سے آنجناب کا عشق لگجانا اور آپکی
شان بلند کرنے لیے آپکا ذکر پھیلانے کے لیے اور آپکی
شریعت کی تایید کے لیے کھڑا ہوجانا اُسے لازم ہے
اور اسی قسم میں داخل ہے اس مقدار اور ایسے طرز
سے شریعت کے اسرار بیان کرنا کہ سننے والوں کی
عقلیں پہنچ سکیں اور اُسکا سمجھنا اُنکے لیے دشوار نہو رسول
صلعم نے فرمایا لوگوں سے ایسی باتیں مت کرو جن تک
اُنکی عقلوں کی رسائی نہیں کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ خدا اور
اُسکے رسول کی تکذیب کیجائے نیز آپ نے فرمایا حکمت
نااہلوں کو نہ دو ورنہ تم حکمت پر ظلم کروگے اور جو اُسکے
اہل ہیں اُنسے روکو نہیں ورنہ اہل حکمت پر ظلم ہوگا اور
یہ سب حکمت شرعیہ اور اسرار دینیہ پر غیرت ہے اور انسان
کی غیرت اپنے حرم اور اہل پر یہ ہے کہ انہیں ادب کے مقام
میں ٹھہرائے اور انہیں ہر ایسی چیز سے بچائے جو اُنکی
شان کو عیبدار کرے اور اُنکی مروت کو بٹہ لگائے سوا حکام

بِسُنَّةِ سَيِّدِ الْعٰلَمِيْنَ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ
الْبَرِّ الْمُعِيْنِ وَغَيْرَتُهُ لِنَفْسِهٖ فَلَا يُذِلُّهَا
اِلَّا لِلّٰهِ وَغَيْرَتُهُ لِقَوْمِهٖ وَاَهْلِ قَرَابَتِهٖ
وَوَطَنِهٖ فَيَصُوْنُ مَجْدَ قَوْمِهٖ بِالسُّلُوْكِ
الْحَسَنِ وَالْمَشْرَبِ الْحَمِيْدِ وَيَحْفَظُ لِاَهْلِهٖ
مَجْدَهُمْ وَلِوَطَنِهٖ حَالَهٗ وَاِسْتِقْبَالَهٗ
بِالْاٰرَاۗءِ الصَّحِيْحَةِ وَالْمَسَاعِيْ الْمَمْدُوْحَةِ
فَقَدْ قَالَ سَيِّدُنَا الْفَارُوْقُ الْاَعْظَمُ
عُمَرُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ
لَوْ سَقَطَ جَدْيٌ عَلٰى جِسْرٍ فِي الْعِرَاقِ
لَخِفْتُ اَنْ يَّسْاَلَنِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخُذْ اَيُّهَا
اللَّبِيْبُ مِنْ اَسْرَارِ الشَّرِيْعَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَ
وَاَخْبَارِ سَادَةِ الصَّحَابَةِ مَا يُثْلِجُ صَدْرَكَ
وَانْتَفِعْ بِهٖ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ۔

وَالشُّعْبَةُ السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ
تَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْ فَفِي الْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ
(مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ)
وَهٰذَا النَّصُّ النَّبَوِيُّ مُؤَيَّدٌ بِالْبَرَاهِيْنِ
النَّظَرِيَّةِ وَالْحُجَجِ الْاِسْتِدْلَالِيَّةِ فَاِنَّ مَنِ
اشْتَغَلَ بِمَا لَا يَعْنِيْهِ يَفُوْتُهٗ بِالطَّبْعِ مَا
يَعْنِيْهِ وَاَهَمُّ مَا يَعْنِي الْمَرْءَ الْاَمْرُ الَّذِيْ
يَتَعَلَّقُ بِالدِّيْنِ ثُمَّ مَا يَؤُوْلُ اِلٰى نَفْسِهٖ
وَاَهْلُ الْاِرْتِبَاطِ الصَّحِيْحِ بِالْحَقِّ يُعْرَفُوْنَ
بِهُرُوْبٍ خَالِصٍ عَنِ الْمَشَاغِلِ الْكَاذِبَةِ
وَتَقُوْمُ وَتَقْعُدُ هِمَمُهُمْ مَعَ كُلِّ مَا يَعْنِيْ

سیدالمرسلین صلعم کی پابندی اُنپر لازم کرے اپنی نفس کی
نسبت غیرت یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالے کے کسی
کے آگے اسکو ذلیل نہ کرے اپنی قوم اہل قرابت اور اہل
وطن کے متعلق غیرت یہ ہیکہ اچھے سلوک اور پسندیدہ طریق
سے اپنی قوم کی شرافت نگہ رکھے اپنے اہل کی عزت محفوظ
رکھے اور وطن کے حال و استقبال کی صلاح و فلاح کے
متعلق صحیح صحیح رائیں سوچتا رہے اور پسندیدہ کوششیں
کرتا رہے ہمارے سردار فاروق اعظم امیرالمومنین عمر بن
خطاب فرماتے تھے بخدا اگر ایک بکری کا بچہ عراق کی کسی پل پر
گر پڑے تو میں ڈرتا ہوں کہ اسکی بابت اللہ تعالی مجھ سے
سوال کرے سوائے عقلمند شریعت کے اسرار اور بزرگ
صحابہ کی اخبار سے ایسا سبق لے جو تیرے سینے کو
ٹھنڈک پہنچائے اور اُس سے فائدہ اٹھا اور اللہ
پرہیزگاروں کا کارساز ہے۔

ستائیسویں شاخ لایعنے اور بے مطلب امور کا
ترک کرنا ہے حدیث شریف میں ہے انسان کا لایعنی
(کام اور باتیں) چھوڑ دینا اسلام کا ایک عمدہ جزو ہے
یہ نص نبوی بہت سی براہین عقلیہ اور دلائل منطقیہ سے
تائید کی گئی ہے (ظاہر ہے) کہ جو شخص لایعنی امور
میں مصروف ہوجاتا ہے اُس سے بالطبع کام کی باتیں
رہ جاتی ہیں اور زیادہ مہتم بالشان جو انسان کے
مفید مطلب ہے وہ امر جو دین سے متعلق ہو پھر جس کا
اُسکی ذات سے تعلق ہو جو لوگ حق کے ساتھ صحیح صحیح
تعلق اور رابطہ رکھتے ہیں اُنکی پہچان یہ ہے کہ جھوٹے
اور بے فائدہ مشاغل سے دور دور بھاگتے ہیں اور انکی

ہمتیں ان کاموں سے بہتر مقصد کی طرف مائل ہوجاتی ہیں

وَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى مَا لَا يَعْنِيْ وَمِمَّا يَعْنِيْ الْمَرْءَ شَاْنُ اَهْلِهٖ وَوَطَنِهٖ وَاِخْوَانِهٖ فِي الدِّيْنِ وَبَعْدَهُمْ شَاْنُ غَيْرِهِمْ مِنَ الْاٰدَمِيِّيْنَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَسْعٰى بِنَفْعِ نَفْسِهٖ فِي الْاُمُوْرِ الدِّيْنِيِّ وَالدُّنْيَوِيِّ ثُمَّ بِنَفْعِ اَهْلِهٖ وَوَطَنِهٖ وَاِخْوَانِهٖ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ بِنَفْعِ الْاٰدَمِيِّيْنَ عَلٰى طَبَقَاتِهِمْ وَاخْتِلَافِ اَجْنَاسِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْ لَا يَعْنِيْ فَهُوَ اشْتِغَالُ نَفْسِهٖ بِحَالِ زَيْدٍ وَّمَعِيْشَةِ عُبَيْدٍ اَوْ بِطَعَامِ خَالِدٍ وَّلِبَاسِ بَكْرٍ فَكُلُّ هٰذَا مِنَ الْجَهْلِ وَقَصْرِ الْفِكْرِ وَعَلٰى هٰذَا دَرَجَ اَهْلُ الْهِمَمِ مِنَ الْعُلَمَاءِ الَّذِيْنَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُوْنَ التَّقْوٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ) فَقَدْ عَلَّقَ الْاِيْمَانَ بِشَرْطِ التَّقْوٰى وَهِيَ الْخَوْفُ مِنَ اللّٰهِ خَوْفًا يَجْعَلُ الْمَرْءَ مُتَحَرِّزًا احْتِرَازًا مِنَ الْوُقُوْعِ فِي الْمُخَالَفَاتِ وَالتَّقْوٰى فِيْ كُلِّ شَيْءٍ عَامٌّ ظَاهِرٌ فِيْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَبَاطِنٌ فِي الْمَوْتِ وَمَا بَعْدَهٗ مِنْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَةِ كُلِّهَا وَقَدْ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ بِالنَّجَاةِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ (ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا) وَنَوَّهَ عَلٰى رَفِيْعِ مَنْزِلَتِهِمْ وَاَنَّهُمْ اَكْرَمُ النَّاسِ عِنْدَهٗ سُبْحَانَهٗ بِنَصِّ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ وَهٰذَا

لایعنی امور کیطرف التفات تک نہیں کرتے اور قابل اعتنا انسان کے خویشوں اور اہل وطن اور دینی بھائیوں کی بہبودی کا خیال ہے انکے بعد اور آدمیونکا خیال انسان کا فرض ہے کہ پہلے اپنی ذات کے لیے دینی اور دنیاوی منافع میں کوشش کرے پھر اپنے خویشوں ہم وطنوں اور مسلمان بھائیوں کے لیے پھر تمام مسلمانونکے لیے خواہ کس طبقہ اور کس جنس اور کس مذہب کے ہوں لایعنی کی مثال یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو ان فکروں میں ڈال دے کہ زید کا حال کیسا ہے عبید کی کس طرح گذرتی ہے خالد کہاں سے کھاتا ہے بکر کو پوشاک کہاں سے ملتی ہے یہ سب نادانی اور کوتہ فہمی کا نتیجہ ہے علما باہمت جو انبیا علیہم السلام کے وارث ہیں اُن کا طرز عمل یہی تھا۔

اٹھائیسویں[۲۸] شاخ تقوی (خدا کا خوف) ہے خدا تعالے نے فرمایا (خدا سے ڈرو اگر تم مسلمان ہو) سو خداوند تعالے نے شرط تقوے کے ساتھ ایمان کو معلق کیا اور تقوی یہ ہے کہ خدا تعالے کا خوف ایسا طاری ہو کہ انسان کو چوکنا کردے کہ مخالفات و معاصی میں پڑنے سے ڈرتا رہے اور تقوی سب چیزوں میں عام ہے ایک تو تقوے ظاہر ہے دینی اور دنیاوی امور کے متعلق اور ایک تقوی باطن ہے موت اور اُسکے مابعد تمام امور اخرویہ کے متعلق خدا تعالے نے متقیونکو نجات کا وعدہ دیا ہے کتاب اللہ میں ہے (پھر ہم ان لوگوں کو نجات دیں گے جو متقی تھے) پھر اس آیت میں کہ تم میں سے خداوند تعالے کے نزدیک زیادہ باعزت وہ شخص ہے جو تم میں زیادہ متقی ہو انکی بلندی

هُوَ الْكَرَمُ الذَّاتِيُّ الَّذِي هُوَ أَفْضَلُ
مِنَ الْكَرَمِ الْفِعْلِيِّ الَّذِي هُوَ السَّخَاءُ وَ
الْكَرَمُ وَالذَّاتِيُّ مِنْ قَوْلِكَ فُلَانٌ عَلَىٰ
كَرِيمٌ فَأَهْلُ التَّقْوَى الْمُبَرَّؤُوْنَ مِنْ دَنِيَّاتِ
الْأَفْعَالِ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا مُكْرَمُوْنَ عِنْدَ
اللّٰهِ فَالْخَيْرُ كُلُّهُ هُوَ الْإِطَاعَةُ وَالشَّرُّ كُلُّهُ
هُوَ الْعِصْيَانُ وَحَيْثُ أَنَّ الْمُتَّقِيْنَ
قَدْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ مَظَاهِرَ الْخَيْرِ وَحَمَاهُمْ
مِنْ صَوَادِمِ الشَّرِّ فَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَىٰ وَ
عِنْدَ الْخَلْقِ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وَهُمْ لِلنَّاسِ
نَفْعٌ عَامٌّ يَنْفَعُوْنَ النَّاسَ بِأَقْوَالِهِمْ وَ
أَحْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ وَبِهٰذَا اثْبَتَتْ
لَهُمُ الْخَيْرِيَّةُ فَإِنَّهُمْ تَزَوَّدُوْا خَيْرَ الزَّادِ
وَاسْتَعَدُّوْا فِيْ هٰذِهِ الدَّارِ الْفَانِيَةِ
لِيَوْمِ الْمِيْعَادِ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَا
أَبْعَدَنَا عَنْهُمْ آمِيْنَ -

وَالشُّعْبَةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ
الْوَرَعُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ (اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّ
بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ
النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ
لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ) فَاتِّقَاءُ الشُّبُهَاتِ
هُوَ الْوَرَعُ الَّذِي يَسْتَبْرِئُ الْمَرْءُ بِهِ لِدِيْنِهِ
وَعِرْضِهِ - رَأَى الْإِمَامُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَابًّا مِّنْ وَّلَدِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور اللہ سبحانہ و تعالی کے نزدیک انکا مکرم ہونا ذکر کئے انکو
عزت بخشے سو یہ کرم ذاتی ہے اور یہ کرم فعلی سے جو سخاوت
اور جود کا نام ہے بہتر ہے سو اہل تقوی ظاہری باطنی
کمینہ کاموں سے بری اور اللہ تعالے کے نزدیک معزز
ہیں ساری کی ساری نیکی خداوند تعالے کی اطاعت
ہے اور ساری کی ساری برائی نافرمانی ہے اور چونکہ
متقیونکو خداوند تعالے نے نیکی کے مظاہر بنایا اور
انہیں برائی کے صدموں سے بچایا تو وہ اللہ تعالی
اور خلقت کے نزدیک بہترین مخلوقات ہیں اور
لوگوں کے لیے نفع عام ہیں لوگوں کو اپنے قال و
حال و افعال سے فائدہ پہنچاتے ہیں ہیں سے انکی
خوبی اور بہتری ثابت ہو گئی کیونکہ انہوں نے اچھا توشہ
لیا اور اس سرائے فانی میں روز قیامت کے لیے سامان
بہم پہنچا لیا خداوند تعالے ہمیں اُن میں سے کرے
اور اُن سے دور نہ
ڈالے آمین۔

انتیسویں شاخ ورع (پرہیزگاری) ہے رسول
صلعم نے فرمایا (حلال ظاہر ہے اور حرام بھی روشن ہے)
اور ان دونوں کے درمیان بہت سی مشتبہ چیزیں
ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے تو جس شخص نے
شبہات سے پرہیز کیا اسنے اپنے دین اور آبرو کو عیب
سے بچا لیا) سو شبہات سے بچنا بھی ورع ہے جس
کی بدولت انسان اپنے دین و آبرو کو عیب سے بچا
لیتا ہے امام حسن البصری رضی اللہ تعالے عنہ نے امیر
المومنین ہمارے سردار حضرت علی کرم اللہ وجہہ و

سَیِّدِنَا عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَاَتْحَفَهٗ بِرِضْوَانِهٖ وَسَلَامِهٖ قَدْ اَسْنَدَ ظَهْرَهٗ اِلَی الْکَعْبَةِ وَهُوَ یَعِظُ النَّاسَ فَوَقَفَ عَلَیْهِ الْحَسَنُ وَقَالَ لَهٗ مَا مِلَاكُ الدِّیْنِ فَقَالَ الْوَرَعُ وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (فَضْلُ الْعِلْمِ خَیْرٌ مِّنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَخَیْرُ دِیْنِکُمُ الْوَرَعُ) وَلَا یَخْفٰی اَنَّ الْوَرَعَ لُبَابُ التَّقْوٰی لِاَنَّ التَّقْوٰی فِی الْحَرَامِ کُلِّهٖ وَالْوَرَعُ فِی الشُّبُهَاتِ کُلِّهَا فَالرَّجُلُ الْمُتَحَلِّیْ بِالْوَرَعِ اِذَا عَرَضَتْ لَهٗ کَلِمَةٌ مُّشْتَبِهَةٌ لَا یَدْرِیْ اَهِیَ غِیْبَةٌ اَمْ لَا یَکُفُّ عَنْهَا وَعَلٰی ذٰلِكَ فَقِسْ وَقَدْ جَمَعَ کُلَّ اَحْکَامِ الْوَرَعِ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (دَعْ مَا یَرِیْبُكَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُكَ) وَلَا بِدْعَ فَالَّذِیْ یَتَّقِی الشُّبُهَاتِ لَا یَقْدِمُ عَلٰی مَا هُوَ فَوْقَهَا مِنَ الْمَنْهِیَّاتِ وَیَکُفُّ عَنِ الْاِقْدَامِ بِغَیْرِ بَیَانٍ اَوْ بُرْهَانٍ کِتَابِیٍّ اَوْ عَقْلِیٍّ عَلٰی مُطْلَقِ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ وَقَدْ تَرٰی اَنَّ جَمِیْعَ مَا وَقَعَ فِیْهِ الزَّائِغُوْنَ اَهْلُ الْعَقَائِدِ الْفَاسِدَةِ مِنْ هَضْمِ حُقُوْقِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالتَّجَرِّیْ عَلَی الْمُخَالَفَةِ فِی الْاَحْکَامِ الَّتِیْ اَجْمَعَ عَلَیْهَا عُلَمَاءُ الدِّیْنِ وَاَئِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْقَوْلِ بِنَفْیِ الصِّفَاتِ وَالْقَوْلِ بِخَلْقِ الْقُرْاٰنِ وَبِالتَّشْبِیْهِ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰهِ وَالْقَوْلِ بِحُدُوْثِ الصِّفَاتِ الْفَوْقِیَّةِ

رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک نوجوان کو دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ سے پیٹھ لگائے ہوئے لوگونکو وعظ کررہا تھا تو حسن بصری وہاں ٹھہر گئے اور پوچھا دین کی مدار کیا چیز ہے انہوں نے جواب دیا ورع اور آنحضرت صلعم نے فرمایا علم کا زیادہ ہونا عبادت کے زیادہ ہونے سے بہتر ہے اور دین کی خوبی ورع ہے مخفی نہ رہے کہ ورع تقوی کا مغز ہے کیونکہ تقوی سب محرمات میں ہے اور ورع سارے شبہات میں ہے سو جو شخص ورع کے زیور سے آراستہ ہے جب کوئی مشتبہ کلام اسکے درپیش ہو جسے وہ جانتا نہیں کہ یہ غیبت میں داخل ہے یا نہیں وہ اس سے باز رہتا ہے اور علی ہذا القیاس اور ورع کے تمام اقسام کو نبی صلعم کے اس قول نے اپنے اندر جمع کرلیا ہے (شبہ کی چیز کو چھوڑ کر بے شبہ چیز کو اختیار کرو) اور یہ (یعنے ورع کا رتبہ تقوی سے اعلے ہونا) کوئی اچنبے کی بات نہیں جو شخص شبہات سے پرہیز کرتا ہے منہیات جو شبہات سے اوپر ہیں اُنکے پاس نہیں پھٹکتا اور کتابی یا عقلی بیان و برہان کے سوا مطلق کسی قول یا فعل پر اقدام کرنے سے رکتا ہے غور سے دیکھو تمہیں معلوم ہوجائیگا کہ جس گڑھے میں اہل زیغ فاسد عقائد والے گرتے رہے ہیں مثلاً انبیا اور اولیا کی کسر شان اور جن احکام پر علما امت اور ائمہ مسلمین کا اتفاق ہوچکا ہے اُنکی مخالفت پر جرات کرنا اور صفات الٰہی کی نفی کا قائل ہونا اور قرآن کو مخلوق کہنا معاذ اللہ باریتعالی کے مخلوق سے مشابہ ہونے کا قائل ہونا اور صفات

وَالتَّجَنُّبِ وَالْحَطِّ عَلَى الصَّالِحِيْنَ وَالْاَخْيَارِ عَنْ طُرُقِ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ اٰرَائِهِمُ الْمُجَانِبَةِ لِاعْتِقَادِ اَهْلِ الْحَقِّ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ اِنَّمَا كَانَ مِنْ قِلَّةِ الْوَرَعِ وَالْاِقْدَامِ بِتَاوِيْلَاتِهِمُ الْكَاذِبَةِ وَاٰرَائِهِمُ السَّقِيْمَةِ عَلَى الْمُشْتَبِهَاتِ فَشَقُّوا الْغُبَارَ عَنْهَا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتَابٍ مُّنِيْرٍ حَمَانَا اللهُ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّلَاثُوْنَ الْقَنَاعَةُ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُنْ وَرِعًا تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ اَشْكَرَ النَّاسِ) فَقَدْ جَعَلَ الْقَنَاعَةَ اَفْضَلَ مَقَامَاتِ الشُّكْرِ وَاِنَّمَا الشُّكْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَّا يَفْنٰى) وَالْقَنَاعَةُ ضِدُّ الطَّمَعِ وَالْحِرْصِ وَالشَّرَهِ عَلَى الدُّنْيَا وَقَدْ تَزِلُّ اَفْهَامُ الْبَعْضِ فَيَظُنُّوْنَ اَنَّ الْقَنَاعَةَ هِيَ الْبَطَالَةُ وَالْكَسَلُ وَتَرْكُ الْعَمَلِ وَهٰذَا غَلَطٌ سَقِيْمٌ اِنَّمَا الْقَنَاعَةُ سِرٌّ يُسْتَوْدَعُ فِي الْقَلْبِ مَعَ الْعَمَلِ وَالْجِدِّ وَالْاِشْتِغَالِ يَسْتَغْنِيْ بِهِ الْمَرْءُ عَنْ غَيْرِ اللهِ فَقَلْبُهٗ بِسَبَبِ ذٰلِكَ السِّرِّ شَبْعَانُ وَلِسَانُهٗ شَاكِرٌ وَّنَفْسُهٗ مُطْمَئِنَّةٌ خِلَافًا لِمَنْ يَّكُوْنُ مُشَتَّتَ الْفِكْرِ مَشْغُوْلَ الْقَلْبِ بِطَلَبِ الزِّيَادَةِ مُتَّبِعًا لِلْهَوٰى مُؤْثِرًا

اعتقاد کرنا صالحین کی شان گھٹانا سلف صالحین کی راہ وروش سے علحدگی اختیار کرنا اور ان عقائد کے سوا اور جتنے انکے اعتقادات اہل حق یعنے اہل سنت وجماعت کے عقائد حقہ کے برخلاف ہیں اُن سب کا منشا ورع کی قلت اور جھوٹی تاویلوں اور ضعیف راؤں کے سبب مشتبہات پر جرات کرنا تھا سو بغیر علم اور ہدایت اور روشن کتاب کے مشتبہات میں گھس پڑے اللہ تم ہمیں اور تمام مسلمانوں کو (قلت ورع سے) بچائے

تیسویں شاخ قناعت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا (پرہیزگار بنو تمام لوگوں سے زیادہ عبادت کرنیوالے ہوجاوگے اور قانع بنو سب سے زیادہ شکر کرنیوالے ہوجاوگے) تو رسول صلعم نے قناعت کو شکر کے مقامات میں سے برتر مقام قرار دیا ہے اور شکر نصف ایمان ہے رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں (قناعت ایک خزانہ ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتا) قناعت ضد ہے دنیا کی لالچ اور حرص اور آز کی اور یہاں بعض لوگوں کے افہام نے لغزش کھا کر یہ گمان کرلیا ہے کہ قناعت سستی اور بیکاری اور روزگار کے ترک کردینے کا نام ہے اور حقیقت میں یہ سخت غلطی ہے قناعت تو اس سر کا نام ہے جو باوجود کاروبار میں مصروف رہنے کے دل میں ودیعت رکھا جاتا ہے اُسکی بدولت انسان غیر اللہ سے مستغنی اور بے پروا ہوتا ہے اسکا دل سیر ہوتا ہے اُسکی زبان شکرگذار ہوتی ہے اُسکا نفس اطمینان سے رہتا ہے برخلاف اس شخص کے جسکا فکر زیادہ طلبی کے سبب پراگندہ دل مصروف رہتا ہے

لِلدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ فَالْقَانِعُ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ
بِهٖ عَلَيْهِ وَقَسَمَهٗ لَهُ الَّذِيْ لَا يُرِيْدُ اِلَّا
الْحَلَالَ وَلَا يَتَشَوَّقُ اِلَّا لِلطَّيِّبِ مِنَ
الْاَرْزَاقِ لَا يَجِيْءُ مِنْهُ لِلنَّوْعِ الْاِنْسَانِيِّ
اَذِيَّةٌ وَلَا ضَرَرٌ بَلْ كُلُّهٗ فِيْ شُغْلِهٖ وَعَمَلِهٖ
نَفْعٌ وَالْحَرِيْصُ الطَّامِعُ الْغَيْرُ الْقَانِعِ
يَتَطَلَّبُ الزِّيَادَةَ مِنْ كُلِّ طَرِيْقٍ وَيَعْمَلُ
الْحِيْلَةَ لِاسْتِحْصَالِ الزِّيَادَةِ بِكُلِّ وَجْهٍ لَا
يُرْقَبُ فِيْ ذٰلِكَ سِوَى الْاِلٰهِيَا وَلَا يَسْتَحْيِيْ
مِنَ النَّاسِ بَلْ رُبَّمَا سَاقَهٗ حِرْصُهٗ لِاَجْلِ
شَرْهِهٖ وَحُصُوْلِ غَرْضِهٖ فَيَجْتَرِئُ عَلَى اِتْلَافِ
النُّفُوْسِ وَهَدْمِ النَّوَامِيْسِ الشَّرْعِيَّةِ
وَيَخُوْضُ بِاِضْرَارِ الْخَلْقِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ
عَلٰى مَا يَزْعُمُ نَفْعَ نَفْسِهٖ فَمَثَلُ ذٰلِكَ الرَّجُلِ
مَثَلُ الْحَيَوَانِ الْمُفْتَرِسِ وَلَا فَرْقَ بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ الْكَلْبِ الْكَلِبِ الَّذِيْ يَجِبُ
اِزَالَتُهٗ فَاِنَّهٗ كُلُّهٗ فِيْ شُغْلِهٖ وَعَمَلِهٖ ضَرَرٌ
لِلنَّاسِ مَحْضٌ وَكَمْ نَرٰى بَيْنَ ظَهْرَانِيِ
الْاُمَّةِ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ اُنَاسًا اَخْطَفَهُمْ
شَرَهُهُمْ وَحِرْصُهُمْ فَاَضَرُّوْا بِالْخَلْقِ وَ
هَدَمُوْا اَرْكَانَ مَنَافِعِ النَّاسِ لِاَغْرَاضِهِمْ
وَلِصَيْدِ اَطْمَاعِهِمْ حَتّٰى ضَاقَتْ بِالنَّاسِ
سُبُلُ الْمَعِيْشَةِ وَكُلَّ يَوْمٍ هُمْ عَلٰى نَسَقٍ
مِّنْ اِظْهَارِ الْبِدَعِ وَبَثِّ الْفِتَنِ وَالْمِحَنِ
فِي الْاُمَّةِ وَاَيْنَ الْقُلُوْبُ بِرَفْعِ شَكْوٰى

آخرت پر ترجیح دیتا ہے سو خدا کے دیئے اور اپنے مقسوم پر
قناعت کرنیوالا سوائے حلال کے کسی چیز کا ارادہ
نہیں کرتا اور سوائے رزق طیب کے اور چیز کا شوق
مند نہیں ہوتا اس سے نوع انسانی کے کسی فرد کو ضرر
اور دکھ نہیں پہنچتا بلکہ وہ اپنے کاروبار میں رہ کر
خلق اللہ کے لیے تمام نفع ہی نفع ہے اور حریص
طامع غیر قانع ہر طریق سے زیادتی کا طالب ہوتا
اور حصول زیادتی کے لیے ہر قسم کے حیلے کام میں
لاتا ہے نہ خدا تعالی کی بازپرس سے ڈرتا ہے نہ
لوگوں سے شرم کرتا ہے بلکہ بسا اوقات حرص اسکو ہوس
بازی اور حصول مطلب کی خاطر کشاں کشاں یہاں
تک پہنچاتی ہے کہ لوگوں کے نفوس اور شرعی ناموس
کے تلف و برباد کرنے پر جرات کر بیٹھتا ہے اور خلق
آزاری (کے خطرناک سمندر) میں گھس پڑتا ہے اور اس
کارروائی سے اپنے زعم فاسد میں اپنے نفع کا ارادہ
کرتا ہے سو اس شخص کی مثال درندہ حیوان کی طرح
ہے اس شخص میں اور ہڑکے والے کتے میں کچھ فرق
نہیں جسکا نیست و نابود کرنا واجب ہے کیونکہ وہ
اپنے تمام کاروبار کے لوگوں کے حق میں محض ضرر ہی
ضرر ہے ہم اس امت کے درمیان بہتیرے لوگ دیکھتے
ہیں کہ حرص و آز نے انہیں بدحواس بنا رکھا ہے
سو انہوں نے اپنی امیدوں کے شکار کرنے اور اغراض
کے حاصل کرنے کے لیے خلق اللہ کو ستایا اور پبلک کے
منافع کے ارکان کو مسمار کر دیا یہاں تک لوگوں پر طلب
معاش کے رستے تنگ ہو گئے اور وہ ہر دن ایک ڈھنگ

النَّوْعِ الْاٰدَمِيِّ مِنْهُمْ اِلٰى حَظِيْرَةِ قُدْسِ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُمْ فِيْ بُحْبُوْحَةِ الْاِمْهَالِ
يَزْعُمُوْنَ الْاِمْهَالَ اِهْمَالًا وَاِنَّهُمْ لَمَفْتُوْنُوْنَ
(وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ
يَنْقَلِبُوْنَ) —

وَالشُّعْبَةُ الْحَادِيَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ

تَصْدِيْقُ الْقَلْبِ بِمَا اَقَرَّ بِهِ اللِّسَانُ
مِنَ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَسِرُّ ذٰلِكَ اَنْ يَسْتَغْرِقَ
الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ الْقَلْبَ خَاشِعًا لِجَلَالِ اللّٰهِ
خَاضِعًا لِعَظَمَتِهِ ذَلِيْلًا لِسُلْطَانِهِ وَقَدْ
عَرَّفَنَا ذٰلِكَ شَيْخُنَا اِمَامُ الْاَوْلِيَاءِ
وَحَكِيْمُهُمُ السَّيِّدُ اَحْمَدُ الرِّفَاعِيُّ الْحُسَيْنِيُّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنَّا بِهِ فَقَالَ التَّوْحِيْدُ
وِجْدَانُ تَعْظِيْمٍ فِي الْقَلْبِ يَمْنَعُ عَنِ التَّعْطِيْلِ
وَالتَّشْبِيْهِ وَقَالَ شَيْخُنَا الْقُطْبُ الْجَلِيْلُ
السَّيِّدُ بَهَاءُ الدِّيْنِ مُحَمَّدٌ مَهْدِيُّ اٰلِ خِزَامِ
الصَّيَّادِيُّ الرِّفَاعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْحِكَمِ
الْمَهْدَوِيَّةِ مَا نَصُّهُ التَّوْحِيْدُ ظَاهِرُ
الْبُرْهَانِ رَبُّكَ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ
وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ
الْخَبِيْرُ اِحْتَجَبَ عَنْكَ بِلُطْفِهِ فَلَا تُكَيِّفْ
وَتُشَبِّهْ مَا لَمْ تَكُنْ تُدْرِكُ فَتَكْذِبُ
وَهُنَالِكَ تَعْبُدُ مَا شَبَّهْتَ فَاجْعَلْ هَيْبَتَهُ
فِيْكَ قَائِمَةً وَهِمَّتَكَ مِنَ الْوَهْمِ سَالِمَةً
وَاٰيَاتِ ذِكْرِهِ بِلِسَانِكَ دَائِمَةً وَاَنْتَ

شکایت کا مرافعہ خطیرۃ القدس میں پیش کر رہا ہے
حالانکہ وہ میدان مہلت کے بیچوں بیچ بسر کر رہے
ہیں وہ تو اس مہلت کو فروگذاشت سمجھے ہوئے ہیں
اور حقیقت میں وہ امتحان و آزمائش کے شکنجے میں کسے
جا رہے ہیں (اور ابھی عنقریب ظالموں کو معلوم ہو جاویگا کہ کونسی
الٹی پلٹی میں وہ الٹتے ہیں)

اکتیسویں شاخ اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے کا اقرار
جو زبان نے کیا ہے دل سے گرویدہ ہو کر اسے مان
لینا اور اسکا سر یہ ہے کہ ایمان باللہ تمام دل کو گھیر
لے دراں حال کہ اللہ کے جلال کے سامنے فروتنی کرنیوالا
ہے انکی عظمت کے آگے جھکنے والا ہے اسکے غلبہ
و سلطان کے روبرو ذلیل ہونے والا ہے چنانچہ ہمیں
اسکا پتہ ہمارے شیخ امام الاولیا حکیم الاصفیا سید احمد
رفاعی حسینی نے دیا اللہ تعالےٰ انسے خوشنود ہو اور
برکت انکی ہمسے راضی ہو سو انہوں نے فرمایا توحید
ہے کہ دل میں ایسی تعظیم پائی جائے جو تعطیل اور تشبیہ
سے مانع ہو۔ ہمارے شیخ قطب جلیل سید بہاء الدین
محمد مہدی آل خزام صیادی رفاعی نے جو حکم مہدویہ
میں فرمایا اسکا مضمون یہ ہے کہ توحید کی دلیل نہایت
کھلی اور روشن ہے خدا تعالےٰ کا ادراک آنکھیں نہیں
کر سکتیں وہ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ باریک
بین ہے باخبر وہ اپنی لطف کے باعث تجھ سے حجاب
میں ہے سو جس چیز کو تو ادراک نہیں کر سکتا اسکے لیے
کوئی کیفیت نہ ثابت کر نہ اسے کسی چیز سے تشبیہ دے
ورنہ تو جھوٹا ہوگا اور اس صورت میں تیری عبادت
اس چیز کے لیے واقع ہوگی جسکے ساتھ تو اسے تشبیہ دے رہا ہے

حِيْنَئِذٍ مِّنَ الْاَمِيْنِيْنَ اسْتَوْدَعَكَ لَطَائِفَ تَعْرِفُ وُجُوْدَهَا فِيْكَ وَلَا يُدْرِكُهَا بَصَرُكَ لِتَعْرِفَ سِرَّ لُطْفِهٖ فَدَعْ ظُلْمَةَ طَبْعِكَ وَضَعْ خَدَّكَ ذُلًّا لِرَبِّكَ عَلَى التُّرَابِ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ (انتہیٰ) وَقَدْ جَمَعَ كُلَّ اَقْوَالِ الْعَارِفِيْنَ وَالْحُكَمَاءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالْبُلَغَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ قَوْلُ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ حَبِيْبِ اللّٰهِ صَادِقِ الْوَعْدِ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَصِّ (تَفَكَّرُوْا فِيْ خَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَتَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ) فَهٰذَا الْحَدِيْثُ الشَّرِيْفُ يَاْمُرُ بِالتَّفَكُّرِ فِي الْاٰئِهٖ وَمَصْنُوْعَاتِهٖ وَخَلْقِهٖ سُبْحَانَهٗ وَيَنْهٰى عَنِ التَّفَكُّرِ فِيْ ذَاتِهٖ لِاسْتِحَالَةِ اِحَاطَةِ الْحَادِثِ بِالْقَدِيْمِ وَالْمَيِّتِ بِالْحَيِّ وَالْمَعْدُوْمِ بِالْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَكُلُّ مَا سِوَى اللّٰهِ مَخْلُوْقٌ لَطُفَ اَوْ كَثُفَ كَبُرَ اَوْ صَغُرَ اَمَا تَرٰى سِرَّ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِ الْاَرْوَاحِ فَخَلْقُهَا اَغْرَبُ وَاَعْظَمُ مِنْ غَيْرِهَا مِنَ الْاَجْسَامِ وَالنُّفُوْسِ لِاَنَّهَا بَسِيْطَةٌ لَطِيْفَةٌ جِدًّا وَهِيَ صَادِرَةٌ عَنْ اَمْرِهٖ سُبْحَانَهٗ فَاِذَا تَدَبَّرْتَهَا وَفَهِمْتَ لُطْفَهَا عَلِمْتَ مَا عَلَيْهَا مِنْ اٰثَارِ الْحَدَثِ فَتَنْفِيْ عَنِ الْخَالِقِ الْمُنَزَّهِ عَنْ سِمَاتِ الْحَادِثَاتِ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ قَبِيْلِ الْاَرْوَاحِ وَالْعُقُوْلِ وَتَنْفِيْهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سِوَى الْخَالِقِ بِالْحَدَثِ وَقَدْ

تو امن والوں میں ہوگا اسنے تیرے اندر بہت سے لطائف جنکا اپنے اندر پایا جانا تجھے خوب معلوم ہے اور تیری آنکھ انکو نہیں ادراک کر سکتی اسلیے ودیعت رکھے ہیں کہ تو اسکے لطف کے سر کو پہچانے پس تو اپنی طبیعت کی تاریکی کو چھوڑ دے اور اپنے رخسارہ کو خداوند تعالے کے آگے خاکساری کی مٹی پر رکھ دے اور انابت والوں کے طریقہ کی پیروی کر (تمام شد) اور دونوں جہانوں کے سردار خدا کے دوست صادق الوعد امانت دار صلعم کے قول نے جسکی عبارت یہ ہے وہ خدا کی خلقت میں غور و فکر کرو اور اسکی ذات میں تفکر نہ کرو تمام عارفین و دانشمندان دین و صدیقین اور اہل بلاغت محققین کے اقوال کے مضمون کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے یہ حدیث شریف نعمائے ربانی و مصنوعات و مخلوقات سبحانی میں تفکر کرنے کا حکم کرتی ہے اور اسکی ذات میں سوچنے سے منع کرتی ہے کیونکہ حادث کا قدیم اور مردہ کا زندہ پر اور معدوم کا واجب الوجود پر احاطہ کرنا محال ہے جو چیز خدا کے سوا ہے سب مخلوق ہے لطیف ہو یا کثیف بڑی ہو یا چھوٹی کیا تو نے ارواح کی پیدائش کی سر میں کبھی غور نہیں کی آنکی پیدائش اپنے غیر کی نسبت خواہ اجسام ہوں خواہ نفوس عجیب اور زیادہ شاندار ہے کیونکہ وہ بسیط اور نہایت لطیف ہیں تاہم وہ اللہ تعالے کے امر سے صادر ہوئے ہیں سو جب تو انمیں غور کریگا اور ان کی لطافت کو سمجھ لیگا تو جو اثر آثار حدوث ہیں وہ تجھے صاف معلوم ہو جائینگے اسوقت تو خالق سبحانہ سے جو حادثات کے نشانات سے منزہ پاک ہے

ضَلَّ خَلْقٌ كَثِيْرٌ فِي الْاَرْوَاحِ وَالنُّفُوْسِ
فَقَالُوْا بِقِدَمِهَا وَاٰخَرُوْنَ قَالُوْا بِقِدَمِ
الْكُلِّ جَسَدًا كَانَ اَوْ غَيْرَهٗ حَتّٰى عَطَّلَ
بَعْضُهُمْ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ بِنَفْيِ
الصَّانِعِ وَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْجَهْلِ وَ
عَدَمِ صِحَّةِ النَّظَرِ اِذِ الْوَاجِبُ الْوُجُوْدِ
مَوْجُوْدٌ وَّلٰكِنْ لَيْسَ كَشَيْءٍ مِّنَ الْمَوْجُوْدِ
وَلَا ذَاتُهٗ كَالذَّوَاتِ وَقِدَمُهٗ سُبْحَانَهٗ
لَا يَحْتَاجُ اِلٰى دَلِيْلٍ وَّمَعَ ذٰلِكَ فَالدَّلِيْلُ
قَوْلُهٗ سُبْحَانَهٗ (هُوَ الْاَوَّلُ) وَمِنَ الْعَقْلِ
اِسْتِحَالَةِ التَّسَلْسُلِ وَاِذَا بَطَلَ التَّسَلْسُلُ
ثَبَتَ الْقِدَمُ لِلْوَاجِبِ الْقَدِيْمِ وَدَلِيْلُ الْبَقَاءِ
قَوْلُهٗ سُبْحَانَهٗ (كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى
وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ) وَدَلِيْلُهٗ
مِنَ الْعَقْلِ مَا ثَبَتَ قِدَمُهٗ اسْتَحَالَ عَدَمُهٗ
وَدَلِيْلُ مُخَالَفَتِهٖ جَلَّتْ قُدْرَتُهٗ لِلْاَشْيَاءِ
وَاَنَّهٗ لَيْسَ بِجَوْهَرٍ وَّلَا جِسْمٍ وَّلَا عَرَضٍ
فَمِنَ النَّقْلِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ)
وَالْاَشْيَاءُ لَا تَخْلُوْ عَنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ
اَشْيَاءَ اَعْنِي الْجِسْمَ وَالْجَوْهَرَ وَالْعَرَضَ
وَالدَّلِيْلُ مِنَ الْعَقْلِ اَنَّ الْجَوْهَرَ هُوَ
الْمَوْضُوْعُ فِي الْحَيِّزِ الْمَحْصُوْرِ فِيْهِ فَقَدْ
ظَهَرَتْ فِيْهِ صُوْرَةُ الْوَضْعِ فِي حَيِّزِهٖ
بِسُكُوْنِهٖ وَالسُّكُوْنُ عَرَضٌ حَالٌّ مَعَهٗ
بِحُدُوْثِهٖ فِي الْحَيِّزِ بَعْدَ الْحَرَكَةِ الَّتِي

ارواح اور عقول کی نسبت بہت سی خلقت گمراہ ہو گئی
ہے کہ انکو قدیم مان لیا اور دوسرے فریق تمام عالم کے
قدم کے قائل ہو گئے خواہ جسم ہو یا غیر جسم یہاں تک کہ بعض
(کمبخت) معطل ہو کر نفی خالق تعالیٰ کے قائل ہو گئے اور یہ سب کچھ
جہالت کی تاریکی اور نادرستی نظر و فکر کا نتیجہ ہے اسلیے
کہ حقیقۃ الامر یہ ہے کہ واجب الوجود موجود ہے لیکن موجودات
میں سے کسی چیز کی مثل نہیں اور نہ اس کی ذات اور
ذاتوں کی طرح ہے اور اس پاک و منزہ کا قدیم ہونا کسی دلیل
کا محتاج تو نہیں تاہم (اس مدعا کی نقلی) دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ
قول ہے (وہ سب سے پہلا ہے) اور عقلی دلیل تسلسل کا
محال ہونا ہے جب تسلسل باطل ہو گیا تو ایک ذات قدیم
کے لیے قدم ثابت ہو گیا اور بقا کی (نقلی) دلیل اللہ تعالیٰ
کا یہ قول ہے (جو کچھ روی زمین پر ہے سب فانی ہے
اور تیرے رب صاحب جلال و اکرام کی ذات باقی رہیگی)
اور اسکی عقلی دلیل یہ ہے کہ جس چیز کی قدامت ثابت ہو
جائے اسکا عدم محال ہوتا ہے اور نقلی دلیل اس امر کی
کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمام اشیا سے مباین و مخالف ہے
نہ وہ جوہر ہے نہ جسم نہ عرض خدا تعالیٰ کا یہ فرمان ہے
(کوئی چیز اس کی مثل نہیں) ہے اور تمام اشیا ان تین
قسم سے خالی نہیں ہوتیں یعنے جسم جوہر عرض اور اس
مدعا کی عقلی دلیل یہ ہے کہ جوہر موضوع یعنے قائم بالذات
چیز کا نام ہے جو حیز کے اندر اور اس میں محصور ہے
پس موضوع ہونے کی صورت اس میں حیز کے اندر اسکے
سکون کی وجہ سے ظاہر ہوئی ہے اور سکون عرض ہے
جو حیز میں اسکے حادث ہونے پر اسمیں حلول کر گئی ہے

صَارَ بِهَا اِلَى الْحَيِّزِ وَحِيْنَئِذٍ سَكَنَ فِي الْحَيِّزِ
فَقَدْ ظَهَرَ اَنَّ الْجَوْهَرَ مَفْعُوْلٌ لِّغَيْرِهٖ
بِالْبُرْهَانِ وَاَمَّا الْجِسْمُ فَاِنَّهٗ لَوْ كَانَ جِسْمًا
لَكَانَ مُؤَلَّفًا مِّنْ جَوَاهِرَ كَثِيْرَةٍ وَّلَمْ تَكُنْ
تِلْكَ الْجَوَاهِرُ مُؤْتَلِفَةً اِلَّا بَعْدَ افْتِرَاقِهَا
فَقَدْ ظَهَرَتْ فِي الْجِسْمِ صُوْرَةُ التَّالِيْفِ
وَالْمُؤَلَّفُ مَفْعُوْلٌ لِّغَيْرِهٖ وَاَمَّا الْعَرَضُ
فَلَوْ كَانَ عَرَضًا لَّكَانَ حَالًّا فِي الْاَجْسَامِ وَ
الْجَوَاهِرِ لِاَنَّ الْعَرَضَ لَا يَكُوْنُ مَوْجُوْدًا
بِانْفِرَادِهٖ اِنَّمَا يُوْجَدُ اللَّوْنُ وَالْحَرَكَةُ
وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْاَعْرَاضِ فِي الْجَوَاهِرِ
وَالْاَجْسَامِ فَاِذَا كَانَ حَالًّا فِيْهِمَا لَا
يُوْجَدُ اِلَّا مَعَهَا فَقَدْ ظَهَرَتْ فِيْهِ
الصَّنْعَةُ كَمَا ظَهَرَتْ فِي الْجِسْمِ وَالْجَوْهَرِ
وَدَلِيْلُ اَنَّهٗ لَيْسَ مُخْتَصًّا بِجِهَةٍ قَوْلُهٗ سُبْحَانَهٗ
(اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ)
وَ(وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ) وَدَلِيْلُهٗ مِنَ
الْعَقْلِ اَنَّهٗ لَوْ كَانَ فِيْ جِهَةٍ لَّغَابَتْ عَنْهُ
الْجِهَةُ الْاُخْرٰى لِكَوْنِهٖ مَحْدُوْدًا وَّالدَّلِيْلُ
عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ مُسْتَقِرًّا عَلٰى مَكَانٍ وَّلَا
حَالًّا فِيْ شَيْءٍ قَوْلُهٗ تَعَالٰى (لَا تُدْرِكُهُ
الْاَبْصَارُ) وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا وَمِنَ
الْعَقْلِ اَنَّهٗ لَوْ كَانَ عَلٰى شَيْءٍ اَوْ فِيْ شَيْءٍ
لَاَدْرَكَتْهُ الْاَبْصَارُ وَالْاَوْهَامُ وَالْاَمْكِنَةُ
وَالْحَوَاسُّ وَاَحَاطَتْ بِمَا يَلِيْهَا مِنْهُ وَهُوَ

حیز کیطرف پہنچا اور اس وقت حیز میں ساکن ہو گیا
سو اس دلیل سے ظاہر ہو گیا کہ جوہر کسی اور کا بنایا ہوا
ہے ولیکن نفی جسم کی سو وہ اسلیے ہے کہ اگر جسم ہوتا تو
بہت سے جواہر سے مرکب ہوتا اور ان جواہر کی ترکیب
و تالیف نہیں ہوئی مگر بعد اسکے کہ آپس میں علیحدہ علیحدہ
تھے پھر اسکے بعد جسم میں تالیف کی صورت ظاہر
ہوئی اور جو مؤلف ہوتا ہے وہ کسی اور کا بنایا ہوا
ہوتا ہے ولیکن نفی عرض کی سو وہ اسلیے ہے کہ
اگر عرض ہوتا تو ضرور ہے کہ اجسام میں اور جواہر میں
اس کا حلول ہوتا کیونکہ عرض علیحدہ بذات خود موجود
نہیں ہوتی رنگ حرکت وغیرہ اعراض کے موجود ہونے
کی صورت یہی ہے کہ جواہر اور اجسام میں حلول کر کے پائے
جائیں پھر اگر باریتعالی ان میں حلول کیے ہوتا تو ان کی
معیت کے سوا موجود نہ ہوتا تو اسمیں بھی جسم و جوہر کی طرح
مصنوعیت ظاہر ہو جاتی تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا
اور نقلی دلیل اس امر کی کہ خداوند تعالے کسی جہت سے
مختص نہیں اللہ تعالی کا یہ قول ہے (اللہ ہر چیز کا
پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے) اور
(اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں کہ تم ہو) اور
عقلی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ ایک جہت میں ہوتا تو اس
سے دوسری جہت غائب ہوتی کیونکہ وہ محدود ہے
اور اس امر کی نقلی دلیل کہ خداوند تعالے کسی مکان پیا
قرار گیر اور کسی چیز میں حلول کرنے والا نہیں خداوند
تعالے کا یہ قول ہے (اس کو آنکھیں نہیں پاتیں) اور لوگ
اپنے علم کے ذریعے اسکا احاطہ نہیں کر سکتے ہیں اور عقلی

مُنَزَّهٌ عَنْ كُلِّ ذٰلِكَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ
لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ)۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ اَلْاِيْمَانُ
بِالصِّفَاتِ وَالْاَسْمَآءِ وَهِيَ شُعْبَةٌ لَّا بُدَّ
مِنَ التَّصْدِيْقِ بِهَا فَاِنَّ عَدَمَ التَّصْدِيْقِ
بِهَا يُؤَدِّيْ اِلٰى تَكْذِيْبِ الْكِتَابِ الْعَزِيْزِ
وَاَخْبَارِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَثْبَتَ لِنَفْسِهٖ
فِيْ كِتَابِهِ الْكَرِيْمِ صِفَةَ الْكَلَامِ وَالْعِلْمِ
وَالرَّحْمَةِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْقُرْاٰنُ وَ
الْحَدِيْثُ وَاَهْلُ السُّنَّةِ وَعُلَمَآءُ الصَّحَابَةِ
وَاَئِمَّةُ الْمَذَاهِبِ وَالْمُتَكَلِّمُوْنَ كُلُّهُمْ
اَثْبَتُوْا لَنَا ذٰلِكَ وَنَقَلُوْا اِلَيْنَا اَخْبَارَ الصِّفَاتِ
وَنَطَقُوْا بِهَا فَتَكْذِيْبُهُمْ يَسْتَلْزِمُ هَدْمَ
الشَّرِيْعَةِ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَهٰهُنَا سِرٌّ وَّهُوَ
اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ اَحْسَنَ لِلْمَخْلُوْقِ بِالسَّمْعِ
الْمُقَيَّدِ وَالْحَيَاةِ الْمُقَيَّدَةِ وَالْبَصَرِ الْمُقَيَّدِ
وَالْكَلَامِ الْمُقَيَّدِ وَاَمْثَالِ ذٰلِكَ مِنَ الصِّفَاتِ
الْمُقَيَّدَةِ يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى سَمْعِ بَارِئِهٖ
الْمُطْلَقِ وَبَصَرِهِ الْمُطْلَقِ وَكَلَامِهِ الْمُطْلَقِ
وَحَيَاتِهِ الْمُطْلَقَةِ وَسَائِرِ صِفَاتِهِ الْمُقَدَّسَةِ
الْمُطْلَقَةِ فَاَسْمَآؤُهٗ سُبْحَانَهٗ وَصِفَاتُهٗ كُلُّهَا
قَدِيْمَةٌ بِقِدَمِهٖ تَعَالٰى لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّقَالَ
شَيْءٌ مِّنْهَا مُحْدَثٌ وَّمَنْ هٰذَا الَّا يَلْزَمُ

ان سب باتوں سے پاک اور برتر ہے (کہہ وہ اللہ ایک
ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ ہی وہ
کسی سے جنا گیا ہے اور نہ کوئی اسکے میل جوڑ کا ہے)

بتیسویں شاخ خدا تعالیٰ کی صفتوں اور
ناموں پر ایمان لانا ہے یہ ایک ایسی شاخ ہے جسکی
تصدیق نہایت ضروری ہے کیونکہ اسکی تصدیق
نہ کرنا کتاب الٰہی اور احادیث رسالت پناہی کی
تکذیب کا موجب ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن
کریم میں اپنے لیے صفت کلام و علم و رحمت و
صفت سمع و بصر ثابت کی ہے اور قرآن و حدیث
اور اہلسنت اور علماء صحابہ اور ائمہ مذاہب اور
علماء متکلمین سب نے ان صفات کو ثابت کیا ہے
اور احادیث صفات کو ہمارے پاس نقل کیا ہے
اور انہیں بیان کیا ہے تو انکو جھٹلانے سے معاذ اللہ
شریعت کا ہدم اور مسمار کرنا لازم آتا ہے یہاں
ایک راز ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے سمع
بصر حیاۃ کلام وغیرہ مقید صفات عطا کرکے مخلوق
پر احسان کیا ہے تو ان مقید صفات سے خالق
سبحانہ کی سمع بصر کلام حیات وغیرہ مطلق صفات
مقدسہ کا پتہ چلتا ہے خدا وند جل جلالہ کے تمام
اسماء اور صفات بھی قدیم اس
کی ذات کے ساتھ ہمیشہ قدیم ہیں یہ
جائز نہیں کہ انہیں سے کسی کو
محدث و نو پیدا کہا جاوے اور
اس تعدد قدما کا قائل ہونا

اَلْقَوْلُ بِتَعَدُّدِ الْقِدَمِ بَلْ صِفَاتُهُ وَ
اَسْمَاؤُهُ سُبْحَانَهُ قَائِمَةٌ بِهٖ قَدِيْمَةٌ بِقِدَمِهٖ
وَالْيَتَدَبَّرْ فَاِنَّ اَسْمَاءَهُ سُبْحَانَهُ تَنْقَسِمُ اِلٰى
ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ قِسْمٌ يَدُلُّ عَلَى الذَّاتِ كَشَيْءٍ
وَّمَوْجُوْدٍ وَّمَذْكُوْرٍ وَّمَا كَانَ مِثْلَ هٰذَا
فَهُوَ يَدُلُّ عَلَى الْمُسَمّٰى نَفْسِهٖ وَقِسْمٌ يَدُلُّ
عَلٰى ذَاتٍ وَّصِفَاتِ ذَاتٍ كَالْحَيِّ وَالْعَالِمِ
وَالْقَادِرِ وَالسَّمِيْعِ وَالْبَصِيْرِ فَهٰذَا يَدُلُّ
عَلٰى ذَاتٍ وَّصِفَةِ ذَاتٍ وَّهِيَ الْحَيٰوةُ
وَالْعِلْمُ وَالْقُدْرَةُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَقِسْمٌ
يَدُلُّ عَلٰى ذَاتٍ وَّصِفَةِ فِعْلٍ كَالْمُمِيْتِ
وَالْخَالِقِ وَالرَّازِقِ فَالْمُمِيْتُ هُوَ اللّٰهُ
سُبْحَانَهُ وَالصِّفَةُ هِيَ الْمَوْتُ وَالْاِمَاتَةُ
وَهِيَ فِعْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهِيَ صِفَةُ
فِعْلٍ لَّا يَرْجِعُ اِلَى الذَّاتِ مِنْهَا شَيْءٌ وَّلَوْ
جَازَ ذٰلِكَ لَدَلَّ عَلٰى اَنَّ الْخَلْقَ وَالْمَوْتَ
وَكُلَّ صِفَةِ فِعْلٍ قَائِمٌ كُلُّهَا بِذَاتِ الْبَارِئِ
سُبْحَانَهُ وَاللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مُنَزَّهٌ عَنْ
كُلِّ ذٰلِكَ فَعَلٰى هٰذَا وَجَبَ عَلَيْنَا الْاِيْمَانُ
بِصِفَاتِهٖ وَاَسْمَائِهِ الَّتِيْ اَثْبَتَهَا لِنَفْسِهٖ
وَشَهِدَ بِهَا الْعَقْلُ وَالدَّلِيْلُ وَحَسْبُنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اَلْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ وَالْقَضَايَا الْجَارِيَةِ
عَلَى الْخَلْقِ فَاِنَّ الْقَدَرَ فِعْلُ اللّٰهِ يَتَصَرَّفُ

لازم نہیں آتا بلکہ اس پاکذات کے تمام اسما وصفات
اسکے قدم کے ساتھ قدیم ہیں اسکو خوب سمجھ لینا
چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالے کے اسما تین قسموں
میں منقسم ہیں ایک قسم وہ جو ذات پر دلالت کرتے ہیں
جیسے شی موجود مذکور اور جو نام اس قسم کے ہوں
وہ خود ذات مسمی پر دلالت کرینگے دوسری قسم وہ
جو ذات اور صفات ذات پر دلالت کرتے ہیں جیسے
زندہ، عالم، قادر، سمیع بصیر تیسری قسم وہ ہے جو
ذات اور صفت فعل پر دلالت کرتے ہیں جیسے مارنے
والا۔ پیدا کرنے والا۔ رزق دینے والا سو مارنے
والا وہ خدا سبحانہ وتعالے ہے اور صفت موت
اور مارنا ہے اور یہ خداوند تعالے کا کام ہے سو
وہ ایک فعل کی صفت ہے ذات کیطرف اسکا رجوع
نہیں اگر یہ جائز ہو جاتا تو اس بات پر دلالت کرتا
کہ خلق اور موت اور ہر صفت فعلیہ سب کے سب خداوند
تعالے کی ذات سے قائم ہیں حالانکہ اللہ تعالے
ان سب سے پاک اور منزہ ہے تو بنا بر اسکے ہمپر
...... اللہ تعالی کی اُن تمام صفات اور اسما پر ایمان
واجب ہے جنہیں خداوند تعالے نے اپنے لیے ثابت
کیا ہے اور عقل اور دلیل نے انکی شہادت دی ہے
اور کافی ہے ہم کو اللہ
اور وہ اچھا کارساز ہے

تینتیسویں شاخ تقدیر اور قضا جو خلق اللہ پر
جاری ہو رہی ہیں انکے ساتھ ایمان لانا کیونکہ تقدیر
اللہ تعالے کا فعل ہے جسکے ساتھ وہ اپنی

بِهٖ فِیْ خَلْقِهٖ لَهُ الْحُکْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ
وَفِیْ حَدِیْثِ جِبْرِیْلَ الَّذِیْ مَرَّ وَ
تُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ کُلِّهٖ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ
قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالَّذِیْ
یَحْلِفُ بِهٖ ابْنُ عُمَرَ لَوْ اَنَّ لِاَحَدِهِمْ مِثْلَ
اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا
قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَفِیْ
حَدِیْثٍ لِکُلِّ اُمَّةٍ مَجُوْسٌ وَمَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ وَذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ
یَجْحَدُوْنَ قُدْرَةَ الْخَالِقِ وَقُوَّةَ سُلْطَانِهٖ
فِی الْخَلْقِ وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا مِنْ غَفْلَتِهِمْ
فِی الْوَقْتِ وَاِلَّا لَوْ تَفَکَّرُوْا اِبْرَازَهُمْ
مِنْ عَالَمِ الْغَیْبِ اِلٰی عَالَمِ الشُّهُوْدِ بِغَیْرِ
عِلْمٍ مِنْهُمْ وَلَا رَاْیٍ وَلَا عَزْمٍ وَلَا عَزِیْمَةٍ
وَاِصْعَادَهُمْ مِنْ مَرْتَبَةِ الطُّفُوْلِیَّةِ اِلٰی مَرْتَبَةِ
الشَّیْخُوْخَةِ ثُمَّ اِرْجَاعَهُمْ مِنْ مَنْزِلَةِ
الْوُجُوْدِ اِلٰی مَنْزِلَةِ الْعَدَمِ وَاِقَامَةَ
اَسْرَارِ الْقَدَرِ حَالَ حَیَاتِهِمْ فِیْهِمْ فِیْ
کُلِّ حَالٍ مِنْ اَحْوَالِهِمْ حَتّٰی فِیْ خَوَاطِرِهِمْ
وَقِیَامِهِمْ وَقُعُوْدِهِمْ وَنَوْمِهِمْ وَیَقْظَتِهِمْ
وَاَدْرَکُوْا سِرَّ ذٰلِكَ وَسَرَیَانَهٗ فِیْهِمْ
لَاٰمَنُوْا کُلَّ الْاِیْمَانِ بِالْقَدَرِ اِجْلَالًا
لِعَظَمَةِ سُلْطَانِ الْمُقْتَدِرِ الَّذِیْ هُوَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فَاِنَّ الْاِسْتِطَاعَةَ وَ
الْقُوَّةَ الْمَنْسُوْبَةَ اِلَی النُّفُوْسِ فَ

مخلوق میں تصرف کرتا ہے اور اسی کے لیئے ہی حکم اور اسی کی طرف
مذکور ہو چکی ہے صفت ایمان میں وارد ہے اور دیکھ تو
ایمان لاوے تمام بھلائی اور برائی کے مقدر ہونیکا"
ابن عمرؓ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کی ابن عمرؓ
قسم کھاتا ہے تم میں سے کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر
سونا ہو اور وہ اُسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر ڈالے
تو جبتک وہ قدر پر ایمان نہ رکھتا ہو خدا تعالیٰ اُس سے
کبھی قبول نہیں کریگا ایک اور حدیث میں ہے ہر امت
کے لیے مجوس ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوس وہ
لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور یہ اس
لیے ہے کہ وہ خالق سبحانہ کی قدرت اور خلق پر اسکی
قوت اور غلبہ کا انکار کرتے ہیں اور اس کا منشا کوئی اور
چیز نہیں مگر اُن کی غفلت اور وقت میں انکا تدبر نہ ہونا
ورنہ اگر وہ عالم غیب سے اپنے علم و رای اور عزم و
ارادہ کے سوا عالم شہود میں آنے کو سوچتے اور درجہ
طفولیت سے مرتبہ شیخوخت کی طرف ترقی کرنے میں
اور پھر منزل وجود سے سرائے عدم کیطرف پھیرے
جانے میں اور اپنی زندگانی کے حالات میں سے ہر
حال یہانتک کہ اپنے دل کے خیالات نشست و برخاست
خواب و بیداری کی حالت میں اپنے اندر اسرار قدر
کے قائم رہنے میں غور و تفکر کرتے اور اپنے اس
راز کا اور اپنے اندر اسکے سرایت کرنے کا ادراک کرتے
تو تقدیر کرنے والا جو ہر چیز پر قادر ہے اسکے سلطان
کی عظمت و جلال کو دیکھ کر تقدیر پر پورا پورا ایمان
لے آتے کیونکہ اکتساب حرکات و سکنات پر طاقت

الْأَرْوَاحِ عَلَى اكْتِسَابِ الْحَرَكَاتِ فِي السَّكَنَاتِ
إِنَّمَا إِضَافَتُهَا إِلَى الْخَلْقِ مَجَازٌ وَالَّذِي
أَعْطَاهَا فِي الْحَقِيقَةِ هُوَ اللهُ يُعْطِي الْقُوَّةَ
وَالْاِسْتِطَاعَةَ وَيَخْلُقُهَا وَيَخْلُقُ الْمَقْدُورَ
بِالَّذِي تَقَعُ عَلَيْهِ الْقُدْرَةُ وَالْقُوَّةُ فِي
الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ سَوَاءٌ كَانَ الْمَقْدُورُ
فِعْلًا لِلنُّفُوسِ أَوْ نَظَرًا لِلْعُقُولِ أَوْ غَيْرَ
ذٰلِكَ وَفِي كَلَامِ الْإِمَامِ الرِّفَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ قَوْمٌ صَادَفَتِ الْأَسْبَابُ فَظَهَرَتِ
الْحَوَادِثُ فَقُلْ لَهُمْ هٰذَا هُوَ الْقَدَرُ لَوْ
كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ وَأَفْعَالُ الْعِبَادِ اخْتِيَارِيَّةٌ
وَاضْطِرَارِيَّةٌ فَالْاِخْتِيَارِيَّةُ تَحْتَ نُفُوذِ
الْإِرَادَةِ الْجُزْئِيَّةِ الَّتِي وَهَبَهَا لِلْخَلْقِ
خَالِقُهُمْ فَهُمْ عَنْهَا مَسْئُولُونَ وَمُثَابُونَ
أَوْ مُعَاقَبُونَ وَعَنِ الْاِضْطِرَارِيَّاتِ غَيْرُ
مَسْئُولِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالثَّلَاثُونَ

الْإِيمَانُ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ بِالْقَلْبِ
جَزْمًا وَاعْتِقَادًا صَحِيحًا وَإِيمَانًا خَالِصًا
فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ الْإِيمَانَ بِهِ
إِلَّا مَقْرُونًا بِالْإِيمَانِ بِالرُّسُلِ وَالْمُخَالِفُ
فِي هٰذَا يَكْفُرُ وَالْعِيَاذُ بِاللهِ وَلَوْلَا الرُّسُلُ
لَبَقِيَتِ الْعُقُولُ فِي عَمًى وَكُلُّ عَقْلٍ لَمْ يَتَّبِعِ
الرُّسُلَ فَهُوَ فِي عَمَى الشُّكُوكِ وَالْأَوْهَامِ حَائِرٌ
يَقُومُ وَيَقْعُدُ فِي مَهَامِهِ خَطَايَاهُ وَشُكُوكِهِ

اور قوت رکھنا جو نفوس و ارواح کیطرف منسوب
ہے اس کی نسبت خلقت کیطرف مجازی ہے حقیقت
میں دینے والا انکا خدا ہے جو قوت اور طاقت عطا
کرتا ہے اور اس قوت کو پیدا کرتا ہے اور مقدور کو بھی
ملکوت اور جبروت میں جس کیفیت سے اسپر قدرت
کا وقوع ہوتا ہے پیدا کرتا ہے خواہ مقدور نفوس کا
کام ہو خواہ عقول کا خیال ہو یا اسکے سوا امام رفاعی کی
کلام میں ہے ایک قوم (منکرین قدر) کا خیال ہے کہ اسباب
کے توسط سے حوادث (کائنات) کا ظہور ہوا تو ان
سے کہدو یہی تو قدر ہے بشرطیکہ تم میں عقل ہو (سمجھو
سوچو) اور بندوں کے افعال بعض اختیاری ہیں
بعض اضطراری۔ پھر اختیاری اُس ارادہ جزئی
کے نفوذ کے تحت میں ہیں جو خالق نے خلقت کو عطا
کیا ہے لہذا وہ ایسے کاموں کی بابت سوال کیے جاوینگے
اور (نیکی کی صورت میں) ثواب اور (بدی کی صورت
میں) عذاب دیے جاوینگے اور اضطراری کاموں کی

چونتیسویں شاخ انبیا اور مرسلین کو دل سے
پختہ یقین اور صحیح عقیدہ مندی۔ اور خالص ایمان
کے ساتھ ماننا ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ ایمان باللہ کو
اُسی صورت میں قبول کرتا ہے جب ایمان بالرسل
کے ساتھ ملا ہوا ہو اور اس میں خلاف کرنیوالا
معاذ اللہ کافر ہو جاتا ہے اگر رسول نہ ہوتے تو
تمام عقول نابینائی میں رہتے اور جس عقل نے رسولوں کی
اتباع نہیں کی وہ شکوک اور اوہام کی تاریکی میں
حیران دم واپسین تک اپنے خطا و شک کے بیابانوں میں

يَمُوْتُ وَحَيْثُ لَمْ يَكُنْ عَنِ الْمُرْسَلِيْنَ
عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ غِنًى فَوَجَبَ
تَمْيِيْزُهُمْ عَنْ غَيْرِهِمْ وَمَعْرِفَتُهُمْ حَقَّ الْمَعْرِفَةِ
وَهُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ مِنَ
الْبَشَرِ عُرِفُوْا بِالْمُعْجِزَاتِ الَّتِيْ اَعْجَزُوْا بِهَا
الْخَلْقَ وَاَنَّمَا اَتَوْا بِمَا لَيْسَ فِيْ طَاقَةِ
الْبَشَرِ الْاِتْيَانُ بِمِثْلِهٖ وَهُمْ مِّنَ الْبَشَرِ
عُلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ الْمُعْجِزَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَهُمْ
رُسُلُ اللّٰهِ اِلٰى خَلْقِ اللّٰهِ فَوَجَبَ الْاِيْمَانُ
بِهِمْ وَمَعْرِفَةُ الْمُعْجِزَةِ تُعْتَبَرُ بِاَمْرَيْنِ
الْاَوَّلُ صَلَاحُ الرَّسُوْلِ فِيْ نَفْسِهٖ وَفَضْلُهٗ
عَلٰى غَيْرِهٖ وَعِصْمَتُهٗ مِنَ الْكَذِبِ وَالْمَعَاصِيْ
وَالثَّانِي التَّحَدِّيْ بِالْمُعْجِزَةِ وَادِّعَاؤُهٗ اَنَّ
الْخَلْقَ عَلٰى كَثْرَتِهِمْ وَمَعَارِفِهِمْ وَعُلُوْمِهِمْ
الَّتِيْ اشْتَمَلُوْا عَلَيْهَا لَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ مَا هُوَ
يَاْتِيْ بِهٖ وَقَدْ يُوْقِفُ الْخَلْقَ الْعَجْزُ الضَّرُوْرِيُّ
عَنِ الْاِتْيَانِ بِمِثْلِ مُعْجِزَةِ الرَّسُوْلِ
فَلِذٰلِكَ وَجَبَ اِتِّبَاعُهٗ وَحَرُمَتْ
مَعْصِيَتُهٗ وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْمُعْجِزَةِ وَ
السِّحْرِ اَمْرَانِ الْاَوَّلُ اَنَّ السِّحْرَ لَا يَظْهَرُ
اِلَّا عَلٰى يَدِ رَجُلٍ فَاسِدٍ وَالثَّانِيْ اَنَّهٗ
يُتَوَصَّلُ اِلَيْهِ بِالتَّعَلُّمِ وَيَبْطُلُ عِنْدَ
ظُهُوْرِ الْحَقِّ عَلَيْهِ وَلَا يَبْقٰى لِاَنَّهٗ تَخَيُّلٌ
وَالْخَيَالُ يَبْطُلُ اِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِ الْحَقِيْقَةُ
وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْكَرَامَةِ وَالسِّحْرِ وَبَيْنَهَا

رہتا ہے اور اب چونکہ رسولوں کے بغیر چارہ نہیں اس
لیے انکا اُنکے غیر سے امتیاز کرنا اور انہیں پورے
طور پر پہچاننا واجب ہے اور رسول اُنپر اللہ کیطرف
سے درود اور سلام ہو انسان ہی ہوتے ہیں معجزات
کیوجہ سے پہچانے جاتے ہیں جنکی بدولت اور خلقت
کو انہوں نے عاجز کردیا اور جب رسولوں نے ایسے کام
کردکھائے جن کی مثل کا کرنا طاقت بشری سے باہر
ہے حالانکہ وہ خود بشر ہیں تو معلوم ہوگیا کہ یہ معجز
کام خداتعالی کیطرف سے ہے اور وہ خلقت کیطرف
اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے ہیں سو انپر ایمان لانا
واجب ہے اور معجزہ کی معرفت دو امر پر منحصر ہے
اول نبی کا فی ذاتہ صالح ہونا نیکی میں اپنے سوا اور
لوگوں سے بڑھا ہوا ہونا جھوٹ اور دوسرے گناہوں
سے پاک اور معصوم ہونا دوسرا معجزے کے ساتھ دانستہ
مخالفین کو چیلنج دینا اور دعوی کے ساتھ اعلان کردینا
کہ تمام خلقت باوجود اپنی کثرت اور وسعت معلومات
اور قابلیت علمی کے جنپر وہ حاوی ہیں اس کام کی
مثل جو انہوں نے کردیکھایا ہرگز نہیں کرسکینگے اور کبھی
رسول کے معجزہ کی مثل کے لانے سے خلق اللہ کو عجز اضطراری
روک رکھتی ہے اسلیے پیغمبر کی اتباع واجب اور
اُسکی نافرمانی حرام ہے معجزہ اور جادو میں دو طرح
سے فرق ہے پہلے یہ کہ جادو ہمیشہ کسی شریر کار
انسان کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے دوسرا یہ کہ سیکھنے
اور مہارت پیدا کرنے سے جادو پر دسترس حاصل ہوتی
ہے اور حق کے غلبہ کے وقت باطل اور ناپدید ہوجاتا ہے

وَبَيْنَ الْمُعْجِزَةِ الْاَوَّلُ اَنَّ الْكَرَامَةَ لَا تَكُوْنُ
اِلَّا عَلٰى يَدِ وَلِيٍّ وَّلَا تَظْهَرُ عَلٰى يَدِ عَدُوٍّ
وَّالثَّانِيْ اَنَّ الْوَلِيَّ مُقِرٌّ بِاَنَّ كَرَامَتَهٗ بَرَكَةٌ
مِّنْ بَعْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
الَّذِيْ اتَّبَعَهٗ وَاسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ وَاٰمَنَ
بِهٖ وَلَوِ ادَّعَى الْاِسْتِقْلَالَ بِالْكَرَامَةِ
يُكَذَّبُ وَتَبْطُلُ كَرَامَتُهٗ وَلَوِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ
يُرَدُّ فَاسِقًا مَّغْضُوْبًا عَلَيْهِ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ
وَقَدْ جَمَعَ اللّٰهُ مَزَايَا الْاَنْبِيَآءِ وَفَضَآئِلَهُمْ
بِخَاتَمِهِمُ الْمُصْطَفَى الْاَعْظَمِ نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِبُ الْاِيْمَانُ
بِخَاتَمِيَّتِهٖ لِلْاَنْبِيَآءِ وَاَنَّهٗ اَفْضَلُهُمْ وَكُلُّهُمْ
اِخْوَانُهٗ مَحَبَّتُهُمْ وَاِجْلَالُهُمْ جَمِيْعًا اِيْمَانٌ
وَبُغْضُهُمْ وَانْتِقَاصُهُمْ كُفْرٌ وَّلَمَّا كَانَ
الْحَبِيْبُ الْاَعْظَمُ نَبِيُّنَا الْاَكْرَمُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفَرَهُمْ حِكْمَةً وَّاَرْجَحَهُمْ
عَقْلًا وَّاَنْفَعَهُمْ مِنْهَاجًا وَّاَكْمَلَهُمْ حُجَّةً
وَّاَوْضَحَهُمْ مَحَجَّةً وَّشَرْعُهُ الشَّرْعُ الْجَامِعُ
بِجَمِيْعِ شَرَآئِعِهِمْ وَطَرِيْقَتُهُ الطَّرِيْقُ الْمُشْتَمِلُ
عَلٰى كُلِّ مَقَاصِدِهِمُ الطَّاهِرَةِ وَمَنَافِعِهِمْ
وَقَدْ اَتٰى بِخَيْرَيِ الْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ وَ
لَمْ يُغَادِرْ مِنْ مَّنْفَعَةِ الْمَخْلُوْقِيْنَ لَا
صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا وَاشْتَمَلَ عَلَيْهَا
شَرْعُهُ الطَّاهِرُ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ
فَلِذٰلِكَ كَانَ دِيْنُهُ الْمُبَارَكُ نَاسِخًا

معجزہ میں سو اوّل تو اسطرح ہے کہ کرامت ہمیشہ
ولی خدا کے دوست کے ہاتھ پر ظہور پذیر ہوتی ہے
کسی خدا کے دشمن کے ہاتھ پر ظاہر نہیں ہوتی دوسرے
یہ کہ ولی اس بات کا مقر ہوتا ہے کہ اسکی کرامت کسی نبی
صلعم کی برکت سے ہے جس کا وہ تابع ہے اور جس
کے طریقے کا پیرو ہے اور جسپر وہ ایمان لایا ہے
اور اگر باستقلال (بلا توسط نبی) کرامت کا دعوی
کرے تو خدا کیطرف سے جھٹلایا جاوے اور اس
کی کرامت باطل ہو جاوے اور اگر خدانخواستہ خود
نبوت کا دعوی کر بیٹھے تو کہاں کا ولی الٹا فاسق
اور مورد غضب الٰہی ہو جائے خدا تعالٰی نے تمام نبیونکی
خوبیاں اور فضیلتیں خاتم الانبیا ہمارے نبی و سردار
حضرت محمد مصطفے صلعم میں جمع کر دی ہیں لہذا آپ
کے خاتم الانبیا افضل الرسل ہونے پر ایمان لانا واجب
ہے سب انبیا نبوت میں آپکے بھائی ہیں اُن سب کی
محبت اور ادب اور تعظیم ایمان ہے اور اُنکا بغض
اور شان گھٹانا کفر ہے چونکہ حبیب اعظم ہمارے رسول
اکرم صلعم تمام نبیوں سے حکمت میں بڑھے ہوئے عقل کے
رو سے سب پر فوقیت رکھنے والے منہاج رو سے سب سے زیادہ
مفید کامل ترین حجت والے سب سے روشن و واضح طریق
والے اور آپکی شرع شریف تمام انبیا کی شریعتونکی
جامع ہے اور آپکا طریقہ انکے تمام پاکیزہ مقاصد و
منافع پر حاوی ہے معاش اور معاد دونوں عالم کی
خوبیونکو سمیٹ لیا ہے اور مخلوق کی مفید چیز و ہیر
سے کوئی چھوٹی بڑی منفعت نہیں چھوڑی مگر آپکی شرع

لِلْاَدْیَانِ وَشَرِیْعَۃُ الشَّرِیْفَۃُ هُوَ الْمُتَمِّمُ
بِاَمْرِ الْمَلِكِ الدَّیَّانِ لَا یَجْحَدُ هٰذَا الْاَمْرَ
مَنْ غَلَبَتْهُ نَخْوَةُ نَفْسِهٖ فَاَخَذَ بِزِمَامِ التَّعَصُّبِ
عَلَی الْعَمْیَاءِ اَوْ مَنْ اَسْدَلَ حِجَابَ الْجَهْلِ
عَلٰی بَصِیْرَةِ قَلْبِهٖ وَعَلٰی عَیْنِ عَقْلِهٖ فَاَعْمَاهُ
عَنِ الضِّیَاءِ وَمِنْ جُمَلِ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ
الْوَجِیْزَةِ یُدْرِكُ اللَّبِیْبُ اَسْرَارَ الْاَحْكَامِ
الَّتِیْ جَاءَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَهِیَ عِمَادُ الدِّیْنِ الَّذِیْ اَفَاضَهٗ
فِی الْعَالَمِیْنَ وَلَا یَسْتَرِیْبُ ذُوْ عَقْلٍ
بِاَنَّ الْمُتَمَسِّكَ بِهَا یَكُوْنُ فِیْ اَمْرَیِ الدِّیْنِ
وَالدُّنْیَا رَجُلًا كَامِلًا یُعَوَّلُ عَلَیْهِ وَ
یُرْجَعُ اِلَیْهِ وَكُلَّمَا ارْتَقٰی بِفَهْمِ اَسْرَارِ هٰذَا
الدِّیْنِ الْمُحَمَّدِیِّ اتَّسَعَ مَجَالُ عَقْلِهٖ وَ
عَلَا مَنَارُ فَضْلِهٖ وَاَصْبَحَ نَفْعًا عَامًّا
لِلْمَخْلُوْقِیْنَ وَبَرَكَةً خَاصَّةً لِلْمُوْقِنِیْنَ
وَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظَّالِمِیْنَ وَقَدْ اَیَّدَ
اللّٰهُ مَفَاخِرَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ بِخَاتَمِهِمُ
النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ عَلَیْهِمْ جَمِیْعًا صَلَوَاتُ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَقَدْ اَعْظَمَ مَنَارَهُمْ وَ
اَعْلٰی فَخَارَهُمْ وَنَبَّهَ الْقُلُوْبَ وَالْعُقُوْلَ
عَلٰی مَا امْتَنَّ اللّٰهُ بِهٖ عَلَیْهِمْ فَهُوَ لَهُمْ
فِی الْمِنْهَاجِ اِمَامٌ وَفِی النَّظْمِ خِتَامٌ عَلَیْهِ
وَعَلَیْهِمْ وَعَلٰی اٰلِهِمْ وَصَحْبِهِمُ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ ـ

ناسخ ہے اور آپکی شرع شریف خدائے جزا دہندہ کے
حکم سے واجب الاتباع ہے کوئی اسکا انکار نہیں
کرسکتا مگر وہی شخص جسپر نخوت نفس غالب ہو کر تعصب
کی باگ پکڑ کر اندھا دھندھ لیجائے یا جو اپنے قلب کی
بصیرتا اور عقل کی آنکھ پر جہالت کا پردہ ڈال دے
پھر وہ اُسے روشنی سے اندھا کردے اور اس مختصر
رسالہ کے جملوں سے عقلمند آدمی اُن احکام کے اسرار
کو معلوم کرسکتا ہے جو رسول اللہ صلعم لائے ہیں سو
یہ اسرار دین کا ستون ہیں جس کا آپنے عالم میں فیضان
فرمایا اور کسی عقلمند کو اس میں شبہ نہیں ہوسکتا کہ اُنکا
بند ہونیوالا دین اور دنیا کے معاملات میں انسان
کامل ہوجاتا ہے جسپر اعتماد کیا جاتا ہے اور جسے
مرجع بنایا جاسکتا ہے اور جوں جوں اس دین
محمدی کے اسرار کے سمجھنے میں ترقی کرتا جاتا ہے
توں توں اُسکی عقل کی جولانگاہ وسیع تر اور اُسکی
فضیلت کا منار بلند تر ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ شخص
خلق اللہ کے لیے سراسر نفع عام اور اہل یقین کے لیے
برکت خاص ہوجاتا ہے اور اس دین میں زیادتی
اور دست درازی نہیں مگر ظالموں پر بیشک خداوند
تعالے نے تمام انبیا اور مرسلین کی مفاخر کی تایید
کی ہے انکے خاتم نبی امین کے ساتھ ان سب پر رب
العلمین کیطرف سے درود اور تحسین ہو پس انکے منار کو عظیم الشان
بنا دیا اور انکے فخروں کو بلند کردیا اور دلوں اور عقلوں کو آگاہ
کردیا اپنے ان احسانات پر جو خاتم الانبیا کی بدولت
انپر کیے سو آپ منہاج وطریق میں سب کے پیشرو ہیں اور نظام ظاہر کے لحاظ سے سب کے خاتم ہیں آپ پر اور سب نبیوں پر اور انکی آل او اصحاب پر صلوۃ وسلام نازل ہو

وَالشُّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ
اَلْاِيْمَانُ بِالْكُتُبِ الْاِلٰهِيَّةِ الْمُنَزَّلَةِ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ وَتَسْلِيْمَاتُهٗ فَالْكُتُبُ الْمُنَزَّلَةُ هِيَ النُّبُوَّةُ
وَالْوَحْيُ وَالْاَشْخَاصُ الْمُنَزَّلُ عَلَيْهِمْ هُمُ
الْاَنْبِيَاءُ وَجُمْلَةُ الْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ مِائَةُ
كِتَابٍ وَّاَرْبَعَةٌ يَجِبُ الْاِيْمَانُ بِهَا فَعَلٰى
شِيْثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَمْسُوْنَ صَحِيْفَةً
وَّعَلٰى اَخْنُوْخَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثُوْنَ صَحِيْفَةً
وَعَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَشْرُ صَحَائِفَ
وَعَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ التَّوْرٰىةِ
عَشْرُ صَحَائِفَ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ
وَالزَّبُوْرَ وَالْفُرْقَانَ فَالْاِيْمَانُ بِجَمِيْعِ مَا
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَاجِبٌ لِاَنَّهٗ
وَحْيٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَجْزِيْ مِنْ ذٰلِكَ
كُلِّهِ الْاِيْمَانُ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ اِذْ بِالْاِيْمَانِ
بِهٖ الْاِيْمَانُ بِكُلِّ الْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ وَبِهٰذَا
الْاِيْمَانِ سِرٌّ عَظِيْمٌ وَّهُوَ اِتِّبَاعُ اَوَامِرِ
اللّٰهِ وَالْعَمَلُ بِمَا جَاءَ بِهٖ اَنْبِيَاءُ اللّٰهِ وَ
خَاتِمُهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ اَجْمَعِيْنَ وَالْمُتَّبِعُ لِكِتَابِ اللّٰهِ لَابُدَّ
وَاَنْ يَّكُوْنَ مُجْتَنِبًا لِّلْاٰرَاءِ الْفَاسِدَةِ وَ
الْاَقْوَالِ الْكَاذِبَةِ وَيَعْلَمُ اَنَّ الْمُفَسِّرَ لِكِتَابِ
اللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَلَا يُفَسِّرُ كِتَابَ اللّٰهِ بِرَأْيِهٖ لِيَضِلَّ وَعَنْ

پینتیسویں شاخ خدا تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا ہے
جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبیوں صلعم پر نازل ہوئی ہیں
سو کتابیں جو نازل ہوئی ہیں وہ تو نبوت اور وحی
ہیں اور وہ اشخاص جن پر کتابیں نازل ہوئی ہیں وہ
انبیا ہیں تمام کتابیں جو آسمان سے نازل ہوئی ہیں
ایک سو چار ہیں ان سب پر ایمان لانا واجب ہے سو
حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل ہوئے
حضرت اخنوخ پر تیس صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر
دس حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ سے پہلے دس
اور توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن شریف
غرض جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ
والسلام پر نازل کیا ہے سب پر ایمان لانا
واجب ہے کیونکہ وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے وحی
ہے اور قرآن شریف پر ایمان لانا ان سب پر ایمان
لانے سے کافی ہو سکتا ہے کیونکہ اس پر ایمان لانے
کے ضمن میں سب کتب منزلہ پر ایمان لانا آجاتا ہے
اور اس ایمان لانے میں ایک بڑا بھید ہے وہ کیا
احکام الٰہی کی اتباع اور جو کچھ تمام انبیا خصوصاً خاتم
الانبیا ہمارے نبی صلعم اللہ کی طرف سے لائے ہیں
اس پر عمل کرنا اور جو شخص کتاب اللہ کا متبع ہو اسے
لازم ہے کہ فاسد آرا (عقائد) اور جھوٹے اقوال
سے پرہیز کرنے والا ہو اور سمجھ کر کتاب اللہ کا
مطلب بیان کرنے والا اور اس کے مفسر رسول خدا
صلعم ہیں اپنی رائے سے اس کی تفسیر نہ کرے
ورنہ گمراہ ہو جائے گا اور راہ راست

الصَّوَابِ يَزِلُّ وَمَتٰى اٰمَنَ بِالْكِتَابِ اٰمَنَ
بِاَنَّهٗ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَنَّهٗ قَآئِمٌ بِذَاتِهٖ وَصِفَةٌ
مِّنْ صِفَاتِهٖ يَتَكَلَّمُ بِهٖ اَزَلًا وَّاَبَدًا وَّاَنَّهٗ
تِبْيَانٌ لِّكُلِّ شَيْءٍ احْتَوٰى عَلٰى عُلُوْمِ الْاَوَّلِيْنَ
وَالْاٰخِرِيْنَ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَ
الرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ وَهُمُ الْاَنْبِيَآءُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاجْتَذَبُوا الْخَلْقَ اِلَى الْاِيْمَانِ
بِاللّٰهِ فَهُمْ اَخَذُوْا تَاْوِيْلَ كَلَامِ اللّٰهِ عَنِ
اللّٰهِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يَصِلُ اِلٰى مَعْرِفَةِ
الْحَقَآئِقِ الْقُدْسِيَّةِ وَالدَّقَآئِقِ الْغَيْبِيَّةِ
بِعَقْلِهٖ وَيَسْتَغْنِيْ عَنِ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ
وَالنَّبِيِّ الْاَمِيْنِ فَهُوَ سَقِيْمُ الْعَقْلِ فَاسِدُ
الرَّاْيِ خَبِلٌ لَّا يُعْتَمَدُ لَهٗ عَلٰى قَوْلٍ مَّا هُوَ
اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ اَضَلُّ وَمِنْ اُولٰٓئِكَ
قَوْمٌ حَرَّفُوا الْكُتُبَ الَّتِيْ نُزِّلَتْ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ
وَمِنْ ثَمَّ فَقَدْ تَرَى الْاِخْتِلَافَ فِيْ كُتُبِهِمْ
وَشَرَآئِعِهِمْ وَلِهٰذَا فَاِنَّا نَقْبَلُ مَا وَافَقَ
الْحَقَّ مِنْ كَلَامِهِمْ وَنَرُدُّ مَا لَمْ يُوَافِقِ الْحَقَّ
وَاللّٰهُ الْهَادِيْ اِلٰى سَوَآءِ السَّبِيْلِ۔

وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ

الْاِيْمَانُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ فَالْاِيْمَانُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ
وَاجِبٌ كَالْاِيْمَانِ بِالرُّسُلِ وَالْجَاحِدُ
لَهُمْ يَكْفُرُ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ لِاَنَّهٗ يَصِيْرُ
مُكَذِّبًا بِكُتُبِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَعَدَدُهُمْ
لَا يُحْصِيْهِ اِلَّا اللّٰهُ وَالْمَلَكُ كُلُّهٗ عُلْوِيَّةٌ

سے لغزش کھاجائے گا اور جب کتاب پر ایمان لایا
تو اس امر پر بھی ایمان لاویگا کہ وہ اللہ کا کلام ہے اُس
کی ذات سے قائم ہے اور اُسکی صفات میں سے ایک صفت ہے
جسکے ساتھ ازل سے ابد تک جب چاہے، کلام کرتا ہے
اور اسپر ایمان لاویگا کہ کتاب اللہ ہر چیز کا بیان ہے
تمام پہلوں اور پچھلوں کے علوم پر حاوی ہے اور جو
اس میں متشابہات ہیں اُن کی تاویل اور مراد کوئی
نہیں جانتا مگر اللہ اور جن کا قدم علم میں راسخ ہے اور
وہ انبیاء ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور خلق اللہ کو خدا
پر ایمان لانیکی طرف کھینچ لائے اور انہوں نے اللہ
کی کتاب کے معانی اللہ ہی سے حاصل کیے ہیں اور جس نے یہ
گمان کیا کہ اپنی عقل کے ذریعے حقائق قدسیہ اور دقائق
غیبیہ کی معرفت حاصل کریگا اور کتاب مبین اور رسول
امین کی اسے حاجت نہیں وہ خفیف العقل فاسد الرائے
دیوانہ ہے اسکی کوئی بات قابل اعتبار نہیں اسکی تو ایسی
مثال ہے جیسے ڈھور بلکہ اُنسے بھی گیا گزرا ہے اور اس
زمرہ سے بعض ایسے لوگ ہیں جنہوں نے آسمانی کتابوں میں
جو انبیاء پر نازل ہوئیں تحریف کر ڈالی اور یہی وجہ ہے کہ
ہم انکی کتابوں اور احکام شرعیہ میں بڑا اختلاف

مردیکھتے ہیں اور اسی لیے ہم انکی کلام سے وہی بات قبول کرتے ہیں جو حق کے موافق ہو اور جو بات حق کے موافق نہ ہو اسے دور کردیتے ہیں اور اللہ ہی سیدھے راستے کیطرف ہدایت کرنیوالا ہے

چھتیسویں شاخ فرشتوں پر ایمان لانا

بھی پیغمبروں پر ایمان لانے کی طرح واجب
ہے جو فرشتوں کے وجود کا انکار کرے معاذ اللہ وہ
کافر ہوجاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کی کتابوں اور اسکے
رسولوں کا جھٹلانے والا ٹھہرتا ہے فرشتوں کی تعداد
سوائی خدا کے اور کسی کو معلوم نہیں اور تمام ملک کیا علوی

وَسُفْلِيَّةٌ مَّعْمُوْرَةٌ بِهِمْ لَا يَخْلُوْ مِنْهُمْ مَكَانٌ
فَمِنْهُمْ مُوَكَّلُوْنَ بِالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ
وَمِنْهُمْ مُوَكَّلُوْنَ بِالْبَحْرِ وَالْهَوَاءِ
وَمَا بَيْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَمِنْهُمْ سُكَّانُ
السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمِنْهُمْ مُوَكَّلُوْنَ بِالْمَطَرِ
وَمِنْهُمْ مُوَكَّلُوْنَ بِنَفْخِ الْاَرْوَاحِ فِي الْاَجْسَادِ
وَمِنْهُمْ مُوَكَّلُوْنَ بِخِلْقَةِ النَّبَاتِ وَتَصْرِيْفِ
الرِّيَاحِ وَمِنْهُمْ حَفَظَةٌ عَلٰى اَعْمَالِ الْعِبَادِ
وَمِنْهُمْ مُوَكَّلُوْنَ بِحِفْظِ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَحِرَاسَتِهِمْ
اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَ
يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ وَاَوْصَافُهُمُ
الْحَمِيْدَةُ شَرِيْفَةٌ جَامِعَةٌ لِكُلِّ فَضِيْلَةٍ
وَهِيَ سِتَّةُ اَوْصَافٍ الْاَوَّلُ الْعِلْمُ وَالثَّانِي
الْعِفَّةُ الْكَامِلَةُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَالثَّالِثُ
الْاِجْتِنَابُ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَالرَّابِعُ الطَّاعَةُ
الْكَامِلَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالْخَامِسُ الذِّكْرُ
الدَّائِمُ وَالسَّادِسُ الْاَخْلَاقُ الْحَمِيْدَةُ
الْحَسَنَةُ لَا تَحَاسُدَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ
وَلَا اسْتِطَالَةَ مِنْ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَ
لَا شَيْءَ يُسْتَقْبَحُ رُحَمَاءُ نَافِعُوْنَ لِلْخَلْقِ
مُحْسِنُوْنَ لَهُمْ بِضُرُوْبِ الْمَنَافِعِ وَالْاِحْسَانِ
وَقَدْ وَهَبَ اللّٰهُ لَهُمُ الْاَعْمَارَ الطَّوِيْلَةَ
وَالذَّوَاتِ الْقَوِيَّةَ عَلَى الْخِدْمَةِ
نُوْرَانِيُّوْنَ لَا يُوْصَفُوْنَ بِالذُّكُوْرَةِ وَلَا
بِالْاُنُوْثَةِ كُلُّهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَتْقِيَاءُ

کیا سفلی فرشتوں سے معمور اور بھرپور ہے کوئی مکان
انسے خالی نہیں پھر انمیں سے بعضے تو زمین اور پہاڑوں
پر موکل ہیں اور بعضے دریا اور ہوا پر اور زمین آسمان کے
مابین جو ہے پر تعینات ہیں اور بعض سات آسمانوں میں رہتے
ہیں بعضے بارش پر مسلط ہیں اور بعضے
جسموں میں روح پھونکنے پر موکل ہیں کئی نباتات کے
اگانے پر اور ہواؤں کے چلانے پھیرنے پر متعین ہیں
بعضے بندوں کے اعمال کے محافظ ہیں اور بعضے خلق
اللہ کی حراست اور پاسبانی پر اور اسکے سوا اور خدمات
پر مامور ہیں جو حکم خدا تعالے نے انکو دیا ہے اسکی نا
فرمانی نہیں کرتے اور جس کا حکم کئے جاتے ہیں اسے بجا
لاتے ہیں انکی پسندیدہ اوصاف شریفانہ اور ہر فضیلت
کی جامع ہیں اور وہ چھ صفتیں ہیں پہلی علم دوسری
شہوات سے کامل عفت تیسری معصیت سے پرہیز
کرنا چوتھی اللہ تعالی کی پوری پوری فرمانبرداری
کرنا. پانچویں دائمی ذکر میں مصروف رہنا چھٹی عمدہ
اور پسندیدہ اخلاق نہ انکے درمیان آپس میں حسد ہے
نہ کینہ اور نہ ایک دوسرے پر تعدی اور دست
درازی ہے اور نہ کوئی قبیح اور ناپسندیدہ بات رحمدل
ہیں اور خلق اللہ کے حق میں نافع. انکے ساتھ
طرح طرح کے منافع اور احسان کرتے ہیں انہیں خدا
تعالے نے بڑی لمبی عمریں دی ہیں اور خدمت الٰہی
بجالانے کے لیے مضبوط وجود بخشے ہیں وہ نورانی
ہیں صفت نر مادگی سے منزہ ہیں وہ سب کے سب
ان پر اللہ تعالے کا سلام ہو پرہیزگار اور

أيقياً أن هذا هو الفصل المبين فالمؤمن
بهم يتشبه بأوصافهم ليكون آدمي
الخلقة ملكي الخلق والتوفيق من الله
والشعبة السابعة والثلاثون
الإيمان بوجود الجن والشياطين فقد
نصت على وجودهم الكتب الإلهية
وأخبر عن ذلك النبيون والمرسلون
فيجب الإيمان بأنهم أشخاص وأمم لا
يعلم عددهم إلا الله خلافاً لمن يقول
لسقم رأيه أن القول بذلك من أخلاط
السوداء ومن زعم ذلك فقد كذب
القرآن وجحد العيان فكم رآهم من
الصحابة والتابعين وأكابر الصديقين
رأي بل رآهم من عامة الناس في
الحضر والبادية قوم لا يحصى عددهم
وصفة غير المسلمين من الجن كصفة
الشياطين وتلك المكر والغدر و
الخديعة والكذب وتزيين القبيح
وتحسين الشنيع والحسد والحقد والغيظ
والكبر والبخل والإصرار على الباطل
وإضرار الناس للناس في الأذية لهم
فيجب على من آمن بوجودهم أن يطهر
نفسه من التخلق بأخلاقهم لعلمه أن
الله تعالى غضب عليهم لما قام فيهم
من الأخلاق الذميمة والمتخلق

پاک ہیں اور بیشک ایک فضیلت ہے ظاہر جو شخص
انکے وجود کا اعتقاد رکھتا ہے اُسے چاہیے اُن کی
صفتوں سے مشابہت پیدا کرے آدمی صورت فرشتہ سیرت بنجاوے
سینتیسویں شاخ جنوں اور شیطانوں کے وجود
پر ایمان لانا ہے کیونکہ آسمانی کتابوں اور پیغمبروں
اور رسولوں نے صاف صاف لفظوں میں انکے وجود
سے خبر دی ہے پس اسبات پر ایمان لانا واجب ہے
کہ وہ بیشمار اشخاص اور ان گنت جماعتیں ہیں جن
تعداد سوائے خدا تعالے کے اور کوئی نہیں جانتا بر
خلاف اس شخص کے جو اپنی رائی کے سقم کے سبب اس
کا قائل ہے کہ جنوں وغیرہ کا اعتقاد کرنا خلط سوداوی
کے اثر سے ہے جس شخص کا یہ گمان ہے اُسنے قرآن کو
جھٹلایا اور چشم دید واقعہ کا انکار کیا کیونکہ صحابہ و تابعین
اور اکابر صدیقین میں سے بہتوں نے انہیں دیکھا ہے
بلکہ عام لوگوں میں سے آبادی اور جنگل میں بیشمار
خلقت نے انکو دیکھا ہے اور جنات میں سے جو مسلمان
نہیں اُنکی صفتیں شیطانوں کی سی ہیں اور وہ یہ ہیں مکر
دھوکا، فریب۔ جھوٹ۔ قبیح کام کو اچھا کر
دکھانا بُرے کام کو نیکی کی صورت میں ظاہر کرنا
حسد، کینہ، غصہ، تکبر، کنجوسی باطل پر اصرار لوگوں کو
ستانا خلق اللہ کو ایذا دینا تو جو شخص اُنکے وجود کا
اعتقاد رکھے اُسے لازم ہے کہ انکی بد اخلاقیوں کے
ساتھ متصف ہونے سے اپنے آپ کو پاک رکھے یہ جانکر
کہ اللہ تعالیٰ انپر غضبناک ہے بسبب ان ناپاک اخلاق
کے جو انکے اندر جاگزین ہیں اور جو انسان انکے اخلاق کے سا

بِاَخلَاقِهِمْ مِنَ النَّاسِ يَكُوْنُ اٰدَمِيَّ الْخِلْقَةِ
شَيْطَانِيَّ الْاَخْلَاقِ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ فَيَنْحَطُّ
اِلٰى عَالَمِ الشَّيَاطِيْنِ وَتَصِيْرُ لَذَّاتُهُ الْبَاطِنَةُ
فِيْ اُفُقِهِمْ فَلَا يَسْمَعُ بَاطِنُهُ اِلَّا كَلَامَهُمْ
وَزُخْرُفَ الْقَوْلِ مِنْ وَحْيِهِمْ وَتَشْكِيْكِهِمْ
وَاَمْرِهِمْ لَهٗ بِالْمُنْكَرِ وَالْفَحْشَاءِ وَطُوْلِ الْاَمَلِ
وَالْوَسْوَسَةِ وَالْخَوَاطِرِ الرَّدِيْئَةِ وَسُوْءِ
النِّيَّةِ وَفِيْ هٰذَا الْمِقْدَارِ كِفَايَةٌ وَاللّٰهُ الْمُخْبِرُ
وَالشُّعْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ
اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَدَمُ
التَّكْفِيْرِ بِالذُّنُوْبِ قَالَ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ
لِمَنْ يَّشَاءُ وَالْكُفْرُ عَلٰى طَبَقَاتٍ اَقْبَحُهٗ
وَاَشَدُّهُ الْكُفْرُ بِاللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ وَدُوْنَهٗ كُفْرَانُ النِّعْمَةِ وَقَدْ جَاءَ فِي
الْخَبَرِ الشَّرِيْفِ كُفْرَانُ النِّعْمَةِ كُفْرٌ وَ
قَالَ اَيْضًا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي
النِّسَاءِ يَكْفُرْنَ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ
يَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ وَيَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ
فَهٰذَا الْكُفْرُ دُوْنَ كُفْرٍ وَالَّذِيْ يُطْلَقُ
عَلَيْهِ التَّكْفِيْرُ الْغَلِيْظُ اِنَّمَا هُوَ الَّذِيْ
كَفَرَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَكَذَّبَ رُسُلَ اللّٰهِ وَ
جَحَدَ كُتُبَ اللّٰهِ وَحَرَّمَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَ
اَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَوْ اَنَّ كُلَّ مَنْ قَعَّرَ مِنْهُ
ذَنْبٌ يَكْفُرُ التَّكْفِيْرَ الْغَلِيْظَ لَمَا دَخَلَ

متخلق ہو وہ معاذ اللہ شیطان بشکل انسان ہے کہ
انسانیت کے مرتبہ سے گر کر شیطانی سرحد میں جا داخل
ہوا اور اسکی باطنی لذتیں اُسی عالم شیطانی میں سے
ہونگی سو اسکا باطن نہیں سنیگا مگر انہیں کا کلام اور
مزخرف باتیں جو از جنس وحی شیطانی کے ہیں اور
شیطانی شکوک ہیں اُسکے دل کے کانوں میں مرتسم ہونگے
اور جو کچھ وہ بُرے کاموں اور بیحیائی کا حکم کرتے ہیں
لمبی امیدیں دلاتے ہیں۔ بدنیتی، ردی خیالات۔ اور وسوسے

اڑتیسویں شاخ یہ ہے کہ جسنے کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ
کہہ لیا اس سے رکنا اور گناہوں کی وجہ سے اُسے کافر
نہ کہنا خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے (بیشک اللہ شرک
نہیں بخشتا اور اس سے نیچے درجے کے جتنے گناہ ہیں جسے
چاہے بخشدیتا ہے) اور کفر کے کئی مدارج ہیں سب سے
زیادہ قبیح اور سخت تر اللہ تعالےٰ کے ساتھ کفر کرنا ہے اور
جو کچھ اسکی طرف سے نازل ہوا اُسکا انکار اور نہ ماننا
اور اس سے نیچے ہے کفران نعمت ناشکرا پن (حدیث شریف
میں وارد ہے کہ ناشکرا پن بھی ایک درجہ کا کفر ہے نیز آنحضرت
صلعم نے عورتوں کے متعلق فرمایا کہ زیادہ عورتوں کے
دوزخ میں جانیکا سبب یہ ہے کہ وہ کفر کرتی ہیں عرض
کیا گیا کہ یا حضرت صلعم کیا یہ خدا تعالےٰ کی کافر ہیں آپنے
فرمایا نہیں احسان فراموشی کرتی ہیں خاوند کا کفران
نعمت کرتی ہیں سو یہ تو کفر دون کفر میں داخل ہے
لیکن وہ شخص جسپر کفر غلیظ کا اطلاق کیا جاتا ہے
وہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالےٰ کی آیات کا انکار کرے خدا
کے رسولوں کو جھٹلاوے اللہ کی کتابوں کا منکر ہو خدا کے

اَلْجَنَّةَ اَحَدٌ وَّالْعَجَبُ مِنَ الْفِرْقَةِ الَّتِیْ
تُكَفِّرُ بِالذَّنْبِ وَهِیَ اَكْثَرُ الْخَلْقِ ذُنُوْبًا
فَهُمْ يُكَفِّرُوْنَ الْاَئِمَّةَ وَيَرَوْنَ الْخُرُوْجَ
عَلَيْهِمْ وَيَقْتُلُوْنَ عِبَادَ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ
يُبِيْحُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا يَرَوْنَ كُلَّ ذٰلِكَ
مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْحَالُ اَنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ يَشْهَدُ لِذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی
(فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ) وَاَمَّا الْكَفُّ
عَمَّنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَدَّهُ النَّبِیُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ
وَالْمُؤْمِنُ مُلْزَمٌ بِامْتِثَالِ اَوَامِرِ نَبِيِّهٖ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

وَالشُّعْبَةُ التَّاسِعَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ
وَالْاَرْبَعُوْنَ النِّيَّةُ وَالْاِخْلَاصُ اَمَّا النِّيَّةُ
فَكُلُّ اَعْمَالِ الْاِيْمَانِ وَالْبِرِّ وَالْخَيْرِ وَمَا
يَؤُوْلُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی فَمَنُوْطٌ بِهَا فِی الْحَدِيْثِ
الشَّرِيْفِ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا
لِكُلِّ امْرِیٍٔ مَّا نَوٰی وَقَدْ جَعَلَ قَوْمٌ النِّيَّةَ
وَالْاِخْلَاصَ شَيْئًا وَّاحِدًا وَّفَرَّقَ اٰخَرُوْنَ
بَيْنَهُمَا وَهُوَ الصَّحِيْحُ فَاِنَّ الْعَمَلَ يَحْتَاجُ اِلَى
النِّيَّةِ وَالنِّيَّةُ تَحْتَاجُ اِلَى الْاِخْلَاصِ لِتَكُوْنَ
صَحِيْحَةً صَادِقَةً وَّالْاِخْلَاصُ رُوْحُ النِّيَّةِ
وَالنِّيَّةُ رُوْحُ الْعَمَلِ فَمِنْ هٰذَا وَقَعَ الْاِسْمُ
عَلَى النِّيَّاتِ كُلِّهَا بِلَفْظٍ وَّاحِدٍ فِیْ حَقِّ

کوئی بھی نہ داخل نہوتا اور تعجب اُس فرقہ سے ہے جو گناہ
کے سبب مسلمانوں کے کافر بناتے ہیں حالانکہ خود تمام خلق
اللہ سے زیادہ گناہوں میں منہمک ہیں یہی لوگ تو ائمہ دین
کو کافر بتلاتے ہیں انکی بغاوت کو جائز جانتے ہیں خدا کے
بندوں کو ناحق قتل کرتے ہیں جن چیزوں کو خدا تعالے نے
حرام کیا وہ انکو مباح ٹھہراتے ہیں اور اُن سب کبائر کو صرف
گناہ ہی نہیں سمجھتے حالانکہ یہ سب باتیں کفر میں داخل
ہیں خدا بچاوے اس امر کی شہادت دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ قول
سو وہ خدا کی حرام کردہ چیزیں حلال کر دان لیتے
ہیں انکے بُرے اعمال انہیں بھلے دکھائے گئے بیشک
اللہ تعالے کافروں کو راہ راست کی ہدایت نہیں کرتا جس
نے کلمہ توحید پڑھ لیا اُس سے کف لسان کرنے کو نبی صلعم
نے اصول دین سے شمار کیا ہے اور مومن کا فرض ہے کہ اپنے پیارے نبی کے حکموں کی اطاعت کرے

انتالیسویں اور چالیسویں شاخ نیت اور اخلاص
ہے بہرحال نیت تو ایسی شاخ ہے کہ ایمان اور خیر و بھلائی
کے تمام اعمال اور جتنے حقوق اللہ ہیں سب اسی سے
وابستہ ہیں حدیث شریف میں ہے تمام اعمال نیتوں کے
ساتھ معتبر ہوتے ہیں اور بجز اسکے نہیں کہ ایک آدمی کو
وہی اجر ملتا ہے جسکی اُسنے نیت کی اور بعض لوگوں نے
نیت اور اخلاص کو ایک ہی چیز بنا دیا ہے دوسری قوم
نے ان دونوں میں فرق کیا ہے اور یہی مذہب صحیح ہے
کیونکہ عمل نیت کا محتاج ہے اور نیت میں اخلاص کی
ضرورت ہے تاکہ نیت صحیح اور سچی ہو اور اخلاص
نیت کی روح ہے اور نیت عمل کی روح اسی لیے نیت
کے تمام اقسام پر مومن کا فرمائی مخلص کے حق میں

المؤمن والكافر والمرائي والمخلص و
اختلف لفظ الاخلاص والرياء والشرك
والسمعة وهذه اسماء تصحح النية
وتفسدها وسمي من صحح النية بالاخلاص
مخلصا ومن افسدها بالرياء مرائيا و
من ربطها بالطمع طامعا ومن دنسها
بالشرك مشركا والنية من اعمال السر
تدركها الملئكة عليهم السلام والاخلاص
من مستودعات سر السر لا يدركه احد
الا الله عز وجل وفي الفرق بين النية
والاخلاص قال شيخنا القطب الكبير العلامة
النحرير السيد محمد مهدي بهاء الدين
آل خزام الصيادي الرفاعي الشهير
بالرواس رضي الله عنه النية تصرف
للخير وللشر وللمباح وللواجب وللحلال
ولفضائل الاعمال ويجازى صاحب
النية بنيته والاخلاص لا يصرف الا
لله تعالى قال الحسن البصري رضي الله
عنه سألت حذيفة عن الاخلاص ما
هو قال سألت رسول الله عن الاخلاص
ما هو قال سألت جبريل عن الاخلاص
ما هو سألت رب العزة عن الاخلاص
ما هو قال (هو سر من سري استودعته
قلب من احببته من عبادي) فالنية
الصحيحة بالاخلاص قل افترقت معه

ایک ہی نام بولا گیا ہے ولیکن اخلاص، ریا، شرک
سمعہ کے الفاظ مختلف ہیں یہ ایسے نام ہیں جو
نیت کو صحیح اور فاسد کر دیتے ہیں۔ جس شخص
نے اخلاص کر کے نیت کو درست کر لیا اسکا نام مخلص
رکھتے ہیں جس نے ریا کر کے نیت کو تباہ کر دیا اس
کا نام مرائی رکھا جاتا ہے اور جس نے نیت کو طمع
ساتھ مربوط کر دیا اُسے طامع کہتے ہیں اور جس نے
شرک کر کے نیت کو ناپاک کر دیا اُسے مشرک کہتے ہیں
اور نیت لطیفہ سر کے اعمال سے ہے جسے فرشتے
ادراک کر لیتے ہیں اور اخلاص سر السر میں ودیعت
رکھی ہوئی چیز ہے اُسے سوائے خدائے عزوجل
کے کوئی نہیں جان سکتا ہمارے شیخ قطب کبیر
علامہ نحریر سید محمد مہدی بہاؤ الدین آل خزام
صیادی رفاعی عرف رواس نے نیت اور اخلاص
کے درمیان فرق کرنے میں یوں فرماتے ہیں کہ
نیت نیکی، برائی، مباح، واجب حلال اور فضائل
اعمال سب میں صرف ہوتی ہے اور صاحب نیت
کو اپنی نیت کا عوض ملتا ہے اور اخلاص محض اللہ
ہی کے لیے صرف ہوتا ہے امام حسن بصری نے
فرمایا کہ میں نے حذیفہؓ سے اخلاص کی بابت سوال
کیا کہ وہ کیا چیز ہے انہوں نے کہا میں نے رسول
اللہ صلعم سے اخلاص کے متعلق دریافت کیا کہ وہ
کیا چیز ہے آپ نے فرمایا میں نے جبرئیل سے اسکی
نسبت پوچھا کہ وہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے رب
العزت سے اخلاص کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیا چیز ہے

فَلِذٰلِكَ عَبَّرَ مَنْ عَبَّرَ عَنِ الْاِخْلَاصِ
بِالنِّيَّةِ وَهٰذَا فِي لِسَانِ الْعَرَبِ جَائِزٌ
يُسَمَّى الشَّيْءُ بِاسْمِ الشَّيْءِ اِذَا جَاوَرَهٗ اَوْ
شَاكَلَهٗ وَيَلِيْ هٰذَا عِنْدَ الْعَرَبِ جَوَازُ
الْاِضَافَةِ لِاَدْنٰى مُلَابَسَةٍ وَفِيْ هَاتَيْنِ
الشُّعْبَتَيْنِ سِرٌّ لَطِيْفٌ وَهُوَ اَنَّ الْوَاجِبَ
عَلَى الْعَبْدِ حُسْنُ النِّيَّةِ وَصَفَاؤُهَا بِحَقِّ
كُلِّ اَحَدٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ وَالْاِخْلَاصُ بِكُلِّ
نِيَّةٍ يَجْرِيْ بِهَا عَمَلٌ يَئُوْلُ اِلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَالشُّعْبَةُ الْحَادِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ
التَّوْبَةُ وَهِيَ الرُّجُوْعُ مِنْ جَمِيْعِ اَضْدَادِ
شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلٰى شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَدْرُهَا
عَظِيْمٌ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى جَعَلَ
بَابَهَا مَفْتُوْحًا لَا يُغْلَقُ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ
مِنْ مَغْرِبِهَا وَاِلٰى طُلُوْعِ شَمْسِ النَّفْسِ
وَقْتَ الْغَرْغَرَةِ وَوَعَدَ مَعَهَا الْمَغْفِرَةَ
لِكُلِّ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْمُخَالَفَاتِ لِكَيْلَا
يَقْنَطَ الْعِبَادُ مِنْ رَّحْمَتِهٖ سُبْحَانَهٗ وَ
لِيَنْهَضَ الْمُذْنِبُ قَبْلَ فَوَاتِ وَقْتِ
الْوَعْدِ بِالتَّوْبَةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُشَمِّرًا عَنْ
سَاقِ الْجِدِّ فِيْمَا يَئُوْلُ اِلَى اللّٰهِ بِالْعُبُوْدِيَّةِ
وَفِيْمَا يَئُوْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْاِتِّبَاعِ الصَّحِيْحِ وَفِيْمَا يَئُوْلُ اِلَى الْخَلْقِ
بِالْبِرِّ وَكَفِّ الشَّرِّ وَالذُّنُوْبُ الَّتِيْ يُتَابُ
مِنْهَا لَا بُدَّ وَاَنْ تَكُوْنَ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ

اور جس شخص نے اخلاص کو نیت سے تعبیر کیا اُسکی یہی مراد ہے
اور یہ عرب کی زبان میں جائز ہے کہ ایک چیز دوسری
چیز کے نام سے نامزد کیجاتی ہے جب کہ اسکے مجاور یا مشابہ
ہو اور اُسکے الگ بھگ ہے یہ امر کہ عرب کے نزدیک ادنی
ملابست کے لیے اضافت کرنا جائز ہے ان دونوں شاخوں میں
ایک لطیف راز ہے وہ یہ کہ انسان پر خلق اللہ میں سے
ہر فرد کی نسبت نیک نیتی اور صاف دلی اور جس عمل کا
مرجع حقوق اللہ کیطرف ہے اُسکی نیت میں اخلاص
واجب ہے

اکتالیسویں شاخ توبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ایمان
کی تمام شاخوں کی ضد سے ہٹ کر ایمان کی شاخونکی
طرف رجوع کیا جاوے اور اس توبہ کا بہت بڑا رتبہ
ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالے نے اسکا دروازہ کھلا رکھا
ہے مغرب کیطرف سے آفتاب کے طلوع ہونے تک اور
غرغرہ کے وقت آفتاب نفس کے طلوع تک کبھی بند نہ ہوگا
اور اللہ سبحانہ وتعالے نے توبہ کے ساتھ تمام اقسام گناہوں
کی معافی کا وعدہ فرمایا ہے تاکہ بندے اسکی رحمت سے
مایوس نہ ہو جائیں اور تاکہ گنہگار آدمی میعاد کے گذر
جانے سے پہلے اللہ کیطرف توبہ کرکے آیندہ کے لیے
چستی سے کھڑا ہو جاوے جن امور کا مرجع اللہ تعالی کیطرف
ہے انمیں عبودیت کے ساتھ اور جن کا رجوع رسول اللہ صلعم
کی طرف ہے ان میں ٹھیک ٹھیک پیروی کرنے کے
ساتھ اور جو امور خلق اللہ کیطرف عائد ہیں انہیں خوش
سلوکی اور ایذا کے روکنے کے ساتھ اور جن گناہوں سے
توبہ کیجاتی ہے ضرور ہے کہ ان چار قسموں میں سے ہونگے

بشركٍ أو بدعةٍ أو معصيةٍ أو غفلةٍ
وأقبحها الشركُ والعياذُ بالله ودونه
البدعة ثم المعصية ثم الغفلة عن
الله تعالى ومجملها ينقسم إلى نوعين
الأول في حق الخالق وهو على قسمين
كفرٍ ومعصيةٍ والثاني في حق المخلوق
وهي المظالم فما كان في حق الخالق
يغفر بمجرد التوبة الخالصة والإتيان
بالفرائض كالصلوة والزكوة والصوم
وبالإقلاع عن المعاصي بالكلية وأما
المظالم التي تتعلق بالمخلوقات فلا بد
من ردها إلى أربابها وهي إما مالية
أو عرضية أو بدنية فالمال يرد إلى
صاحبه إن كان حيًا وإلى ورثته إن
كان ميتًا وأما العرض فيستحل منه
وأما القتل والضرب وقطع الأطراف
وغير ذلك فيعطي القصاص من نفسه
له إن كان حيًا وإن لم يقدر على شيء
من ذلك فليستغفر للمظلوم مكثرًا
من الاستغفار له فلعله يكون إن شاء
الله سببًا للغفران وقد رأيت بعض
مشائخنا ومنهم سيدي الوالد قدس
الله روحه يأمر محبيه ومريديه بالإكثار
من قول أستغفر الله العظيم لي ولوالديّ
ولأصحاب الحقوق الواجبات عليّ و

شرک۔ یا بدعت۔ یا نافرمانی، یا غفلت ان سب سے قبیح
شرک ہے خدا اس سے بچاوے اس سے نیچے بدعت ہے
پھر نافرمانی پھر اللہ تعالے سے غافل ہونا اور مجمل طور پہ
دو قسموں پہ منقسم ہیں پہلی قسم حقوق اللہ میں سے ہے
اور انکی پھر دو قسمیں ہیں کفر اور نافرمانی اور دوسری
حقوق العباد میں اور انہیں کو مظالم کہتے ہیں سو
جو گناہ حقوق اللہ میں سے ہو وہ صرف خالص توبہ
سے اور نماز۔ زکوۃ۔ روزہ وغیرہ فرائض
میں بعد توبہ کے، انکے بجالانے سے اور (باقی) نافرمانیوں
میں (آئندہ) اُنسے ہٹ رہنے کے (پختہ عزم کے) ساتھ بخشی جاتی ہیں
لیکن مظالم جو مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں انہیں یہ بھی ضرور
ہے کہ انکے مالکوں کیطرف واپس کئے جائیں اور یہ حقوق
العباد یا تو مال سے تعلق رکھتے ہیں یا آبرو سے یا بدن سے مال کا
تو یہ حکم ہے کہ اسکے صاحب کیطرف واپس کیا جائے اگر
وہ زندہ ہو اور اسکے وارثوں کیطرف اگر وہ انتقال
کر گیا ہو اور آبرو میں یہ حکم ہے کہ اسکے صاحب سے
معافی مانگی جائے اور بدنی میں جیسے قتل ہاتھ پاؤں
وغیرہ کاٹ ڈالنا تو اسمیں اپنی جان سے قصاص دے
اگر صاحب حق زندہ ہو اور اگر ان امور میں سے کسی
پر قادر نہ ہو تو مظلوم کے لیے کثرت سے استغفار کرے
اگر اللہ نے چاہا تو امید ہے کہ یہ اس تائب کی مغفرت
کا سبب بنجاویگا میں نے اپنے بہت سے مشائخ کو دیکھا
ہے کہ جن میں سے میرے والد بزرگوار (قدس) بھی ہیں خدا
انکی روح کو مقدس کرے وہ اپنے دوستوں اور ارادتمندوں کو کثرت
سے استغفار پڑھنے کی تاکید کرتے تھے جسکے معنے یہ ہیں

لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَ
الْمُؤْمِنَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ
وَمَنْ تَدَبَّرَ سِرَّ التَّوْبَةِ وَمَا جَاءَ بِشَأْنِهِ
فِيْ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ يَعْلَمُ
عِنَايَةَ هٰذَا الدِّيْنِ الْمُبَارَكِ بِنَفْعِ
الْمَخْلُوْقِيْنَ وَإِرَادَةِ الْخَيْرِ لَهُمْ وَيَعْرِفُ
عِظَمَ أَحْكَامِهِ الْكَرِيْمَةِ وَلَا يَحِيْصُ لَهُ
عَنِ الْإِقْرَارِ بِعُلُوِّ شَأْنِهَا وَسُمُوِّ رُتْبَتِهَا
وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ -

وَالشُّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْأَرْبَعُوْنَ
الصَّبْرُ فَالصَّبْرُ مَعْنَاهُ التَّثَبُّتُ وَالْوُقُوْفُ
فِيْ مَوَاطِنِ الْاِخْتِبَارِ وَالْاِمْتِحَانِ قَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (اَلصَّبْرُ نِصْفُ
الْإِيْمَانِ) وَقَالَ (رَوَاحُنَا لَهُ الْفِدَاءُ
(اَلصَّبْرُ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ) وَقَدْ
سُئِلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيْمَانِ
فَقَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ وَعَلَى الْعَبْدِ
أَنْ يَّصْبِرَ وَيَشْهَدَ الصَّبْرَ مِنْ إِحْسَانِ
اللّٰهِ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِيْ يُفِيْضُهُ لَهُ يَدُلُّ
عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَاصْبِرْ وَمَا
صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ) وَقَدْ أَنْبَأَنَا الْقَوْمُ
أَهْلُ اللّٰهِ الْعُلَمَاءُ بِاللّٰهِ أَنَّ الصَّبْرَ مُسْتَلْزِمٌ
حُكْمَ الْمَعِيَّةِ الْخَاصَّةِ الْإِلٰهِيَّةِ بِشَاهِدِ
(إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ) وَفِيْ كَلَامِ
سَيِّدِنَا الْإِمَامِ السَّيِّدِ أَحْمَدَ الرِّفَاعِيِّ

مسلمان مردوں اور عورتوں اور ایماندار مردوں اور
عورتوں کے لیے جو ان میں سے زندہ ہیں اور جو مر چکے ہیں
اور جو شخص توبہ کے سر میں اور جو کچھ اسکے متعلق اس شریع
محمدیہ میں وارد ہے اسمیں ذرہ غور کرے تو اسے معلوم ہو جا
کہ اس دین مبارک نے کسقدر مخلوق کے فائدہ رسانی ا
انکی خیر خواہی ملحوظ رکھی ہے اور اسلام کے بزرگ احکام
کی عظمت پورے طور پر اسکے ذہن نشین ہو جاویگی ا
اسلام کے علو شان اور بلندی رتبہ کا اقرار کیے بغیر ا
سے رہا نہ جاویگا اور اللہ متقیوں کا کارساز ہے

بیالیسویں شاخ صبر ہے صبر کا معنے ہے امتحان
اور آزمایش کے مواقع میں استقلال اور ثابت قدم
رہنا رسول اللہ صلعم نے فرمایا (صبر نصف ایمان ہے
نیز آنحضرت صلعم نے فرمایا آپ پر ہماری جانیں قربان
(صبر بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے او
آپ سے ایمان کی نسبت سوال کیا گیا آپ نے فرمایا
ایمان صبر اور جوانمردی کا نام ہے انسان پر لازم
کہ صبر کرے اور اس کو اپنے اوپر اللہ کا ایک
احسان سمجھے اللہ تعالی ہی صبر کا فیضان کرتا ہے
چنانچہ اللہ تعالے کا یہ قول (صبر کر اور تیرا صبر نہیں مگر
کی امداد سے) اسپر دلالت کرتا ہے اہل خدا سیدا اہل اللہ نے خبر
دی ہے کہ صبر خدا تعالی کی خاص معیت کو مستلزم
بدلیل اس آیت کے کہ (اور بیشک اللہ تعالے صبر کرنے
والوں کے ساتھ ہے)
ہمارے سردار امام سید احمد
رفاعی کی کلام میں ہے

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنَّا بِہٖ اَلْمُؤْمِنُ لَایَزَالُ
وَھُوَ فِیْ مِحْنَتِہٖ نَصْبَ عَیْنِہٖ قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی
(وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا)
فَاِذَا تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ الْکَرِیْمَۃَ صَابِرًا رَاضِیًا
مُحْتَسِبًا کَانَ فِیْ عَیْنِ اللّٰہِ اَیْ فِیْ حِفْظِہٖ
وَوِقَایَتِہٖ وَحِرْزِہٖ وَاَمَانِہٖ وَضَمَانَتِہٖ قُلْتُ
وَعَلَی الْعَاقِلِ اَنْ یَّصْبِرَ نَفْسَہٗ فِیْ اَوْقَاتِ
الرَّخَاۗءِ وَکَثْرَۃِ السَّعَۃِ وَازْدِیَادِ النِّعَمِ
الدُّنْیَوِیَّۃِ فَلَا یَسْتَعِیْنُ عَلَی الْمَعَاصِیْ
بِالنِّعَمِ یَدُلُّ عَلٰی ھٰذَا قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی
لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (وَ
اصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ
بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ
وَلَا تَعْدُ عَیْنَاکَ عَنْھُمْ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا) وَلَا بِدْعَ فَفَوَائِدُ الصَّبْرِ کَثِیْرَۃٌ
تَشْتَمِلُ عَلٰی مَنَافِعَ وَفِیْرَۃٍ مِّمَّا یَؤُلُ اِلَی
الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا یُؤَیِّدُ ھٰذَا قَوْلُ اللّٰہِ
سُبْحَانَہٗ (اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ
بِغَیْرِ حِسَابٍ) وَفِی الْخَبَرِ الشَّرِیْفِ (اَلصَّبْرُ
نِصْفُ الْاِیْمَانِ وَالْیَقِیْنُ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ)
وَفِیْ حَدِیْثٍ اٰخَرَ (اَلصَّبْرُ مِنَ الْاِیْمَانِ
بِمَنْزِلَۃِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ) وَقَالَ عَلَیْہِ وَ
اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ (اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ
بِالصَّبْرِ عِبَادَۃٌ) وَمِنْ کَلَامِ سَیِّدِنَا الْغَوْثِ
الْاَکْبَرِ الرِّفَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَنْ دَرَعَ

اللہ تعالے اُنسے راضی ہوا اور انکے طفیل ہم سے بھی راضی
ہو کہ مومن ہمیشہ ابتلا اور امتحان کی حالت میں خدا تعا
کے اس قول کو مد نظر رکھتا ہے (خدا کے حکم کے لیے ثابت
قدم رہ کیونکہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے) سو جب
ثابت قدم رہ کر راضی بقضا ہو کر طلب ثواب کی نیت سے
اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتا ہے تو وہ خدا کی نظر میں
یعنے اُسکی حفاظت نگہبانی اور اسکے حرز و امان میں ہوتا
ہے میں کہتا ہوں یہ بھی عاقل آدمی کا فرض ہے کہ
کہ کشایش فراخدستی دنیاوی نعمتوں کی کثرت کے اوقات
میں بھی اپنے نفس کو ثابت قدم اور ضبط میں رکھے
ان خداداد نعمتوں سے گناہ پر مدد نہ لے اسپر دلالت
کرتا ہے خدا تعالے کا اپنے برگزیدہ نبی صلعم کو مخاطب کر کے
یہ فرمانا (اپنے نفس کو اُن لوگوں کے ساتھ روکو جو اپنے رب کا
منہ چاہ کر صبح شام اس کو پکارتے ہیں اور دنیاوی زینت
کے ارادہ سے تیری آنکھیں اُنسے نہ بڑھ جاویں) اور یہ
کوئی اوپری بات نہیں کیونکہ صبر کے بے انتہا فائدے ہیں
جو بیشمار منافع پر مشتمل ہیں جن کا مآل دین اور دنیا دونوں
کی طرف ہے اس مدعا کی تائید کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالے
کا قول (صبر کرنیوالونکو انکا اجر بغیر گنتی اور حساب کے
پورا پورا دیا جاویگا) حدیث شریف میں ہے (صبر نصف
ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے) ایک اور حدیث
میں ہے (صبر کی ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کی
باقی جسم سے) اور آنحضرت صلعم نے فرمایا (صبر کی بدولت
کشادگی کا منتظر رہنا عبادت ہے) اور ہمارے سردار غوث
اکبر سید رفاعی کی کلام کا فقرہ ہے جو صبر کی زرہ پہن

بِدِرْعِ الصَّبْرِ سَلِمَ مِنْ سِهَامِ الْعَجَلَةِ وَمِنَ
الدَّقَائِقِ الْمَطْوِيَّةِ فِي الْآيَاتِ الْفُرْقَانِيَّةِ
وَفِي كَلَامِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ
وَالسَّلَامِ وَالتَّحِيَّةِ فِي هٰذَا الْمَقَامِ مَا يُثْلِجُ
صَدْرَ الْعَارِفِ وَقَدْ قُلْتُ مِنْ هٰذَا
الاسلوبِ المرغوب۔

تَدَرَّعْ بِدِرْعِ الصَّبْرِ يَا قَلْبُ وَاتَّئِدْ
فَكَمْ مِحْنَةٍ دَهْمَاءَ تُكْشَفُ بِالصَّبْرِ
وَخَلِّ صَبَّارًا فَاِنَّكَ مُرْتَبَةٌ
بِهَا نِعْمَةٌ تُعْطٰى تُقَابَلُ بِالشُّكْرِ
وَلَا تَكُ طَيَّاشًا عَجُولًا فَكَمْ وَكَمْ
دَهَى الْمَرْءَ سَهْمُ الطَّيْشِ مِنْ حَيْثُ لَا يَدْرِيْ

وَقَدْ قَالَ تَعَالٰى وَهُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ
(اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ)
وَصَبَّارٌ عَلٰى وَزْنِ فَعَّالٍ وَتَدَبَّرْ فَقَدْ اَضَافَ
تَعَالٰى لِفِعْلِ الْكَثِيْرِ اِلَى الْعَبْدِ لِتَفَعُّلِهِ
الصَّبْرَ وَتَطَلُّبِهِ اِيَّاهُ وَفِيْ هٰذَا بَلَاغٌ وَقَدْ
كُنْتُ كَتَبْتُ رِسَالَةً خَاطَبْتُ بِهَا بَعْضَ
الْمُحِبِّيْنَ جَعَلْتُهَا لَهُ صَحِيْفَةَ سُلْوَانٍ لِاَمْرٍ
صَدَمَهُ مِنْ وَقَائِعِ الْاَكْوَانِ وَالْفِعْلُ
لِلْمَلِكِ الدَّيَّانِ وَسَمَّيْتُهَا (لُمْعَةَ النَّصْرِ
فِيْ لُزُوْمِ الصَّبْرِ) اِسْتَوْفَيْتُ الْكَثِيْرَ
مِنْ مَبَاحِثِ الصَّبْرِ وَمَنَافِعِهِ فَلْتُرَاجَعْ
وَمَا الصَّبْرُ اِلَّا بِاللّٰهِ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَالنَّصِيْحَةُ الثَّالِثَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ
اَلشُّكْرُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَهُوَ لُبَابُ

لیتا ہے وہ جلد بازی کے تیروں سے بچ رہتا ہے اور
اس مقام میں آیات فرقانیہ اور کلام خیر البریہ علیہ
افضل الصلوٰۃ والسلام والتحیہ کے اندر اسقدر دقائق
مطوی ہیں جن سے عارف کے سینے میں ٹھنڈک
پہنچتی ہے اور اسی اسلوب مرغوب میں میں نے
یہ قطعہ کہا ہے۔

اے دل (حزن) صبر کی زرہ پہن لے اور حوصلہ کر
کیونکہ بہت سی سیاہ (خطرناک) مصیبتیں صبر کی بدولت منکشف ہو جاتی ہیں
اور نہایت باستقلال ہو کر اپنے آپ کو کھلا چھوڑ دے کیونکہ
جسکے بدلے میں قدردانی کے ساتھ بڑی نعمت عطا کیجاتی ہے
اور سبکسار جلد باز نہ بن کیونکہ بسا اوقات سبکساری
کے تیر انسان کو ایسی جگہ سے آپہنچتا ہے جہاں سے اس کو
خبر ہی نہیں ہوتی خدا پاک نے فرمایا اور وہ سب کہنے
والوں سے زیادہ سچا ہے بیشک اسمیں ہر شکر گزار کے لیے
بہت سی نشانیاں ہیں اور صبار فعّال کے وزن پر
(مبالغہ کا صیغہ) ہے غور سے دیکھو اللہ تعالے نے اس
فعل کثیر کو بندے کیطرف منسوب کیا اسلیے کہ بندہ تکلف
اور کوشش سے اسکو کرتا ہے اور یہ جو مذکور ہو چکا اسمیں
کفایت ہے (ترجمہ ہوا) میں نے (اس مضمون میں) بعض
دوستوں کو مخاطب کرکے ایک رسالہ موسومہ بہ لمعۃ
النصر فی لزوم الصبر لکھا تھا بحکم مشیت بادشاہ دو
جہان جل جلالہ حوادث زمان میں سے ایک صدمہ
جو اس دوست کو پہنچا تھا اسکے متعلق تسلی دینے کا نصیحہ
تینتالیسویں شاخ اللہ سبحانہ وتعالے کا
شکر کرنا ہے اور یہ سر توحید کا مغز

التوحید فان الثناء علیه سبحانه والاقرار
بنعمته ورؤیة النعمة منه لا من غیره
هو التوحید بعینه ومن لطائف احکام
الشکر ان تشکره جلت قدرته علی النعمة
وعلی دفع النقمة وعلی ترکیبک وصنعة
هیکلک وما احسن لک فی صورتک
من المنافع ودفع بترکیبها عنک من
المضار وافاض فیک نوری الروح
والعقل والهمک التقوی وجعلک
مذعنا لاوامره متبعا لنبیه صلی الله
علیه وآله وسلم محبا للحق کارها للباطل
ترید نفع الناس وتکره اضرارهم وامدک
مع کل لحظة وطرفة عین بانواع کثیرة
من النعم الباطنة والظاهرة الارضیة
والسماویة وفی کلها سخرک
لشکره ولمعرفة قدر نعمته علیک و
من لطائف الشکر ان تحسن الی من
اساء الیک وتعفو عمن ظلمک وان
تجیر من استجارک وان تولی الذرات
علی اختلاف اجناسها برک واحسانک
بما یصله امکانک وتبلغه قدرتک
وان تشکر لاجل الله تعالی من یسدی
الیک برا اویدا ففی الخبر الشریف
(لم یشکر الله من لم یشکر الناس) ومن
عنایة الله بالشاکرین ان الله سبحانه

ہے کیونکہ خداوند سبحانہ و تعالی کی ثنا کرنا اسکی نعمتوں کا
اقرار کرنا اور ہر جنس نعمت اسکی طرف سے دیکھنا کسی
اور کیطرف سے توحید بعینہ اسی کا نام ہے اور شکر
کے لطائف سے یہ بات ہے کہ تجھے اس جل جلالہ
کا شکر نعمت دینے پر بھی لازم ہے اور مکروہات و
مصائب کے ٹالنے پر بھی اور ترکیب اعضا اور ہیئت
وصورت پر بھی اور جو احسان تیری شکل کی تصویر
میں تجھپر کیا ہے کہ تیری ہیئات کی وضع میں بہت سے
منافع رکھے ہیں تیرے اعضا کے بند وبست میں
کتنی آفتیں ٹالدی ہیں اور تیرے اندر روح اور
عقل کے دو نوروں کا فیضان کیا اور تیرے دل میں
تقوی کا الہام کیا اور تجھے اپنے اوامر کا مطیع
اور اپنے رسول صلعم کا تبع بنایا اور تیری ایسی سرشت
بنائی کہ تو حق کو دوست رکھتا ہے باطل و ناحق سے
نفرت اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی خواہش رکھتا ہے اور انکے آزار کی
کو ناپسند رکھتا ہے اور باوجود اسکے لمحہ لمحہ لحظہ
لحظہ میں ظاہری باطنی ارضی سماوی ان گنت نعمتوں
سے تیری امداد کی ہے اور ان سب انعامات میں
اللہ سبحانہ و تعالی نے تجھے شکر گذاری کے لیے
اور جو نعمت تجھے عنایت کی ہے اسکی قدر شناسی کے
لیے مسخر کیا اور یہ بھی شکر کے لطائف سے ہے کہ بدی
کرنیوالے سے احسان کرے۔ اور ظلم کرنیوالے سے درگذر
کرے۔ اور جو تجھسے پناہ چاہے اُسے پناہ دے اور
حتی المقدور جہانتک ممکن ہو مختلف اجناس عالم کے
ذرہ ذرہ سے نیکی اور احسان کرے اور یہ بھی لطائف

يَزِيْدُهُمْ نِعِمًا وَإِحْسَانًا بِشَاهِدِ قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ) وَلَمَّا كَانَتْ مَرْتَبَةُ الشُّكْرِ عَزِيْزَةً جِدًّا قَالَ تَعَالَى (وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ) وَأَمَرَ بِشُكْرِ الْمُنْعِمِ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ قَالَ تَعَالَى (اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ) وَجَحْدُ النِّعَمِ الْجُزْئِيَّةِ الْوَاصِلَةِ إِلَى الْعَبْدِ مِنْ أَشْبَاهِهِ وَأَمْثَالِهِ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ دَلِيْلٌ عَلَى جَحْدِ النِّعَمِ الْكُلِّيَّةِ الْوَاصِلَةِ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَعَدَمُ الشُّكْرِ غِلْظَةٌ فِي الطَّبْعِ تَنْشَأُ عَنْ قَسْوَةٍ قَلْبِيَّةٍ صَارِفَةٍ عَنِ الْاِعْتِرَافِ بِالْحَقِّ وَالْمُؤْمِنُ الْمُنَوَّرُ بِنُوْرِ الْاِيْمَانِ لَا يَنْصَرِفُ عَنِ الْحَقِّ بَلْ يَدُوْرُ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ دَارَ وَقَدْ قُلْتُ فِيْمَا يُنَاسِبُ هٰذَا الْاُسْلُوْبَ۔

قَالُوْا عُبَيْدٌ عَلٰى زَيْدٍ لَهُ مِنَنٌ
وَرَامَ زَيْدٌ بِجَحْدِ الْبِرِّ خِنَاسًا
فَقُلْتُ خَلُّوْهُ لَا رَاحَتْ بِضَاعَتُهُ
لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَا

وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ الزُّهْدُ وَهُوَ ضِدُّ الْحِرْصِ وَالطَّمَعِ وَمَعْنَاهُ اَنْ يُّلْقِيَ الرَّجُلُ الْاَطْمَاعَ عَنْ قَلْبِهِ فَلَا تَكُوْنُ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةُ الْفَانِيَةُ غَايَةَ هَمِّهِ وَمَبْلَغَ عِلْمِهِ اِذِ الْحِرْصُ بَابُ الْمَضَرَّاتِ وَمِفْتَاحُ السَّيِّئَاتِ

کہ اُن کو اور زیادہ نعمتیں دیتا ہے اُنسے احسان کرتا ہے بدلیل اس آیت کے (اور اگر تم شکر کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ نعمت دونگا) اور چونکہ شکر کا درجہ نہایت شاندار تھا اسلیے خداوند تعالے نے فرمایا (اور میرے بندوں میں سے بہت تھوڑے ہیں جو شکر گذار ہیں) اور اللہ تعالے نے مخلوق میں سے منعم کی شکر کا حکم کرتے ہوئے فرمایا (میرا اور اپنے والدین کا شکر بجالاؤ) اور اپنے جیسے مخلوق کیطرف سے پہنچی ہوئی چھوٹی چھوٹی مختصر نعمتوں کا انکار رب العالمین کی طرف سے پہنچی ہوئی بڑی بڑی بیشمار نعمتوں کے کفران کی دلیل ہے اور کفران نعمت گندگی طبع قسوۃ قلب کا نتیجہ ہے جو کا حق کا اقرار کرنے سے مانع آتی ہے اور مومن جس کا دل نور ایمان سے منور ہوتا ہے حق سے کبھی نہیں پھرتا بلکہ جدھر حق کا دورہ ہو اُسکے ساتھ ساتھ کرتا ہے اسی اسلوب کے مناسب میں نے دو شعر کہے ہیں۔

کہتے ہیں زید پر عبید کے بہت سے احسانات ہیں۔
اور زید نیکی کا انکار کرکے سرکش ہوگیا۔
تو میں نے کہا جانے دو اسکا ستیا ناس۔
لوگونکا نمک حرام خدا کی کیا شکر گذاری کریگا۔

چوالیسویں شاخ زہد ہے اور یہ حرص اور طمع کی ضد ہے اور زہد کا معنے یہ ہے کہ انسان اپنے دل سے ہر قسم کے لالچ نکال دے تو کہ اسکا نہایت مقصود اور مبلغ علم یہی نا کاری دنیا فانی نہ ہوجائے کیونکہ حرص تمام مضرتوں کا دروازہ۔ تمام برائیوں کی چابی ہے

وَالْحَرِيصُ الْمُبْتَلىٰ بِالطَّمَعِ يُبَلِّغُهُ طَمَعُهُ وَحِرْصُهُ عَلَى الْحُطَامِ لِكُلِّ قَبِيحَةٍ فَيَكْذِبُ وَيَفْتَرِيْ وَيَخُوضُ بِالنَّاسِ وَيَحْلِفُ كَاذِبًا وَيَخْتَلِقُ الزُّوْرَ وَيُحَرِّفُ الْحُقُوقَ وَيَرْتَكِبُ إِضْرَارَ الْخَلْقِ وَلَا يَكُونُ صَدِيقَ أَحَدٍ بَلْ هُوَ عَبْدُ مَطَامِعِهِ وَأَغْرَاضِهِ يَخْبِطُ فِي عِيشَتِهِ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَمِثْلُ ذٰلِكَ الرَّجُلِ لَا تُؤْمَنُ بَوَائِقُهُ وَلَا تُرْضِي اللّٰهَ وَلَا الْعِبَادَ خَلَائِقُهُ وَالزَّاهِدُ الْقَلْبِ لَا يَمْكُرُ وَلَا يَخْدَعُ وَلَا يَكْذِبُ لِأَجْلِ هٰذِهِ الدُّنْيَا الزَّائِلَةِ وَيَقِفُ مَعَ الْحَقِّ وَهُنَا سِرٌّ لَطِيفٌ تَقَدَّمَ الْكَلَامُ عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّ الزَّاهِدِيْنَ مِنْ أَكَابِرِ هٰذَا الدِّيْنِ عَلٰى قِسْمَيْنِ قِسْمٌ مِنْهُمْ وَهُمُ الْأَكْمَلُ زَهِدُوا الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا فِيمَا يَؤُوْلُ إِلٰى أَنْفُسِهِمْ فَعَمِلُوْا فِيمَا يَؤُوْلُ إِلَيْهِمْ عَمَلَ مَنْ يَتَرَقَّبُ الْمَوْتَ فِيْ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَانْتَصَبُوا لِمَصْلَحَةِ الْأُمَّةِ فَعَمِلُوْا فِيمَا يَؤُوْلُ إِلَى الْأُمَّةِ عَمَلَ مَنْ يَجْزِمُ أَنَّهُ لَا يَمُوْتُ وَمِنْ هٰؤُلَاءِ أُمَّةٌ مِّنَ السَّادَةِ الْأَكَابِرِ آلِ النَّبِيِّ الطَّاهِرِ وَأَصْحَابِهِ شُمُوْسِ الْمَفَاخِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَمِنْهُمْ مَنْ زَهِدَ فِيْ نَفْسِهِ وَتَرَكَ الدُّنْيَا وَأَهْلَهَا وَقَصَرَ زُهْدَهُ عَلٰى خُوَيْصَّةِ نَفْسِهِ وَتَرَكَ الْكُلَّ لِلّٰهِ فَمَرْتَبَةُ مِثْلِ هٰذَا

اور حریص آدمی جو مرض طمع میں مبتلا ہے اس کی لالچ مال دنیاوی کی حرص ہر ناشایستہ حرکت تک پہنچا دیتی ہے جھوٹ وہ بولتا ہے بہتان وہ باندھتا ہے لوگوں کی پردہ دری میں وہ گھس پڑتا ہے جھوٹی قسمیں وہ کھاجاتا ہے۔ دل سے طوفان وہ جوڑ لیتا ہے حقوق کو ادھر ادھر بے محل کردیتا ہے خلق آزاری کا ارتکاب وہ کر گذرتا ہے کسی کا سچا دوست نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنی خواہشات و اغراض کا غلام ہوتا ہے اپنی عیش میں حلال و حرام کے درمیان یکساں ہاتھ پاؤں مارتا ہے اس قسم کے شخص کی شرارت سے امن نہیں ہوتا اسکی خصلتوں سے نہ خدا راضی ہوتا ہے نہ بندے خوش ہوتے ہیں اور زاہد صاحب دل نہ تو اس دنیا ناپایدار کے لیے جھوٹ بولتا ہے نہ مکر کرتا ہے نہ فریب حق کے ساتھ ثابت قدم رہتا ہے۔ یہاں ایک سر لطیف ہے جس کے بعض حصہ پر گفتگو ہو چکی ہے وہ یہ کہ اکابر دین میں سے دو قسم کے زاہد ہوئے ہیں بعضے کاملتر ہیں انہوں نے اپنے حقوق نفس کے متعلق تو سراسر تمام دنیا کو چھوڑ دیا ہے اپنے ذاتی معاملات میں تو انکا طرز عمل اس شخص کا سا ہے جسے لمحہ بھر جینے کی امید نہیں ہر چشم زدن میں موت کا منتظر ہے اور صلاح امت کے لیے یہ دونوں پاؤں پر کھڑا ہو کر کام کر رہے ہیں جو امور فلاح قوم کے متعلق ہیں انہیں انکا طرز عمل اس شخص کی طرح ہے جسے یقین ہے کہ کبھی مرنے کا ہی نہیں اسی زمرہ میں سے ہے بزرگ سادات نبی صلعم کی آل پاک اور اصحاب رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت

دُوْنَ مَرْتَبَةِ الْكَمَالِ اِذْ مَرْتَبَةُ الْكَمَالِ
هِيَ مِنْ شُرُوْقِ نُوْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاَكْمَلِ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اِفَاضَةً
وَّتَعْلِيْمًا وَّقَدْ تَتَفَاوَتُ مَرَاتِبُ الْهِمَمِ
وَالْعُقُوْلِ فَالْاَكْمَلُ اسْتَوْفٰى مَرْتَبَةَ
الزُّهْدِ كَفَّ بِالزُّهْدِ عَنِ النَّاسِ شَرَّهٗ
وَاَفَاضَ بِالْهِمَّةِ لِلنَّاسِ خَيْرَهٗ وَالَّذِيْ
دُوْنَهٗ اَبْلَغَتْهُ هِمَّتُهٗ تَرْكَ الدُّنْيَا زُهْدًا
يُرِيْدُ بِذٰلِكَ خِدْمَةَ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ فَكَفَّ
شَرَّهٗ عَنِ النَّاسِ وَاكْتَفٰى بِاللّٰهِ وَقَدْ اَشَارَ
اِلَى الزُّهْدِ بِهٰذِهِ الْجِيْفَةِ الزَّائِلَةِ سَيِّدُ
الْحُكَمَاءِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ فَقَالَ (كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ
اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ
الْقُبُوْرِ) وَقَالَ تَعَالٰى (وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ) وَحَيْثُ اَنَّهَا دَارُ زَوَالٍ
وَّحُطَامُهَا وَمَا فِيْهَا ضَرْبٌ مِّنَ الْخَيَالِ
فَالْحِرْصُ عَلَيْهَا مِنْ اَكْبَرِ الْخَبَالِ وَالدُّنْيَا
اشْتِقَاقُهَا مِنَ الدَّنَاءَةِ تَمِيْلُ اِلٰى كُلِّ
دَنِيٍّ وَّتَمِيْلُ عَنْ كُلِّ نَقِيٍّ تَقِيٍّ وَّلَا عِبْرَةَ
بِوُجُوْدِهَا بِبَعْضِ الْاَحْيَانِ بِاَيْدِي الْاَكَابِرِ
مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ
فَاُولٰٓئِكَ عَرَفُوْهَا وَاَعْطَوْهَا مِنَ الْاِهْمَالِ
بِالْقُلُوْبِ حَقَّهَا وَاَفَاضُوْا مَنَافِعَهَا عَلَى
الْمُسْتَحِقِّيْنَ وَجَعَلُوْهَا غَنِيْمَةً لِّلْمَخْلُوْقِيْنَ

مرتبہ اعلی کمال کے درجہ سے نیچے ہے اسلیے کہ مرتبہ کمال
وہی ہے جو کامل ترین آل و اصحاب کے لیے نبی صلعم
کے نور کے طلوع سے فیضان اور تعلیم ہوا ہے اور سنتہ
اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہمتوں اور عقول کے مراتب
مختلف واقع ہوئے ہیں سو جو کامل تر ہے اسنے زہد کا
مرتبہ پورا حاصل کر لیا زہد کے سبب لوگوں سے اپنی بدی
روک رکھی اور ہمت مردانہ کی بدولت لوگونکو اپنی بھلائی کا
فیض پہنچایا اور جس کا درجہ اس سے کم ہے اسکی ہمت
نے زہد کے ذریعہ اُسے ترک دنیا کے مقام تک پہنچا دیا اس سے
اسکی مراد یہ ہوتی ہے کہ لوگوں سے اپنے شر کو روک کر
خلق خدا کے بارہ میں اسکی خدمت بجا لاوے اور خود
محض اللہ کے ساتھ اکتفا کرے (اسی بس باقی ہوس)
اور اس مردار ناپائدار سے بیرغبت ہونے کیطرف سید
الحکما رسولخدا صلعم نے یوں فرما کر اشارہ کیا ہے کہ تو
دنیا میں اس طرح بسر کر گویا تو نا آشنا ہے یا راہ کا مسافر
اور اپنے آپکو اہل قبور (مردوں) میں سے شمار کر اور خدا
تعالی نے فرمایا ہے (زندگانی دنیا کی کوئی چیز نہیں
مگر دھوکے کی پونجی) سو چونکہ دنیا زوال کا گھر ہے اور
اس کا مال وغیرہ جو اسمیں ہے ایک قسم کا خیال ہی ہے
تو اسپر حرص کرنا ایک بھاری جنون اور دیوانگی ہے
دنیا کا اشتقاق دنائت سے ہے لہذا وہ ہر کمینے کی
طرف مائل ہوتی ہے اور ہر پرہیزگار پاک سیرت سے
ہٹ جاتی ہے اور اس کا کچھ اعتبار نہیں کہ بعض وقت
دنیا مرسلین و صدیقین و صالحین وغیرہ اکابر دین
کے ہاتھ میں موجود ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے اس کی
حقیقت پہچان کر دلوں میں جگہ نہ دینا جو اس کا حق ہے اُسے پورا پورا ادا کیا مستحقین پر اسکے فوائد کا فیضان کیا اور مخلوقات کے لیے اسے غنیمت بنا دیا

فما غرتهم ولذلك ما اضرتهم اذ
الزهد لم يكن بلبس المرقعات و
التقشف في الحركات والسكنات انما
هو بفراغ القلب من الدنيا وعلى هذا
فوجودها في يد الكامل لا يضره ابدا
وكون الايام فيها قصيرة والهموم بها
كثيرة وما هي الا كما قال سيدنا الامام
الرفاعي رضي الله عنه ان اقبلت كانت
مشغلة وان ادبرت كانت حسرة فلذلك
كل الراحة بتجريد القلب منها وتخليه
عنها ورحم الله سيدنا القطب السيد
سراج الدين الصيادي الرفاعي المعروف
بالمخزومي رضي الله عنه فانه قال

اذان الناس حين الطفل ياتي
وتاخير الصلوة الى الوفاة
يشير بان عمر المرء شيء
كما بين الاذان الى الصلوة

والشعبة الخامسة والاربعون
التوكل وتوكل اهل الكمال من الاصحاب
الرجوع الى الاسباب في الظاهر والخروج
منها في الباطن فيستوي حالهم مع
الله في اخذ السبب وتركه ولا يشاهدون
في الحالين الا الله تعالى ويقطعون
الركون بقلوبهم الى الاشخاص والاسباب
وان تشبثوا بها في الظاهر حفظا للنظام

سو دنیا انکو دھوکا نہ دے سکی اور یہی وجہ ہے کہ اگر
گے موجود ہو تبھی انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا کیونکہ
زہد چیتھڑے پیوند کر کے پہننے اور حرکات و سکنات میں
خشک زاہدی دکھانے کا نام نہیں بلکہ دنیا سے دل کے
فارغ ہونے کا نام زہد ہے اس صورت میں کامل شخص
کے ہاتھ میں اسکا موجود ہونا اور اس کا ناپائدار اور کثیر
الافکار ہونا اُسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا دنیا کی
حقیقت تو وہی ہے جو ہمارے سردار امام رفاعیؓ نے
فرمائی ہے کہ اُسکا اقبال ہونا مشغلہ اور بیفراغی ہے
اور اسکا ادبار چلا جانا حسرت ہے لہذا پوری پوری
راحت اسمیں ہے کہ دل کو اس سے خالی کر دیا جاوے
اور اپنے قلب کو اسکی محبت سے اس طرح ادھیڑ لیا جاوے
جیسے بکری کا چمڑا اتار لیا جاتا ہے خدا رحم کرے ہمارے
یہ جو لوگ بچے کے پیدا ہونے کے وقت اسکے کان میں اذان دیتے ہیں
اور نماز اخیر میں اُسوقت جا پڑھتے ہیں جب اُسکی وفات ہوتی ہے
یہ اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ انسان کی عمر اتنی قلیل ہے
جیسے اذان سے نماز پڑھنے تک درمیان میں تھوڑا سا وقت ہوتا ہے

پینتالیسویں شاخ توکل ہے جو صاحب اہل کمال
ہیں انکی توکل بظاہر اسباب کیطرف میلان کرنا ہے اور باطن
میں اُنسے بالکل علیحدہ رہنا سو انکا حال خداوند تعالے کے
ساتھ ارتکاب اسباب اور اُنکی ترک دونوں صورتوں میں
یکساں ہوتا ہے دونوں حالتوں میں وہ اللہ تعالے کے
سوا اور کسی چیز کو نہیں دیکھتے اگرچہ نظام کونی کی حفاظت
اور تفاوت حکم کی رعایت سے بظاہر اسباب کی
طرف ہاتھ لگاتے ہیں لیکن اسباب اور اشخاص کیطرف

ج الدین صیادی رفاعی عرف مخزومی پر کہ انہوں نے فرمایا

الْكَوْنِيِّ وَتَفَاوَتَ الْهِمَمِ عِلْمًا مِنْهُمْ
بِأَنَّ الْأَسْبَابَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَالْمُؤَثِّرُ
فِي الْحَالَيْنِ هُوَ اللّٰهُ لَا غَيْرُهُ - وَقَدْ
دَرَجُوْا عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْأَدَبَيْنِ
فَأَعْطَوُا الظَّوَاهِرَ حَقَّهَا وَالْبَوَاطِنَ
حَقَّهَا فَكَانُوْا يَكْسِبُوْنَ وَيَتَطَبَّبُوْنَ وَ
يُغْلِقُوْنَ بُيُوْتَهُمْ وَيَعْمَلُوْنَ مَا نَعْمَلُ مِنَ
الْأَسْبَابِ يَدُلُّكَ عَلَى ذٰلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ سَأَلَهُ
فِيْ نَاقَتِهِ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ وَأَمَّا أَهْلُ
الْقُوَّةِ الَّذِيْنَ قَطَعُوْا أَبْرَازِخَ الظَّوَاهِرِ
مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَعُظَمَاءِ الصِّدِّيْقِيْنَ فَلَهُمُ
الْوُقُوْفُ مَعَ حَالِهِمُ الْبَاطِنِيِّ بِطَرْحِ الْحَالِ
الظَّاهِرِيِّ بِالْكُلِّيَّةِ وَكَفٰى بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ وَقَفَ عَلٰى رَأْسِهِ الشَّرِيْفِ
كَافِرٌ وَالسَّيْفُ فِيْ يَدِهٖ وَالنَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ نَائِمٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ
فَقَالَ لَهُ الْكَافِرُ أَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا فَقَالَ
مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَارْتَعَدَتْ
يَدُهُ بِالسَّيْفِ وَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا ، وَسَيِّدُنَا
الْخَلِيْلُ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
أَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ فِيْ كِفَّةِ الْمَنْجَنِيْقِ فَقَالَ
لَهُ أَلَكَ حَاجَةٌ فَقَالَ أَمَّا إِلَيْكَ فَلَا
فَكَفَاهُ اللّٰهُ وَجَعَلَ النَّارَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَ
سَلَامًا وَمِنْ أَيْنَ لِلضُّعَفَاءِ التَّسَلُّقُ

دلی توجہ کو بیخ و بنیاد سے کاٹ رکھتے ہیں اسلئے وہ جانتے
ہیں کہ اسباب ضرر پہنچا سکتے ہیں نہ نفع دونوں حالتوں میں
مؤثر اللہ ہی اللہ ہے اسکے سوا کوئی مؤثر نہیں ان
دونوں ادبوں کے جمع کرنے پر انکی روش رہی ہے
انہوں نے ظاہر کو ظاہر کا حق اور باطن کو باطن
کا حق دیا ہے بظاہر وہ کسب کرتے تھے طب مطب کرتے
تھے گھروں کے دروازے بند کرتے تھے اور جن اسباب کا ہم
لوگ ارتکاب کرتے ہیں وہ بھی انکو عمل میں لاتے تھے اسپر
دلیل آنحضرت صلعم کا وہ قول ہے جو آپ نے ایک شخص کے
اونٹنی کے بارہ میں سوال کرنیکے جواب میں فرمایا تھا
کہ اسکا پاؤں باندھ دے اور توکل کر لیکن قوی ہمت
لوگ جیسے حضرات انبیاء و عظماء صدیقین علیہم السلام
جنہوں نے ظواہر کے وسائط کو بالکل قطع کر دیا ہے انکو جائز
ظاہری حال کو بالکل چھوڑ چھاڑ کر باطنی حال کے ساتھ
ٹھہرے رہیں اس طریق کی ہمارے نبی صلعم کافی
مثال ہیں کیونکہ ایک بار آپ کے سرپر ایک مخالف ننگی
تلوار ہاتھ میں لیکر کھڑا ہو گیا آپ اسوقت ایک درخت
کے تلے استراحت فرماتے تھے جوں ہی آپنے آنکھیں کھولیں
تو اس دشمن نے آپ سے کہا کیا تم مجھسے ڈرتے ہو فرمایا
نہیں کہا مجھسے تمہیں کون بچاویگا فرمایا اللہ اسکا ہاتھ
کانپ کر تلوار چھوٹ گئی اور اس سے کچھ نہ ہو سکا۔ دوسری
مثال خلیل الرحمن حضرت ابراہیم ہیں جب آپ منجنیق کے
پلڑے کے اندر بٹھائے ہوئے تھے اسوقت جبرئیل نے
آکر التماس کیا کوئی کار خدمت ہو تو میں حاضر ہوں
آپنے فرمایا تمہارے متعلق تو کوئی کام نہیں تو اللہ تعالیٰ

إلى مَرَاتِبِ الأقْوِيَاءِ وَمَعَ ذٰلِكَ فَالجَمْعُ
بَيْنَ آدَبَي البَاطِنِ وَالظَّاهِرِ دَاخِلٌ
تَحْتَ أمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ الَّذِي يَجِبُ بِهِ العَمَلُ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الأمْرِ
وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالأرْبَعُوْنَ
الرِّضَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فَفِي الحَدِيْثِ القُدْسِيِّ
(مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِي فَلْيَتَّخِذْ رَبًّا
سِوَائِي) وَفِي الخَبَرِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا
فَقَدْ وَجَدَ لِلْإيْمَانِ طَعْمًا وَمَعْنَى الرِّضَا
رُكُوْنُ القَلْبِ بِخَالِصِ التَّسْلِيْمِ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ
وَتَعَالَى فِيْمَا يَقْضِيْهِ عَلَى العَبْدِ فِي
هٰذِهِ الدَّارِ مِنْ مَحْبُوْبٍ وَمَكْرُوْهٍ اِعْتِمَادًا
عَلَى اخْتِيَارِ اللّٰهِ تَعَالَى لَهُ وَلِلرِّضَا أسْرَارٌ
يَجِبُ التَّنْبِيْهُ إلَيْهَا فَمِنْ أهَمِّهَا أنْ يَرْضَى
بِمَا يَكُوْنُ مُوْجِبًا لِرِضَاءِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَ
إلَّا فَإذَا وَقَعَ فِي المَعَاصِي وَزَعَمَ بِهَا الرِّضَا
فَهُوَ جَاهِلٌ مُؤَاخَذٌ وَالعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَمِنْ
أسْرَارِ الرِّضَا إفْسَاحُ الخَاطِرِ فِي النَّوَازِلِ
وَالحَوَادِثِ الَّتِي تُبْرِزُهَا الأقْدَارُ كَذَهَابِ
مَالٍ وَنَقْصِ أنْفُسٍ وَأمْثَالِ ذٰلِكَ وَ
يَحِقُّ إفْسَاحُ الخَاطِرِ التَّسْلِيْمُ لِلّٰهِ بِخَالِصِ
الرِّضَا مِنْهُ سُبْحَانَهُ اِعْتِمَادًا عَلَيْهِ وَرُجُوْعًا
إلَيْهِ وَفِي هٰذَا الشَّأنِ رَاحَةٌ لِلْقَلْبِ وَ
سَلَامَةٌ لِلدِّيْنِ وَطُمَأنِيْنَةٌ لِلْخَاطِرِ وَ
رِيَاضَةٌ لِلْعَقْلِ وَغَلَبَةٌ عَلَى الشَّيْطَانِ

قوی ہمت لوگونکے مرتبے میں جا پہنچیں علاوہ اسکے
ظاہر اور باطن دونونکے آداب کے درمیان جمع کرنا
نبی صلعم کے امر کے نیچے داخل ہے جسپر عمل واجب ہے
اور کام سب اللہ تعالے کے اختیار میں ہے -
چھیالیسویں شاخ اللہ تعالے سے راضی رہنا
ہے۔ حدیث قدسی میں وارد ہے (جو میری قضا پر
راضی نہو اُسے چاہیے میرے سوا کوئی اور رب بنا
لے) ایک اور حدیث شریف میں ہے (جو اللہ کے رب
ہونے پر راضی ہوا اسنے ایمان کا لطف اُٹھایا) اور
رضا کا معنے یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالے اس دار دنیا میں
بندے پر قضا کرے خواہ وہ اس کو پسند ہو یا ناپسند
اللہ تعالے کے اختیار کو عمدہ اور مقصود بنا کر خلوص کے
ساتھ تسلیم خم کر کے دل کو اللہ کیطرف متوجہ کر دے
رضا کے لیے اسرار ہیں جنپر متنبہ کرنا ضروری معلوم ہوتا
ہے سب سے زیادہ مہم بالشان یہ ہے کہ انسان اس امر
پر راضی رہے جو خداوند تعالی کی رضا کا موجب ہو ورنہ
اگر گناہوں میں واقع ہو گیا اور اسکو رضا بالقضا تصور
کر لیا تو وہ جاہل ہے اُسپر مواخذہ کیا جائیگا خدا کی پناہ
اور رضا کے اسرار میں سے یہ بھی ہے کہ انسان نزول
حوادث کے وقت جیسے مالونکا تلف ہو جانا جانوں کا
نقصان وغیرہ جو بحکم قضا ظہور پذیر ہوتے ہیں کشادہ
خاطر و فراخ حوصلہ رہے اور اس فراخ دلی کے بعد اللہ
سبحانہ وتعالی کیطرف رجوع اور اُسپر اعتماد کر کے خالص
رضا کے ساتھ اُسکے آگے گردن رکھنا حاصل ہوتا ہے
اور اس شان (یعنے رضا بالقضا) میں راحت قلب

وَسُلْطَانٌ عَلَى الْوَسَاوِسِ الَّتِي تُحْدِثُهَا خَدِيعَةُ الشَّيْطَانِ أَوْ شَمَاتَةُ أُولِي الْعُدْوَانِ وَمِنْ أَسْرَارِ الرِّضَا انْفِتَاحُ رَوْزَنَةِ الْفِكْرِ بِحُسْنِ التَّدْبِيرِ بِشَأْنِ مَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ وَذَلِكَ الْإِنْفِتَاحُ مِنْ إِحْسَانِ الْفَتَّاحِ (أَلَا إِلَى اللهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ)۔

وَالشُّعْبَةُ السَّابِعَةُ وَالْأَرْبَعُونَ الْخَوْفُ مِنَ اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَهٰذِهِ الشُّعْبَةُ مِنْ أَعْظَمِ شُعَبِ الْإِيمَانِ فَفِي الْآثَارِ رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ وَبِالْخَوْفِ تَكُونُ التَّقْوٰى وَالْوَرَعُ وَالزُّهْدُ وَالْخُشُوعُ وَالذُّلُّ لِلّٰهِ وَالْخُضُوعُ وَهُوَ أَصْلُ لِكُلِّ فَضِيلَةٍ فَإِنَّ مَنْ خَافَ اللهَ أَمِنَ مِنْهُ النَّاسُ وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللهَ لَمْ يَأْمَنِ النَّاسُ بَوَائِقَهُ وَالْخَوْفُ مِنَ اللهِ يَكُفُّ الْعَبْدَ مِنَ الْجُرْأَةِ عَلَى كُلِّ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ لَا يَرْضَى اللهُ وَقَدْ طَفَحَ الْكِتَابُ الْعَزِيزُ بِالْأَمْرِ بِالتَّقْوٰى وَهِيَ الْخَوْفُ وَمَحَلُّهَا أَعْنِي التَّقْوٰى الْقَلْبُ فَإِذَا حَلَّ الْقَلْبَ خَوْفُ اللهِ تَعَالَى انْتَشَرَ سِرُّ ذٰلِكَ عَلَى الْجَوَارِحِ فَكَانَ لَهَا قَيْدًا عَنِ الْمَنْهِيَّاتِ وَجَاذِبًا لَهَا إِلَى الْمَرْضِيَّاتِ وَحَاجِزًا عَنِ الْمَحْذُورَاتِ فَيَخَافُ لِذٰلِكَ السِّرِّ الْخَائِفِ مِنَ اللهِ جَوَارِحُهُ كَمَا يَخَافُ الْمَرْءُ الْأَسَدَ يَخَافُ لِسَانَهُ وَ

جو شیطان کے مکر اور ظالموں کی بدخواہی سے پیدا ہوتے ہیں غلبہ حاصل ہوتا ہے اور رضا کے اسرار میں سے یہ بھی ہے کہ جریان مقادیر کے شان میں قادر مطلق نے جو حسن تدبیر ملحوظ رکھی ہے اُس کی طرف فکر کی روزن کھلجاتی ہے اور یہ کھلجانا فتاح علیم کے احسان عمیم میں سے ہے (آگاہ ہو جاؤ تمام امور کا مرجع و مصیر اللہ ہی کیطرف ہے)

سنتالیسویں شاخ اللہ سبحانہ وتعالے سے خوف کرنا ہے یہ شاخ بھی ایمان کی بڑی شاخوں میں سے ہے آثار میں وارد ہے (خدا تعالیٰ سے خوف کرنا دانائی کا سر اور اصل اصول ہے اور خوف ہی کی وجہ سے (یہ صفات حمیدہ) حاصل ہوتی ہیں تقوی۔ پرہیزگاری۔ زہد۔ فروتنی اور خدا تعالیٰ کے سامنے نیازمندی اور خضوع اور فروتنی ہی ہر فضیلت کی بیخ ہے کیونکہ جو شخص اللہ تعالے سے ڈرتا ہے لوگ اس سے امن میں ہوتے ہیں اور جسکے دل میں خدا کا خوف نہیں لوگ اُسکی شرارتوں سے مامون نہیں ہوتے خدا کا خوف ہی انسان کو ہر ایسے قول یا فعل پر جرأت کرنے سے باز رکھتا ہے جسمیں خداوند تعالی کی رضا نہ ہو تقوی کے حکم سے کتاب اللہ بھرپور ہے اور تقوی خدا کے خوف ہی کا نام ہے اور اسکا یعنے تقوی کا محل دل ہے سو جب منزل دل میں خدا تعالے کا خوف مقام کرتا ہے تو سب جوارح پر اُسکا اثر پھیل جاتا ہے تو اعضا کے لیے منہیات سے بندش اور مرضیات الٰہی کی طرف رہبر اور محذورات سے پردہ اور حجاب ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے ڈرنیوالا شخص اس سر کی بدولت اپنے اعضا سے اس طرح ڈرتا ہے جیسے انسان شیر درندہ سے ڈرتا ہے اپنی

يَدَهٗ وَرِجْلَهٗ وَعَيْنَهٗ وَسَمْعَهٗ وَبَطْنَهٗ
وَمَا ظَهَرَ مِنْهُ وَمَا بَطَنَ اَنْ يُّوْقِعَهٗ شَيْءٌ
مِّنْ كُلِّ ذٰلِكَ فِيْمَا لَا يَرْضَى اللّٰهُ مِنْ قَوْلٍ
اَوْ فِعْلٍ وَبِبَرَكَةِ سِرِّ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ
يَكُوْنُ مَصُوْنَ الْجَوَارِحِ فَلَا يُؤْذِيْ
بِجَارِحَةٍ مِّنْ جَوَارِحِهٖ ذَرَّةً كَوْنِيَّةً مِّنْ
خَلْقِ اللّٰهِ وَيَصْرِفُ قُدْرَتَهَا كُلَّهَا فِيْ
مَنْفَعَةِ ذَاتِهٖ وَفِيْ مَنَافِعِ خَلْقِ اللّٰهِ اِمْتِثَالًا
لِّاَوَامِرِ اللّٰهِ وَهٰذَا شَاْنُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ
يَخَافُ اللّٰهَ وَيَقْتَدِيْ بِسَيِّدِ الْخَلْقِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَهٗ عَلٰى
ذٰلِكَ الْجَنَّةُ قَالَ تَعَالٰى (وَاَمَّا مَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ
الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى)۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّامِنَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ
الرَّجَاءُ مِنَ اللّٰهِ قَالَ تَعَالٰى (فَمَنْ كَانَ
يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا
يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا) وَالرَّجَاءُ
هُوَ حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْحَدِيْثِ
الْقُدْسِيِّ (اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ اِنْ
ظَنَّ بِيْ خَيْرًا فَلَهٗ وَاِنْ ظَنَّ بِيْ شَرًّا فَلَهٗ)
وَمِنْ مُّنَاجَاةِ الْاَمِيْرِ الْمُرْتَضٰى سَيِّدِنَا
عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَرَضِيَ عَنْهُ وَعَنَّا بِهٖ
اِلٰهِيْ لَئِنْ عَذَّبْتَنِيْ اَلْفَ حِجَّةٍ
فَحَبْلُ رَجَائِيْ مِنْكَ لَا يَنْقَطِعُ

ہاتھ پاؤں، آنکھ، کان، پیٹ، وغیرہ ظاہری باطنی
اعضا سے اس اندیشہ سے ڈرتا ہے کہ مبادا ان اعضا
میں سے کوئی عضو اُسے ایسے قول و فعل میں جا
ڈالے جو اللہ تعالےٰ کو ناپسند ہے اور اسی راز (خوف
خدا) کی برکت سے اُس شخص کے اعضا محفوظ رہتے
ہیں سو وہ اپنے کسی عضو سے خلق اللہ میں سے کسی چھوٹی
تک کو ایذا نہیں دیتا اور تعمیل اوامر الٰہی کی غرض
سے اپنی تمام قدرت اپنی منفعت اور خلق اللہ کے فائدے
کے لیے صرف کرتا ہے اور یہی مومن شخص کی شان ہے
جو اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے اور سید الخلق رسول خدا صلعم
کی پیروی کرتا ہے اور اس خدمت کے صلہ میں اُسے
جنت ملتی ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا (بہرحال جو شخص
نے اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور (اس خوف سے
نفس کو خواہش (کی پیروی) سے روکا تو بیشک جنت

اڑتالیسویں شاخ خدا تعالےٰ سے امید رکھنا خدا
تعالےٰ نے فرمایا (جو شخص اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار
ہے اُسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت
میں کسی کو شریک نہ کرے) اور امید کا معنے ہے اللہ تعالےٰ
کے ساتھ حسن ظن حدیث قدسی میں ہے میرا سلوک
اپنے بندے سے اس طرح ہے جس طرح اُس نے میری نسبت
گمان کر رکھا ہے اگر اس کا گمان نیک ہے تو نیک
اگر برا ہے تو برا امیر المومنین ہمارے سردار حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کی مناجات میں ہے اللہ تعالےٰ اُن سے راضی ہوا اور اُن کی
اے میرے خدا اگر تو مجھے ہزار برس عذاب دے
پھر بھی تجھ سے میری امید کی رسی منقطع نہیں ہوگی

اِلٰہِیْ لَئِنْ اَقْصَیْتَنِیْ اَوْ رَدَدْتَنِیْ
فَمَنْ ذَا الَّذِیْ اَرْجُوْ وَمَنْ ذَا یَشْفَعُ

وَاٰدَابُ الرَّجَاءِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَالْاِخْلَاصُ بِالْعَمَلِ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَحُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰہِ وَقَطْعُ الْعَمَلِ مِنْ غَیْرِہٖ سُبْحَانَہٗ وَفِیْ کَلَامِ الْاِمَامِ السَّیِّدِ اَحْمَدَ الرِّفَاعِیِّ الْحُسَیْنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَحِیْحُ الرَّجَاءِ بِالْخَالِقِ یَمْنَعُ عَنِ الرَّجَاءِ بِالْمَخْلُوْقِ وَمَنْ صَحَّ عَمَلُہٗ اِنْقَطَعَ مِنْ سِوَی اللّٰہِ اَمَلُہٗ وَقَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الرَّجُلُ الْمُتَمَکِّنُ لَوْ نُصِبَ لَہٗ سِنَانٌ عَلٰی اَعْلٰی جَبَلٍ شَاہِقٍ فِی الْاَرْضِ وَہَبَّتْ عَلَیْہِ رِیَاحُ اللَّیَالِی الثَّمَانِ مَا غَیَّرَتْ مِنْہُ شَعْرَۃً وَّاحِدَۃً یُرِیْدُ اَنَّہٗ لَا یَنْفَکُّ بِکُلِّ تِلْکَ الْاَحْوَالِ عَنْ بَارِئِہٖ ذِی الْجَلَالِ اَلَا اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ وَہٰذَا الشَّانُ مِنْ عُلُوِّ الْہِمَّۃِ وَہِیَ مِنَ الْاِیْمَانِ وَفِیْ ہٰذَا الْمَعْنٰی سِرٌّ لَطِیْفٌ فَاِنَّ الَّذِیْ یَرْجُو اللّٰہَ یُعَظِّمُ کُلَّ شَیْءٍ یَئُوْلُ اِلَی اللّٰہِ فَیُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَنْبِیَاءَ اللّٰہِ وَاَوْلِیَاءَ اللّٰہِ وَمَنْ یَّذْکُرُ اللّٰہَ وَیُذَکِّرُ بِاللّٰہِ وَیَکْرَہُ اَعْدَاءَ اللّٰہِ وَمَنْ یَّشْغَلُ عَنِ اللّٰہِ وَیَشْتَغِلُ بِغَیْرِ اللّٰہِ وَیَنْتَصِرُ لِاَوَامِرِ اللّٰہِ وَیَکُفُّ عَنْ کُلِّ مُغْضِبٍ لِّلّٰہِ وَیَقِفُ فِیْ بُحْبُوْحَۃِ الْاٰدَابِ الَّتِیْ تَلْحَقُ بِاللّٰہِ

خدایا اگر تو مجھے دور پھینک دے یا رد کر دے۔ تو کون ہے جس سے میں امید کروں اور کون ہے کہ جسکی سفارش کسی لیں قبول کیجائگی

امید کے آداب یہ ہیں نیک عمل کرنا اور عمل میں محض اللہ وحدہ کے لیے اخلاص کرنا اور خدا کے ساتھ نیک گمان رکھنا اور اُسکے غیر سے مطلق آس توڑ لینا امام سید احمد رفاعی حسینی رضی کی کلام میں ہے کہ خداوند تعالےٰ سے سچی امید مخلوق کا امیدوار ہونے سے روک دیتی ہے جسکا عمل درست ہوتا ہے ماسوائی اللہ کے اُس کی امید منقطع ہو جاتی ہے اور نیز آپ نے فرمایا ہے جو شخص رجا میں ثابت قدم ہے اگر زمین کے اونچے سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر اُسکے لیے نیزہ کھڑا کیا جاوے اور اُسپر (قوم عاد کی) آٹھ راتوں کی ہوا کی طرح آندھی چلے (تو یہ حادثہ) اسکے ایک بال کو بھی نہ متغیر کر سکے یعنے ان تمام احوال میں اپنے خالق ذوالجلال سے جدا نہیں ہوتا (امید نہیں توڑتا) (ستو اللہ ہی کیطرف امور لوٹتے ہیں) اور (قوت رجا) عالی ہمتی کی شان ہے اور وہ (عالی ہمتی) منجملہ ایمان ہے اور اس معنے میں ایک لطیف راز ہے (وہ یہ کہ) جو شخص اللہ سے امید کرتا ہے وہ جمیع شعائر اللہ کی تعظیم کرتا ہے سو وہ اللہ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ کے رسول کو اور اللہ کے نبیوں اور اسکے ولیوں کو اور اُن لوگوں کو جو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اللہ کو یاد دلا کر پند و نصیحت کرتے ہیں اور خدا کے دشمنوں اور اُس سے اعراض کرنیوالوں۔ اور اس سے غافل کرنیوالوں کو مکروہ اور برا سمجھتا ہے اور اوامر الٰہی کی مدد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو غضبناک کرنے والی ہر ایک بات سے باز رہتا ہے اور جو آداب جناب الٰہی سے متعلق ہیں اُنکے بیچوں بیچ کھڑا ہو رہتا ہے

ولا يستعين الا بالله ويجعل اعوانه
اولياء الله وانصاره انصار الله ويرى
الفعل والعون والنصر كله من الله و
لا حول ولا قوة الا بالله -

والشعبة التاسعة والاربعون

الحب في الله وقدر هذه الشعبة عظيم
فان الحب في الله يقطع عروق الاغراض
ويمحق اهوية النفوس ومطامعها و
هو اس عظيم للاخلاق الحميدة و
متى تحقق العبد بهذا الخلق الكريم
يقف في كل احواله عند ما يرضى الله
فلا يتكلم كلمة ولا يطرف طرفة ولا
يرفع قدما ولا يحرك عزم عزيمة الا
لله لا ينظر الى الجنسية ولا الى العصبية
والقومية ولا تستميله الاوهام ولا
تستخفه الاحلام ولا تطيشه المطامع
ولا تضعه وترفعه عوامل الحطام -
يحب الله ويحب من احب الله وبغيته
رضاء الله قال تعالى يحبونهم كحب
الله والذين آمنوا اشد حبا لله وفي
الخبر احبوا الله لما يغذوكم به من نعمه
ومن محبة الله تعالى محبة من يحبه
الله تعالى حتى الارض يؤيد ذلك ما
ما جاء في الحديث الشريف احب
البقاع الى الله المساجد وابغض البقاع

اور خدا کے بغیر کسی سے مدد نہیں مانگتا اور اللہ کے
دوستوں اور مددگاروں کو اپنے یار و مددگار بناتا
ہے اور تمام کام اور ہر طرح کی مدد اور اعانت خداوند
تعالیٰ کی طرف سے دیکھتا ہے اور نہیں طاقت گناہ سے

انچاسویں شاخ خدا تعالیٰ کی راہ میں محبت کرنا

اور اس شاخ کی بڑی شان ہے اسلیے خدا کی راہ میں
محبت تمام غرضوں کی جڑھوں کو کاٹ دیتی اور نفسوں
کی خواہشوں اور طمعوں کو مٹا دیتی ہے اور یہ پسندیدہ
اخلاق کی بڑی زبردست بنیاد ہے جب انسان اس
شریف خلق سے متصف ہوجاتا ہے تو اپنے تمام
حالات میں خدا کی رضا کے پاس کھڑا ہوجاتا ہے
بولتا ہے تو خدا کے لیے دیکھتا ہے تو اسکی ذات کے لیے
کوئی قدم اٹھاتا ہے یا کوئی پختہ نیت کرتا ہے تو وہ
اسکے لیے نہ جنسیت کی پروا کرتا ہے نہ رشتہ اور
قومیت کا خیال کرتا ہے نہ وہم اسے مائل کر سکتے ہیں
نہ خیالات اسے سبکسار بنا سکتے ہیں نہ لالچ اسے تغیر
میں لا سکتے ہیں اور نہ دنیاوی مال کے کاروبار
اسے گھٹا بڑھا سکتے ہیں خدا کو اور دوستان خدا
کو دوست رکھتا ہے اور اسکا مقصود اسکی صرف خدا
تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا وہ
انہیں (انداد کو) ایسا دوست رکھتے ہیں جیسے اللہ
کو دوست رکھنا چاہیے اور ایمان والے سب سے
زیادہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں حدیث شریف میں
ہے خدا تعالیٰ کو دوست رکھو کیونکہ وہ اپنی نعمتوں سے
تمہیں پرورش کرتا ہے اور خدا کی محبت میں ان چیزوں کی

اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُہَا۔ فَاِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِکَ
فَبِالْاَوْلٰی مَحَبَّۃُ کِتَابِ اللّٰہِ وَاَنْبِیَاءِ اللّٰہِ
وَسَیِّدِہِمْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ وَاَوْلِیَاءِ اللّٰہِ
وَاَنْصَارِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ ہَمُّہُمُ اللّٰہُ وَہِمَمُہُمْ
طَائِرَۃٌ اِلَی اللّٰہِ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ ہَدَی اللّٰہُ
فَبِہُدٰہُمُ اقْتَدِہْ، وَبِسِرِّ اِرْشَادِہِمْ تَیَقَّظْ
وَانْتَبِہْ وَفِی الْخَبَرِ وَہَلِ الدِّیْنُ اِلَّا الْحُبُّ
فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ عَلٰی اَنَّ الْحُبَّ
فِی اللّٰہِ یُوْقِفُ الْعَبْدَ مَعَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ
وَالْبُغْضَ فِی اللّٰہِ یُبْعِدُہٗ عَمَّا یُبْغِضُہُ اللّٰہُ
وَحِیْنَئِذٍ ہُوَ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ۔

اَلشُّعْبَۃُ الْخَمْسُوْنَ۔ اَلْبُغْضُ
فِی اللّٰہِ وَتِلْکَ سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّہٗ کَانَ عِنْدَہُ الْقَرِیْبُ
وَالْغَرِیْبُ فِی اللّٰہِ سَوَاءً لَا یُحِبُّ وَلَا یُبْغِضُ
اِلَّا لِلّٰہِ۔ وَقَدْ قَالَ اَرْوَاحُنَا لَہُ الْفِدَاءُ
(مَنْ اَحْیٰی سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ
کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ) وَحُبُّہٗ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَحْسَنُ الْحَسَنَاتِ
بَعْدَ مَحَبَّۃِ اللّٰہِ وَلَا یَکْمُلُ اِلَّا بِاِعْلَاءِ
مَنَارِ سُنَّتِہٖ وَمِنْ اَعْظَمِ اَرْکَانِ سُنَّتِہِ
السَّنِیَّۃِ اَلْبُغْضُ فِی اللّٰہِ وَقَدْ وَرَدَ اَنَّ
اَوْثَقَ عُرَی الْاِیْمَانِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَ
الْبُغْضُ فِی اللّٰہِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا تَجِدُ
قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ

بازار ہیں جب حالت ایسی ہے تو اللہ کی کتاب اسکے
انبیا، خاصکر انکے سردار محمد رسول اللہ صلعم اسکے
دوستوں اور مددگاروں کی محبت جن کا فکر اسد ہی اللہ
ہے اور اُنکی ہمتیں خدا تعالی کیطرف اڑنے والی
ہیں بطریق اولی خدا تعالی کی محبت میں داخل ہے
(خدا تعالے نے فرمایا) وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں خدا
نے ہدایت کی سو تو اُنکی خصلت کی پیروی کر اور انکے ارشاد
کے راز سے بیدار ہو اور تنبیہ حاصل کر حدیث شریف میں
ہے دین صرف اس امر کا نام ہے کہ اللہ کی راہ میں محبت
اور اسد ہی کی راہ میں دشمنی ہو علاوہ بریں خدا کی راہ میں
محبت انسان کو خدا کی رضامندی پر قائم کر دیتی ہے

پچاسویں شاخ اللہ کے لیے دشمنی کرنی ہے اور یہ
رسول خدا صلعم کی سنت ہے کیونکہ آپ کے نزدیک خویش و
بیگانہ اللہ کی راہ میں یکساں تھے آپکی دوستی و دشمنی
محض اللہ کے لیے تھی آنحضرت صلعم نے فرمایا آپ پر ہماری
جانیں قربان جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے
مجھے دوست بنایا اور جس نے مجھے دوست بنایا وہ جنت ہے
میں میرے ساتھ ہے، رسول اللہ صلعم کی محبت خدا تعالی کی
محبت کے بعد تمام نیکیوں سے عمدہ تر ہے اور اسکی تکمیل منار
سنت بلند کیے بغیر ممکن نہیں اور بغض فی اللہ آنحضرت صلعم
کی روشن سنت کے عظیم الشان ارکان میں سے ہے
حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ اسد کے لیے دوستی اور
دشمنی کرنا ایمان کی مضبوط ترین دستاویزوں میں سے ہے
خدا پاک نے فرمایا ہے (تو ایسے لوگ نہیں پائیگا جو اللہ
اور روز آخرت پر ایمان لاکر خدا اور رسول خدا کے مخالفوں

مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْا اٰبَاءَهُمْ
اَوْ اَبْنَاءَهُمْ) وَقَالَ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ
اَوْلِيَاءَ) وَيَجِبُ عَلَى الْمُؤْمِنِ الْمُتَحَلِّيْ
بِالْاٰدَابِ الْمَرْضِيَّةِ اَنْ يُّبْغِضَ اَهْلَ الزَّيْغِ
وَالضَّلَالَةِ وَاَرْبَابَ الظُّلْمِ وَالْفَسَادِ وَ
الْبَغْيِ وَالْعِنَادِ وَالطُّغَاةِ وَاَهْلَ الْاِضْرَارِ
الْمُؤْذِيْنَ لِلْخَلْقِ وَاَنْ يُّبْغِضَ شَيَاطِيْنَ
الْاِنْسِ وَالْجِنِّ فَيَكُوْنَ بَعِيْدًا عَنْهُمْ وَ
مَتٰى وَادَّ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدِ
انْخَرَطَ فِيْ سِلْكِهِمْ وَصَارَ مِنْهُمْ فَفِي الْخَبَرِ
مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَفِيْ خَبَرٍ اٰخَرَ الْمَرْءُ
مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَمِنَ الَّذِيْنَ يَجِبُ بُغْضُهُمْ
فِي اللّٰهِ قَوْمٌ مِّنْ سُفَهَاءِ النَّاسِ قَامُوْا فِيْ
هٰذِهِ الْاَيَّامِ يَخْبِطُوْنَ بِالْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ
وَيُضِلُّوْنَ النَّاسَ يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ الشُّهْرَةَ
وَلَوْ بِالْمُكَفِّرَاتِ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ
وَقَدْ اَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْاَمِيْنُ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَاْتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ
قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ
يَقُوْلُوْنَ مِنْ اَقْوَالِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ
مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ
لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ
فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ

سے دوستی رکھیں خواہ وہ انکے باپ یا بیٹے ہی کیوں
نہوں دوسری جگہ خدا تعالے نے فرمایا مسلمانو میرے
اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ ایماندار آدمی
جو آداب پسندیدہ سے آراستہ ہو واجب ہے کہ اہل زیغ و
ضلال وارباب ظلم و فساد و اہل بغی و عناد مردم
آزار سرکش موذیوں سے عداوت رکھے اور شیاطین
انس و جن سے بغض رکھکر انسے دور رہے اور جب خدا و
رسول خدا کے مخالفوں سے دوستی کریگا تو انکی سلک
میں منسلک ہو کر انہیں کا ایک متصور ہوگا حدیث
شریف میں ہے جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں
میں سے ہے ایک اور حدیث میں ہے آدمی اس شخص کے
ساتھ ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے اور جن لوگوں سے
اللہ کی راہ دشمنی رکھنی واجب ہے منجملہ انکے وہ بیوقوف
ہیں جنہوں نے آجکل سر اٹھا کر احکام شرعیہ میں دستاندازی
شروع کی ہے اور لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اُن
کی مراد شہرت ہے گو کفریات
سے ہو باوجود اسکے ان کا گمان ہے
کہ وہ کسی کام کی چیز ہیں انہیں لوگوں کیطرف رسول
اللہ صلعم نے اشارہ فرمایا ہے اور آپ راستباز امین
ہیں اپنے اس قول میں د آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا
ہونگے نو عمر کم عقل ہونگے خیر البریہ علیہ الصلوۃ و
التحیہ کے بہت سے اقوال انکی زبان پر ہونگے وہ اسلام
سے یوں اچھوتے نکل جائینگے جیسے تیر شکار سے
پار ہو جاتا ہے ایمان انکے گلوں سے نیچے نہیں اتریگا
جب تم انسے ملو تو انہیں قتل کر ڈالو کیونکہ انکے قتل کرنے

تَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ) وَمِثْلُ اُولٰٓئِكَ اَهْلُ
الْاَهْوَآءِ الَّذِيْنَ يُبْغِضُوْنَ اٰلَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُؤْذُوْنَهُمْ وَمِنْهُمُ الْاٰنَ
بَيْنَ ظَهْرَانِيِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ كُلُّهُمْ عَلٰى نَسَقِ
يَزِيْدَ وَلَا تَزِيْدُ فَهُمْ بِاَذِيَّةِ الْاٰلِ اَوْ بِاَذِيَّةِ
فَرْدٍ مِّنْهُمْ مُؤْذُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مَلْعُوْنُوْنَ بِالنُّصُوْصِ عَلَى
الْعُمُوْمِ وَالْخُصُوْصِ وَمِثْلُهُمُ الَّذِيْنَ
يَنْتَقِصُوْنَ الشَّيْخَيْنِ الْخَلِيْفَتَيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالَّذِيْنَ يُبْغِضُوْنَ
اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
يَلِيْهِمْ اَهْلُ الْفَسَادِ وَالْعِصْيَانِ وَالْمُجْرِمُوْنَ
وَالظَّلَمَةُ وَالْبَاغُوْنَ وَالْمُفْسِدُوْنَ وَ
الْعُصَاةُ الْمُجَاهِرُوْنَ وَقُطَّاعُ الطَّرِيْقِ
وَالْخَارِجُوْنَ عَلٰى اِمَامِ الْوَقْتِ اَيَّدَهُ اللّٰهُ
وَالْخَوَّاضُوْنَ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
وَعَلٰى عِبَادِهِ الْكَذِبَ وَالْمُحَرِّفُوْنَ لِلْحُقُوْقِ
وَالَّذِيْنَ يَضُرُّوْنَ بِمَنَافِعِ الْخَلِيْقَةِ وَ
يَسْعَوْنَ بِالْاِضْرَارِ الْخَلِيْقَةَ وَاَهْلُ
الْاَطْمَاعِ بِاَمْوَالِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَابُ النَّمِيْمَةِ
وَالْغِيْبَةِ وَالْاِنْحِرَافِ عَنِ الطَّرِيْقِ الشَّرْعِيِّ
الْمَرْضِيِّ الَّذِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عِبَادَهٗ بِسُلُوْكِهٖ وَ
الْمُرَآءُوْنَ وَالْكَذَّابُوْنَ وَالْمُرْتَكِبُوْنَ لِلْكَبَائِرِ
وَالْمُسْتَخِفُّوْنَ بِاَهْلِ الدِّيْنِ وَالْمُحَقِّرُوْنَ
لِلصّٰلِحِيْنَ وَالَّذِيْنَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

قتل کرنے والوں کے لیے بڑا اجر ملیگا) اور انہیں
لوگوں کی طرح وہ اہل ہوا ہیں جو رسول اللہ صلعم کی آل سے
دشمنی رکھتے ہیں اور انہیں ایذا دیتے ہیں اور انہیں میں
سے اسوقت امت کے درمیان کئی لوگ موجود ہیں جو
سب کے سب یزید کے طریق پر ہیں اور خدا کا فضل
ہے یہ گروہ بڑھتا نہیں سو وہ آل رسول یا انہیں کسی فرد کو
ایذا دیکر رسول خدا صلعم کے موذی بنے ہوئے ہیں
وہ لوگ بحکم نصوص علی العموم والخصوص ملعون
اور پھٹکارے ہوئے ہیں اور انہیں کی مثل ہیں
وہ لوگ جو شیخین آنحضرت صلعم کے دو بزرگ خلیفوں
کی تنقیص شان کرتے ہیں اور وہ لوگ جو نبی صلعم اصحاب
سے بغض رکھتے ہیں اور انہیں کے لگ بھگ ہیں
فسادی گنہگار۔ مجرم۔ ظالم۔ باغی۔ رہزن نیز
امام وقت سے بغاوت کرنے والے خدا اور بندگان
خدا پر جھوٹ افترا باندھنے والے حقوق کو بدل
دینے والے پبلک کے منافع کو نقصان پہنچا کر خلق
اللہ کو ضرر دینے والے قوم کے مالوں میں طمع
کرنیوالے چغلخور۔ غیبت کرنے والے شرعی پسندیدہ
طریقہ سے جسپر چلنے کا خدا تعالے نے حکم دیا ہے
انحراف کرنے والے۔ ریاکار۔ جھوٹے کبیرے
گناہوں کے مرتکب اہل دین کی بیقدری
کرنے والے نیکوکاروں کو حقیر
جاننے والے خدا تعالے
کی باتوں کو اپنے محل
سے پھیر دینے

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَالَّذِيْنَ يُخِيْفُوْنَ النَّاسَ وَيَخْشَاهُمُ النَّاسُ لِشَرِّهِمْ وَكُفَّارُ النِّعَمِ قَلَّتْ اَوْجَلَّتْ وَالَّذِيْنَ يَسْتَهْزِؤُنَ بِالنَّاسِ وَيَسْتَخِفُّوْنَ بِالْاَحْكَامِ وَقُلُوْبُهُمْ مَّشُوْبَةٌ بِالْاَمْرَاضِ يَرْمُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِسِهَامِ الطُّعُوْنَاتِ وَيُرِيْدُوْنَ مُؤَاخَذَةَ الْخَلْقِ بِالشُّبُهَاتِ وَهُمْ اَشَرُّ النَّاسِ قِيْلًا وَاَسْوَأُهُمْ سَبِيْلًا فَبُغْضُهُمْ وَاَمْثَالِهِمْ مِنَ الْبُغْضِ فِي اللّٰهِ وَالْمَوْعِدُ اللّٰهُ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ـ

وَالشُّعْبَةُ الْحَادِيَةُ وَالْخَمْسُوْنَ الْحَيَاءُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ (دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ) وَفِي الْخَبَرِ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهٗ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ) قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ يَّحْفَظَ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَالْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَيَذْكُرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا وَاٰثَرَ الْاٰخِرَةَ عَلَى الْاُوْلٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ وَمَنْ غَمَسَ اللّٰهُ طِيْنَتَهٗ بِمَاءِ الْحَيَاءِ يَرْجِعُهٗ

والے جو لوگوں کو ڈرلاتے ہیں اور لوگ ان کے شر کی وجہ سے انسے خوف کھاتے ہیں چھوٹی بڑی نعمتوں کے ناشکر گذار جو لوگوں پر ہنسی کرتے ہیں دین کے احکام کا استخفاف کرتے ہیں اور اُن کے دل بیمار ہیں مسلمانوں کو طعنوں کے تیر مارتے ہیں اور مخلوق کو شبہوں سے مواخذہ کرتے ہیں اُنکی گفتگو سب خلقت سے بُری اور انکی رسم سب سے بدتر ہے سو ان لوگوں سے اور اُن کی امثال سے بغض رکھنا خدا کی راہ میں بغض ہے اور وعدہ گاہ اسکی جناب ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ـ

اکیاونویں شاخ حیا ہے آنحضرت صلعم نے ایک انصاری سے جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا فرمایا اسے چھوڑ دے کیونکہ حیا ایمان سے ہے ایک اور حدیث میں ہے جس شخص میں حیا نہیں اسکا ایمان نہیں رسول خدا صلعم نے فرمایا خدا سے حیا کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے لوگوں نے عرض کی یا نبی اللہ ہم بحمد اللہ اللہ سے حیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں اس طرح نہیں ہے خدا تعالے سے جس طرح چاہیے حیا کرنے کے یہ معنے ہیں کہ انسان اپنے سر کو اور جن چیزوں کو شامل ہے نگہ رکھے اور جن چیزوں کو پیٹ حاوی ہے محفوظ رکھے اور موت اور بوسیدہ ہونے کو یاد کرے اور جو شخص آخرت چاہتا ہے وہ دنیا کی زینت چھوڑ دے اور آخرت کو دنیا پر اختیار کرے جس نے ایسا کیا اسنے واقعی جیسے چاہیے حیا کیا جس شخص کی طینت کو خداوند تعالے نے حیا کی پانی میں غوطہ دیا ہے

الحیاءَ من اللهِ تعالیٰ لِستر قبائحِ ذنوبہ
بالتوبۃِ والانابۃِ الی اللهِ فتراہُ قلق
القلبِ لایھدأ خاطرہٗ الّا بالتوبۃِ
ویکون مراعیاً لحقوقِ اللهِ وحقوقِ
خلقِ اللهِ) وفی کلامِ سیّدِنا علیٍّ امیرِ
المؤمنین رضوانُ اللهِ وسلامہٗ علیہِ
کُلُّ الخیرِ فی الحیاءِ وفی الخبرِ لم یبق
من النبوّۃِ الاولیٰ الّا اذا لم تستحیِ فاصنع
ما شئتَ ھذا ما وردَ عن النبیِّ صلی اللهُ
علیہِ وسلّمَ وکلُّ البرکۃِ والخیرِ والنفعِ
فی کلامہِ الشریفِ واحادیثہِ التی
ھی روحُ السعادۃِ ومعدنُ الافادۃِ
قال الامامُ سھلُ التستریُّ رضی اللهُ
عنہُ مذھبنا الاقتداءُ بالنبیِّ صلی اللهُ
علیہِ وسلّمَ فی الاخلاقِ والافعالِ۔
وقال الجنیدُ رضی اللهُ عنہُ مذھبنا
مقیّدٌ بالکتابِ والسُّنّۃِ وقال الامامُ
السیّدُ احمدُ الرفاعیُّ رضی اللهُ عنہُ
طریقی صحیحُ الاسنادِ الی اللهِ و
التمسّکُ بسنّۃِ رسولِ اللهِ صلی اللهُ
علیہِ وسلّمَ ونفعُ عبادِ اللهِ وما توفیقی
الّا باللهِ وقال رضی اللهُ عنہُ کلُّ طریقۃٍ
خالفتِ الشریعۃَ فھی زندقۃٌ وقال
نفعنا اللهُ بعلومہِ ومددہِ المؤمنُ
مبرقعٌ بالحیاءِ بنظمۃِ الحیاءِ بسلکِ

اسے خداوند تعالےٰ سے حیا کرنا اپنے گناہوں کی رسوائیکو
اللہ تعالےٰ کے آگے توبہ و انابت کرکے ڈھانپنے کیطرف
ابھارتا ہے سو اسکو دیکھیگا کہ اُس کا دل بیقرار ہے
بدون توبہ کے اسمیں سکون نہیں ہوتا وہ خدا اور مخلوق
دونوں کے حقوق کی رعایت کرتا ہے ہمارے سردار امیر
المومنین حضرت علی رض کی کلام میں ہے ساری نیکی حیا
میں ہے حدیث شریف میں ہے پہلے نبوت کے کلام
سے سوائے اس فقرہ کے کچھ باقی نہیں رہا (بیحیا باش و
ہر چہ خواہی کن) یہ وہ ہے جو آپ کے پاک کلام میں
وارد ہوا ہے اور تمام خیر و برکت اور دینی و دنیاوی
فائدہ آپ کے کلام شریف اور آپکی احادیث میں ہے
جو سعادت کی جان اور فیض رسانی کی کان ہیں امام
سہل تستری فرماتے ہیں کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ اخلاق
اور افعال میں حضرت نبی صلعم کی پیروی کی جائے حضرت
جنید رض فرماتے ہیں ہمارا مذہب کتاب اور سنت سے وابستہ
ہے امام سید احمد رفاعی رض فرماتے ہیں میرا طریقہ ہے
اللہ تعالےٰ پر ٹھیک ٹھیک بھروسہ کرنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے تمسک کرنا اور
خدا کے بندوں کو نفع پہنچانا اور سوائے مدد اللہ کے
مجھے کسی کام کی توفیق نہیں نیز آپ نے فرمایا کہ جو طریقہ
شریعت کے برخلاف ہو وہ زندیق بناتا ہے اور آپ نے
فرمایا اللہ تعالےٰ آپ کے علوم اور مدد سے ہمیں
نفع پہنچاوے مومن پر حیا کا ایک برقع ہے حیا
اسے نیک لوگوں کی
لڑی میں پرو

الصّٰلِحِيْنَ الْمُقْتَدِيْنَ بِسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاِنَّهُ لَيَسْتَحْيِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخَالِفَ اَوَامِرَهُ الشَّرِيْفَةَ وَلَوْ بِحَرْفٍ وَّاحِدٍ وَهَاهِيَ سُنَّتُهُ الْكَرِيْمَةُ وَاَقْوَالُهُ الْمُطَاعَةُ الْمُتَّبَعَةُ فِي الصُّدُوْرِ وَالسُّطُوْرِ وَهُوَ الْوَاسِطَةُ الْعُظْمٰى وَالْوَسِيْلَةُ الْكُبْرٰى فَالْمُوَفَّقُوْنَ مُتَّبِعُوْهُ وَالْمَغْبُوْنُوْنَ مُخَالِفُوْهُ وَهُوَ الْبَرْزَخُ الْوَسَطُ الْفَارِقُ بَيْنَ الْمَخْلُوْقِ وَالْخَالِقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهٰى كَلَامُهُ الشَّرِيْفُ۔

اَلْحَيَاءُ صِفَةٌ مِّنْ صِفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَدْ كَانَ اَحْيٰى مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا وَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ شَيْخِنَا السَّيِّدِ مُحَمَّدٍ مَّهْدِيِّ الصَّيَّادِيِّ الرِّفَاعِيِّ نَفَعَنَا اللّٰهُ بِعُلُوْمِهٖ فَاِنَّهُ قَالَ مِنْ قَصِيْدَةٍ

اِرْتَدِ الدَّهْرَ جِلْبَابَ الْحَيَا

فَاِمَامُ السَّادَةِ الرُّسُلِ حَيِيٌّ

وَالشُّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالْخَمْسُوْنَ حُسْنُ الْخُلُقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا) وَبِرِوَايَةِ الْاِمَامِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ الْاِمَامِ الْحَسَنِ السِّبْطِ الْاَعْظَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ وَاَكْرَمَهُ بِتَحِيَّاتِهٖ وَسَلَامِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ الْحُسْنِ الْخُلُقُ

پیرو دیتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو ہوتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلعم سے حیا کرتا ہے اس بات میں کہ آپ کے کسی حکم کی مخالفت کرے اگرچہ ایک ہی حرف سے سن لو یہ آپکی سنت کریمہ ہے اور یہ آپکے اقوال ہیں جن کی اطاعت و اتباع لازم ہے سینوں میں محفوظ کتابوں میں مسطور ہیں یہی ہے عظیم الشان واسطہ اور بہت بڑا وسیلہ جن کو توفیق ملی ہے وہ اسکا اتباع کرتے ہیں اور جو اسکے مخالف ہیں وہ ٹوٹے میں پڑے ہوئے ہیں یہی برزخ ہے جو خالق اور مخلوق کے درمیان فارق اور وسطہ ہے آنحضرت پر اللہ تعالی کا درود اور سلام ہو۔ حیا رسول اللہ صلعم کی صفات میں سے ایک صفت ہے آپ ایک پردہ نشین باکرہ عورت سے زیادہ حیادار تھے اور اللہ تعالے ہمارے شیخ سید محمد مہدی صیادی رفاعی سے راضی ہو اور انکے علوم سے خدا تعالے ہمیں فائدہ دے مخاطب تو مدت العمر حیا کی چادر کو اوڑھے رہ کیونکہ حضرات انبیا کے سردار صلعم نہایت حیادار تھے باونویں شاخ حسن خلق ہے نبی صلعم نے فرمایا تمام مومنوں میں کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کا خلق اچھا ہے امام حسن البصری کی روایت ہے حضرت امام حسن سبط اعظم رض سے وہ روایت کرتے ہیں امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تمام خوبیوں سے بڑھ کر عمدہ خوبی

اچھا خلق ہے۔

الحسن) وقال کرم الله وجهه اعقل القوم
احسنهم خلقا وفي الآثار ان ابا ذر رضي
الله عنه قال يا رسول الله اي المؤمنين
افضل قال (احسنهم خلقا) ومعنى
الخلق الحسن اتصاف المرء بالاوصاف
التي امر بها الشرع كان ذلك جبلة او
رياضة وكسبا وفي الخبر عن النبي الاطهر
صلى الله عليه وسلم قال بعثت لاتمم
مكارم الاخلاق) وقد اثنى الله تعالى على
رسوله عليه الصلوة والسلام بقوله جلت
قدرته (وانك لعلى خلق عظيم) وقال
عليه صلوات الله وتسليماته (حسن الخلق
خلق الله الاعظم) وقال ايضا (حسن
الخلق نصف الدين) وقال (روحنا له
الفداء خياركم احاسنكم اخلاقا) وقال
(خير الناس احسنهم خلقا) وقال خيركم
اسلاما احاسنكم اخلاقا) وقال عليه
الصلوة والسلام (الخلق الحسن لا ينزع
الا من ولد حيضة او ولد زنية) وقال
صلى الله عليه واله وسلم (خصلتان لا
يجتمعان في مؤمن البخل وسوء الخلق)
ولله در القائل في مدح النبي الكامل صلى
الله عليه واله وسلم

يا مصطفى من قبل نشأة آدم
والكون لم تفتح له اغلاق

نیز حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تمام قوم میں زیادہ
عقلمند زیادہ نیک خلق والا ہے روایات میں ہے کہ
ابوذرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کون شخص زیادہ بزرگ
ہے آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ خوش خلق ہے اور خوش
خلق کا معنے یہ ہیں کہ انسان اُن صفات سے متصف ہو
جنکا شریعت نے حکم کیا ہے وہ خواہ تو جبلی طور پر ہو یا
ریاضت اور کسب سے حدیث شریف میں ہے رسول
اللہ صلعم فرماتے ہیں میں اسلیے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقی
بزرگیوں کو پایہ کمال تک پہنچاؤں اور خدا پاک نے نبی صلعم کی
تعریف کی ہے اپنے اس قول سے (بیشک تو بڑے
خلق پر ہے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے (نیک خلق خدا
کا بڑا خلق ہے) نیز آپ نے فرمایا نیک خلق نصف دین ہے)
نیز آپ نے فرمایا آپ پر ہماری جانیں قربان (تم میں سے
بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں نیز فرمایا انسانوں
میں بہتر انسان وہ ہے جو خوش خلق ہے) اور فرمایا
تم میں سے بہتر اسلام میں وہ ہے جو اخلاق میں بہتر
ہے اور آنحضرت صلعم نے فرمایا (نیک خلق نہیں چھینا جاتا
مگر ولد حیض یا نطفہ حرام سے) نیز آپ نے فرمایا (دو
عادتیں مومن میں کبھی باہم جمع نہیں ہوتیں بخل اور
بدخلقی) کسی نے نبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی
تعریف میں
خوب کہا ہے

اے وہ ذات جو آدمؑ کے پیدا ہونے سے پہلے برگزیدہ ہے
حالانکہ وجود کے تالے ابھی نہیں کھلے تھے

أيروم مخلوق ثناءك بعد أن
أثنى على أخلاقك الخلاق

کیاکوئی مخلوق تیری تعریف کا ارادہ کرسکتا ہے بعد اسکے
کہ خود آفریدگار تیرے اخلاق کا ثناخوان ہے۔

وللقطب الكبير شيخ الإسلام السيد الشيخ سراج الدين الرفاعي المخزومي رضي الله تعالى عنه۔

اور قطب کبیر شیخ الاسلام سید شیخ سراج الدین رفاعی مخزومی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالے عنہ۔

إن الشريف إذا ترونق شيمة
قرشية طابت بها الأعراق
وأراد باغ قطع نسبة عزه
شهدت له الأطوار والأخلاق

ایک شریف آدمی جب عادت قرشیہ سے مزین ہوجاتا ہے تو اسکی رگیں پاک ہوجاتی ہیں
اور کسی سرکش نے جو اسکی عزت نسبی کے قطع کرنے کا ارادہ کیا تو اسکے شایستہ اطوار اور اخلاق گواہی بجالاتے ہیں اور

وحيث أن معنى الخلق اتصاف المرء بالأوصاف التي أمر بها الشرع وهي الأوصاف الكريمة والأخلاق الحميدة والاتصاف بها انسلاخ عن الأخلاق السيئة والأوصاف الذميمة فنتيجتها النفع العام لكل الأنام والسلام

چونکہ خلق کا معنے یہ ہے کہ انسان اُن اوصاف سے متصف ہوجنکا شریعت نے حکم کیا ہے اور وہ اوصاف کریم اور اخلاق حمیدہ ہیں اور اُنسے متصف ہونا بری اخلاق اور ردی صفات سے پرہیز کرنا ہے تو اُسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام مخلوق کو عام نفع پہنچے والسلام۔

الشعبة الثالثة والخمسون اعتقاد المرء أن الله تعالى ناظر إليه يراه في كل أحواله ويطلع على كل خفي وجلي من أقواله وأفعاله فمتى علم ذلك علما جازما واعتقده اعتقادا قاطعا يقف عند حدود الله تعالى وإذا هم بمعصية كبرت أو صغرت أرجعه علمه بأن الله تعالى يراه فأحجم عن المعصية وهاب جلال الله تعالت قدرته وكذلك إذا ابتدر بفعل مرضي من عبادة أو بر أو صدقة أو إغاثة ملهوف أو نصر مظلوم وعلم أن الله تعالى يراه

ترپنویں شاخ انسان کا یہ اعتقاد کرنا ہے کہ خدا ہر حالت میں اُسے دیکھتا اور اسکے ہر پوشیدہ اور ظاہر قول اور فعل پر آگاہ ہے تو جب انسان اسے یقینی طور پر جان لیتا اور قطعی طور پر اسکا اعتقاد کر لیتا ہے تو وہ حدود اللہ پر ٹھہرا ہوجاتا ہے جب وہ کسی گناہ کا ارادہ کیتا ہے تو خواہ کتنا ہی بڑا یا چھوٹا کیوں نہ ہو اسکا یہ علم کہ خدا تعالے اُسے دیکھ رہا ہے اُسے گنہگاری سے روک دیتا ہے اور وہ خدا تعالے کے شان اور جلال سے ڈرتا ہے ایسا ہی جب کبھی وہ کسی پسندیدہ کام جیسے عبادت احسان صدقہ جستہ زدہ کی فریاد رسی مظلوم کی مدد وغیرہ پر آمادہ ہوتا ہے اور

أَخْلَصَ فِي فِعْلِهٖ وَقَصْدِهٖ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ وَتَخَلَّصَ مِنْ ظُلْمَةِ رُؤْيَةِ الْأَغْيَارِ فَكَانَتْ كُلُّ أَعْمَالِهٖ وَحَرَكَاتِهٖ وَسَكَنَاتِهٖ لِلّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا۔

وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالْخَمْسُوْنَ اعْتِقَادُ الْمَرْءِ فِيْ أَعْمَالِهٖ بِأَنَّهٗ يَرَى اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَهٰذِهِ الْمَنْزِلَةُ مِنْ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ أَرْفَعُ وَأَسْمٰى مِنَ الَّتِيْ قَبْلَهَا وَهِيَ أَسْمٰى مَرَاتِبِ الْإِحْسَانِ فَفِيْ حَدِيْثِ جِبْرِيْلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ) وَفِيْ هٰذَيْنِ الْمَقَامَيْنِ سِرَّانِ الْأَوَّلُ أَنْ تَرٰى أَنَّكَ تَنْظُرُ اللّٰهَ فِيْ عَمَلِكَ وَكُلِّ حَالِكَ فَتَأْخُذُكَ الْمُرَاقَبَةُ لَهٗ عَنْ غَيْرِهٖ وَالثَّانِيْ أَنْ تَرٰى أَنَّهٗ يَنْظُرُ إِلَيْكَ مِنْ مَضْمُوْنِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا) فَتَمْنَعُكَ مُرَاقَبَتُهٗ لَكَ فِيْ كُلِّ حَالٍ لَّكَ أَوْ عَمَلٍ أَنْ تُشْرِكَ بِعِبَادَتِهٖ أَحَدًا وَهٰذَا مُلَخَّصُ مَا تَكَلَّمَ بِهٖ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْعِرْفَانِ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَكَفٰى۔

وَالشُّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالْخَمْسُوْنَ تَرْكُ الْيَأْسِ وَالْقُنُوْطِ فَإِنَّ الْيَأْسَ وَالْقُنُوْطَ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ كُفْرٌ قَالَ تَعَالٰى (وَلَا تَيْأَسُوْا) وَقَالَ (وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ) وَحُكْمُ الْيَأْسِ قَطْعُ الْأَمَلِ مِنْ وَّاهِبِ الْفَضْلِ

تو وہ اپنے کام میں اخلاص کرتا ہے اور اس سے خدا ہی کی ذات ہی کا ارادہ کرتا ہے اور اغیار کے دیکھنے کی تاریکی سے بچتا ہے تو اسکے سارے کام حرکتیں اور سکون اللہ ہی کے لیے ہوتے ہیں اور خدا وند کافی کارساز ہے۔

چونویں شاخ انسان کا اپنے اعمال میں اعتقاد کرنا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو دیکھتا ہے اور اس شاخ کا یہ درجہ پہلی فرع سے ارفع اور بلند تر ہے اور یہ مراتب احسان کی بلند چوٹیوں سے ہے جبرئیل کی حدیث میں ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا (احسان یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ حالت میسر ہو تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے) اور ان دونوں مقاموں میں دو راز ہیں اول یہ ہے کہ وقت عمل وغیرہ حالات میں تو یوں تصور کرے کہ تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسکی نگرانی تجھے غیر کے خیال سے روک دیتی ہے دوسرا یہ کہ تو یہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے جیسا کہ خدا پاک فرماتا ہے (بیشک اللہ تمپر نگہبان ہے) سو اسکی دیدبانی تیرے لیے ہر حال اور ہر عمل میں اس امر سے مانع ہوگی کہ تو عبادت میں کسی کو اسکا شریک بنائے یہ خلاصہ ہے تمام بیان کا جو اہل علم اور اہل عرفان نے اس مقام میں

پچپنویں شاخ مایوسی اور ناامیدی کی ترک کرنا ہے کیونکہ خدا سے مایوسی اور ناامیدی کفر ہے خدا پاک فرماتا ہے (مت مایوس ہو) نیز فرماتا ہے (خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو) مایوسی کا معنے یہ ہے کہ انسان خدائے مہربان سے امید قطع کردے

وهو ضد الرجاء وفيه انصراف عن شهود
كرم الله تعالى في جعل العسير يسيرا و
القليل كثيرا و الغضب رحمة والشدة رخاء
وذلك من الجهل بقدرة الله و عدم العلم
بنفوذ سلطانه وباهر فعله وانه يحكم ما
يشاء و يفعل ما يريد ورحم الله القائل

وكم لله من لطف خفي
يدق خفاه عن فهم الزكي
وكم هم تساء به صباحا
وتأتيك المسرة في العشي

وقال الاخر -

انا عبد رب له قدرة
يهون بها كل امر عسير
وان كنت عبدا ضعيف القوى
فربي على كل شيء قدير

والشعبة السادسة والخمسون ترك
الحسد وهو ارادة زوال النعمة عن
المحسود وهو من صفات ابليس حسد
ادم عليه السلام فتكبر عليه وقال انا
خير منه وجره الحسد للكذب فحلف
له ولحواء عليهما السلام قائلا اني لكما
لمن الناصحين) فالحسود لا يكون الا متكبرا
وكذابا والحسد وصف ذميم تترفع عنه
العقول العالية ورضي الله تعالى عن
سيدنا الامام الاكبر السيد احمد الرفاعي

اور یہ امید کی ضد ہے اور اسمیں مشکل کو آسان اور قلیل
کو کثیر اور غضب کو رحمت اور سختی کو نرمی سے تبدیل کرنے
میں اللہ تعالے کے کرم کے شہود سے منکر ہونا ہے
اور اسکا منشا اللہ تعالی کی قدرت سے جاہل ہونا
اور اسکے سلطان اور فعل کے ظاہر باہر نافذ ہونے
کا نہ جاننا ہے اور اسبات کا نہ جاننا کہ وہ جو چاہتا ہے حکم کرتا

خداوند تعالی کی بہت سی پوشیدہ مہربانیاں ہیں
جنکا خفا بڑے سمجھدار آدمی کے فہم کے آگے بھی نہایت دقیق
اور بہت سے غم ہیں جن سے صبح کے وقت تو غمگین ہوتا ہے
اور شام کے وقت تیرے پاس خوشی آجاتی ہے۔

ایک اور شاعر کہتا ہے

میں ایسے پروردگار کا بندہ ہوں جس کی قدرت سے
سب مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں۔
اگرچہ میں ایسا بندہ ہوں جسکی طاقتیں نہایت کمزور ہیں
تاہم مضایقہ نہیں کیونکہ میرا رب تو ہر شے پر قادر ہے

چھپنویں شاخ حسد کا ترک کرنا ہے حسد اسے کہتے
ہیں کہ انسان محسود سے زوال نعمت کا خواہاں ہو
اور شیطان کی صفات میں سے ہے اُس نے آدم علیہ
کا حسد کیا اور اپنر تکبر کرکے کہا میں اس سے بہتر ہوں
اور حسد اس کو کشاں کشاں جھوٹ تک لے گیا حتی کہ
اسنے آدم اور حوا علیہما السلام سے قسم کھاکر کہا کہ میں
تم دونوں کا خیر خواہ ہوں) سو حاسد کے لیے متکبر اور جھوٹا
ہونا لازم ہے حسد ایک ایسی نالائق صفت ہے جس سے
اعلے عقلیں نفرت کرتی ہیں اور اللہ تعالے راضی ہو ہمارے
سردار بڑے پیشوا سید احمد رفاعی حسینی

الرِّفَاعِيِّ الْحُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ
كَتَبَ لِأَحَدِ حُسَّادِهِ ـ

أَقُوْلُ لِمَنْ جَاءَنِيْ حَاسِدًا
أَتَدْرِيْ عَلٰى مَنْ أَسَأْتَ الْأَدَبْ
أَسَأْتَ ظُنُوْنَكَ فِيْ خَالِقِيْ
كَأَنَّكَ لَمْ تَرْضَ لِيْ مَا وَهَبْ
فَكَانَ جَزَاؤُكَ أَنْ زَادَنِيْ
وَسَدَّ عَلَيْكَ طَرِيْقَ الطَّلَبْ

وَكَانَ الْأَمْرُ كَمَا قَالَ زَادَهُ اللّٰهُ نِعْمَةً وَّفَضْلًا
وَّسَدَّ الطَّرِيْقَ عَلٰى حَاسِدِهٖ فَهَامَ عَلٰى وَجْهِهٖ
فَمَا عَلِمَ بِهٖ أَحَدٌ إِلٰى أَيْنَ ذَهَبَ وَقَدْ قِيْلَ
الْحَسُوْدُ لَا يَسُوْدُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ (إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ
الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ) وَعَنْهُ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ
الْحَسُوْدُ عَدُوُّ نِعْمَتِيْ) وَقَالَ أَيْضًا (لَيْسَ
مِنِّيْ ذُوْ حَسَدٍ وَّلَا نَمِيْمَةٍ وَّلَا كَهَانَةٍ وَّ
لَا أَنَا مِنْهُ) وَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ (وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) الْآيَةَ
وَقَالَ تَعَالٰى (أَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى
مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ) وَكَوْنُ الْحَسَدِ
يَجُرُّ إِلٰى أَذِيَّةِ النَّاسِ وَإِضْرَارِهِمْ وَارْتِكَابِ
الْفِرْيَةِ فِيْ حَقِّهِمْ وَإِشَاعَةِ الْفَاحِشَةِ فِيْهِمْ
وَنَشْرِ مَا يَشِيْنُ عَنْهُمْ فَلِذٰلِكَ كَانَ تَرْكُهُ
مِنْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَالتَّحَلِّيْ بِهٖ وَالْعِيَاذُ

رضی اللہ تعالے عنہ ہے کہ آپ نے ایک حاسد کو
لکھا

میں اس شخص سے کہتا ہوں جو حسد کرتے ہوئے میرے پاس
کیا تجھے معلوم بھی ہے کہ کس کی بے ادبی کر رہا ہے
تو نے میرے آفریدگار کے حق میں برے برے گمان کیے
گویا کہ تو اس پر راضی نہیں جو اُس نے مجھے بخشا۔
اس پر تیری سزا یہ ہوئی کہ اُس نے مجھے زیادہ دیا۔
اور تجھ پر طلب کے راستے بند کر دیے۔

اور واقع میں بات تھی بھی ایسے ہی جیسے آپ نے فرمایا
ہے کیونکہ خداوند تعالے نے آپ پر تو نعمت اور فضل زیادہ
کیا اور آپ کے بدخواہ پر راستے بند کر دیے اور حیران و
سرگردان پھرتا رہا کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ کدھر گیا خیر
مثل ہے حاسد کبھی سردار نہیں بنتا نیز آپ کا ارشاد ہے
(حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے
آگ ایندھن کو) نیز آپ کا ارشاد ہے (خدا تعالی فرماتا
ہے کہ حاسد میری نعمت کا دشمن ہے) و نیز آپ نے فرمایا
(حاسد چغلخور، کاہن کو نہ مجھ سے کوئی سروکار ہے
نہ مجھے اس سے) اور یہ آیت پڑھی (جو لوگ ایمانداروں کو
ایذا پہنچاتے ہیں) آخر آیت تک خدا تعالے نے فرمایا (کیا
وہ حسد کرتے ہیں لوگوں سے اس چیز پر جو خدا نے انہیں اپنے
فضل سے عطا کی ہے) اور چونکہ حسد لوگوں کی ایذا رسانی
انکو ضرر انکے حق میں افترا باندھنے اور انہیں بےحیائی
کے پھیلانے اور اُن کے عیوب کے افشا کرنے کا
سبب ہے اسی لیے اسکا ترک کرنا ایمان کی شاخوں میں سے
ہے اور خدا نخواستہ اس سے متصف ہونا

بِاللّٰہِ مِنْ شُعَبِ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ۔

وَالشُّعْبَۃُ السَّابِعَۃُ وَالْخَمْسُوْنَ الْمُدَاوَمَۃُ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَالذِّکْرُ اِیْمَانٌ عَلٰی اِیْمَانٍ رَوٰی سَیِّدُنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ وَاِنِّیْ کَبِرْتُ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ (لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ) فَقَدْ دَلَّہٗ اَرْوَاحُنَا لَہُ الْفِدَآءُ عَلٰی اَفْضَلِ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ وَعَنْہُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَفْضَلُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) وَقَالَ تَعَالٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ) الْاٰیَۃَ وَقَالَ تَعَالٰی (فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ) وَفِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ (مَنْ ذَکَرَنِیْ فِی الْمَلَاِ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْہُ) وَالذِّکْرُ مُذَکِّرٌ بِاللّٰہِ وَبِاٰیَاتِ اللّٰہِ وَالذَّاکِرُ لَا بُدَّ وَاَنْ یَّکُوْنَ خَائِفًا مِّنَ اللّٰہِ یَرْجُوْہُ وَیَخْشَاہُ وَمِنْ سِرِّ الذِّکْرِ صِحَّۃُ الْاِتِّبَاعِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ لَا یَکْفِیْ مُجَرَّدُ الذِّکْرِ مِنْ دُوْنِ اِتِّبَاعِہٖ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّ الذِّکْرَ مِنْ عَلَامَاتِ الْحُبِّ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ تَعَالٰی قَالَ (قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ) وَمَتٰی تَحَقَّقَ

کفر اور سرکشی کی شاخوں میں ہے۔ اور اسی سے مدد مانگی جاتی ہے

ستاونویں شاخ خدا تعالیٰ کے ذکر پر مداومت ہے خدا تعالیٰ کا ذکر ایمان پر ایمان ہے عبد اللہ بن بشر روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول صلعم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا حضرت اسلام کے احکام بہت ہیں مجھ پر غالب آگئے اور میں بوڑھا ہوگیا ہوں سو مجھے کوئی ایسی چیز بتلایئے جسے میں محکم رکھوں تو آپ نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان خدا کے ذکر سے تر رہے تو آپ نے جو آپ پر ہماری جانیں فدا ہوں، اسلامی احکام میں سے بزرگتر چیزوں کی طرف رہنمائی کی نیز آپ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا بزرگترین چیز جو میں نے کہی اور مجھ سے پہلے انبیاء نے یہ ہے (خدا تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں) نیز خدا پاک نے نبی صلعم سے فرمایا کہ اللہ ہی اللہ ہے پھر اُن کو چھوڑ دو (آخر آیت تک اور فرمایا (مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا) اور حدیث قدسی میں ہے جو مجھے جماعت میں یاد کرے میں ایسی جماعت میں اسکا ذکر کرونگا جو اس سے بہتر ہے ذکر خدا اور آیات خدا کو یاد دلاتا ہے ذکر کرنے والا خواہ مخواہ اللہ سے ڈرنیوالا ہوتا ہے اس سے امید رکھتا ہے اور خوف کرتا ہے اور ذکر کا اصل راز رسول اللہ صلعم کی ٹھیک ٹھیک پیروی کرنا ہے کیونکہ محض ذکر بدون اتباع رسول صلعم کے ناکافی ہے کیونکہ ذکر خدا تعالیٰ کی محبت کے علامات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا

الذاکر للہ بصحۃ الاتباع لجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد تحقق بالنفع للناس وبحسن الحال فی نفسہ وصار خیرًا محضًا۔

والشعبۃ الثامنۃ والخمسون تعلم العلم وتعلیمہ فان جمیع الاعمال الایمانیۃ ظاھرًا ان لم تکن بعلم فھی لغو وباطل والعلم ھو الفرض العام الواجب علی کل مسلم بدلیل قولہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و العلم ضد الجھل وقد حث النبی علیہ الصلوۃ والسلام کل الامۃ علی التخلص من الجھل بالعلم واشرف العلوم العلم باللہ ومتی حصل للمرء باللہ فقد احاط بثمرۃ کل علم وقد سمی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم علم التذکیر ایمانا ففی الصحیح عن معاذ رضی اللہ عنہ تعالی بنا نؤمن ساعۃ ای نتذاکر علم الایمان والعلم باللہ علی ثلاثۃ اقسام الاوامر الشرعیۃ والنواھی الشرعیۃ والمباحات الدنیویۃ ومدارک الحواس الضروریۃ والضرورۃ العقلیۃ فعلم الامر ھو علم الفرائض والسنن و الفضائل وعلم النھی ھو علم الحرام و الکراھۃ والتنزیہ وعلم المباحات ھو العلم بالدنیا واھلھا وکیفیۃ اداب

کرنیوالا رسول اللہ صلعم کی پوری پوری پیروی سے متصف ہوگا تو لوگوں کے حق میں فیض رسان اور فی ذاتہ خوشحال ہو جائیگا اور مجسم خیر (نیکی) بن جائے گا

اٹھاونویں شاخ علم کا سیکھنا اور سکھانا ہے کیونکہ تمام ایمان کے اعمال ظاہر اگر علم سے نہ ہوں تو وہ لغو اور باطل ہیں۔ علم وہ عام فرض ہے جو ہر مسلمان پر واجب ہے اسکی دلیل رسول اللہ صلعم کا فرمان ہے کہ علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے اور علم جہالت کی ضد ہے اور رسول اللہ صلعم نے ساری امت کو علم کے ذریعہ جہالت سے نجات پانے پر ترغیب دی ہے اور تمام علوم سے بزرگتر خداوند تعالی کی (ذات و صفات) کا علم ہے اور جب انسان کو علم الٰہی حاصل ہوگیا تو اسنے سارے علوم کا ثمرہ اور نتیجہ پر احاطہ کرلیا رسول اللہ صلعم نے وعظ اور نصیحت کے علم کو ایمان شمار کیا ہے صحیح بخاری میں معاذ رض سے روایت ہے ہمارے ساتھ آؤ ہم ایک ساعت ایمان لائیں یعنے ایمان کے علم کا مذاکرہ کریں اور خدا کا علم تین قسم ہے اوامر شرعی نواہی شرعی دنیاوی مباحات اور حواس کے ضروری مدارک اور ضروریات عقلیہ کے مدارک، سوامر کا علم وہ فرضوں اور سنتوں اور فضائل کا علم ہے اور نہی کا علم وہ حرام اور کراہت اور تنزیہ کا علم ہے اور مباحات کا علم نام ہے دنیا اور اہل دنیا کے علوم کا اور آداب مخالطت اور کسب

الْمُخَالَطَةِ وَاكْتِسَابِ الْمَعِيشَةِ وَصِيَانَةِ
الْمَجْدِ وَحِفْظِ حُقُوقِ الْمَقَادِيرِ وَالْهَيْئَةِ
الْهَيْئَةِ الْمُجْتَمِعَةِ وَهٰذِهِ الْاَقْسَامُ الثَّلٰثَةُ
تُعْلَمُ مِنَ الشَّرْعِ وَطَرِيقُهَا السَّمْعُ وَاَمَّا
مَدَارِكُ الْحَوَاسِ وَالْعُلُومِ الضَّرُورِيَّةِ
فَقَدِ اشْتَرَكَ فِيهَا الْحَيَوَانُ الْعَاقِلُ فَلَا
يَحْتَاجُ اِلَى الْكِتَابِ وَبَعْدَ هٰذَا فَالْهُدٰى
هُوَ الْعِلْمُ لَا يَسْتَغْنِي الْقَلْبُ عَنِ الْعِلْمِ طَرْفَةَ
عَيْنٍ وَالْعَقْلُ اَيْضًا مُحْتَاجٌ اِلَى الْعِلْمِ النَّبَوِيِّ
لَا يَسْتَغْنِي عَنْهُ بِنَفْسِهِ اٰنًا اَبَدًا اَوْ كُلُّ عِلْمٍ
مِّنْ شِرَاعِهِ فِي الْاَكْوَانِ انْفَتَقَ رَتْقُهُ بِهِمُ
الْاَنْبِيَاءِ وَبَاشَرَتْهُ الْعُقُولُ فَسَلَكَتْ فِيهِ
فِجَاجًا فَالْمُوَفَّقُونَ جَمَعُوا بِاتِّبَاعِ الْاَنْبِيَاءِ
بَيْنَ عِلْمَيِ الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالْمَغْبُونُونَ
زَلُّوا وَضَلُّوا وَمِنْ هٰذَا عَلِمْنَا اَنَّ الْعِلْمَ
فِيهِ نَجَاحُ الْاَمْرِ الدِّينِيِّ وَالدُّنْيَوِيِّ وَ
قَدْ جَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ
اَعْظَمِ شُعَبِ الْاِيمَانِ وَاَنْبَاءَ اَنَّهُ فَرْضٌ عَلٰى
كُلِّ مُسْلِمٍ فَلْيَتَدَبَّرْ هٰذَا الدِّينَ وَلْيَعْقِلْ
رَبُّ الذَّوْقِ الصَّادِقِ اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ
اَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ۔

وَالشُّعْبَةُ التَّاسِعَةُ وَالْخَمْسُونَ اجْتِنَابُ
اللَّغْوِ وَاللَّغْوُ ضَرْبٌ مِّنَ الْعَبَثِ وَالْخَوْضِ
فِيمَا لَا يَعْنِي وَفِي الْخَبَرِ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ
الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ وَاللَّغْوُ مِنْ كَوْنِهِ

معاش اور ننگ وناموس کی حفاظت حقوق کا
محفوظ رکھنا وغیرہ اور حفظ حقوق ومراتب کی
کیفیت وہیئات اجتماعیہ اور قومی شان وشوکت
کے نگہ رکھنے کے طریق کا اور تینوں اقسام شرع
سے سیکھے جاتے ہیں اور انکا طریقہ سمع اور نقل ہے
ولیکن مدارک حواس اور مدارک علم ضروریہ ان
میں تو حیوانات بھی ذوی العقول کے شریک ہیں
انہیں اکتساب اور تعلیم وتعلم کی کچھ حاجت نہیں اس
تمہید کے بعد روشن ہے کہ ہدایت علم ہی منحصر ہے
انسانی دل علم سے ایک لمحہ بھر کے لیے بے پرواہ
نہیں ہو سکتا اور عقل بھی علم نبوی کا محتاج ہے
اس سے وہ ایک لحظہ کبھی بے پرواہ نہیں ہو
سکتا اور جتنے علوم دنیا میں شائع وذائع ہیں سب کا
سرچشمہ انبیا کی برکت وہمت سے جاری ہوا ہے پھر
عقول انسانی نے انکی مزاولت اور ممارست کرتے
کرتے انہیں کشادہ راستے چلا دیے ہیں سو جنکو توفیق
یاور ہوئی وہ انبیاء کا اتباع کرکے علم دین ودنیا
دونوں کے جامع ہوگئے اور جن کے بخت مارے
ہوئے تھے انہوں نے لغزش کھائی اور گمراہ ہوگئے
اور یہیں سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ علم میں دین ودنیا
دونوں کی اصلاح ہے اور اس کو نبی صلعم نے ایمان کی
انسٹھویں شاخ لغو سے بچنا ہے لغو عبث
اور بے سود کے کام کو کہتے ہیں اور ایسی باتوں
میں خوض وبحث کرنا جس کا کچھ نتیجہ نہیں حدیث
شریف میں ہے انسان کی خوبی اسلام کی ہے کہ وہ

لَمْ يَسْتَنِدْ اِلَى حِكْمَةٍ اَوْ يَرْجِعْ اِلَى اَصْلٍ
مَطْلُوْبٍ فِيْهِ شَيْئٌ يُنْتِجُ نَفْعًا فِي الدِّيْنِ
اَوْ فِي الدُّنْيَا اَوْ غَايَةٌ تَفْتَقُ ذِهْنًا مُطْلَسًا
وَتُلْقِيْ فِيْهِ شَيْئًا مِنَ الْحِكْمَةِ الصَّالِحَةِ
لِحَالٍ اَوْ مَآلٍ فَتَرْكُهُ وَاجْتِنَابُهُ مِنَ الْعَقْلِ
الْكَامِلِ وَالْفَهْمِ الصَّحِيْحِ وَفِيْ هٰذَا اَبْلَاغٌ۔
وَالشُّعْبَةُ السِّتُّوْنَ كَرَاهَةُ الْكُفْرِ
قَالَ تَعَالٰى (وَلٰكِنَّ اللهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ
الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ) وَقَالَ جَلَّتْ
قُدْرَتُهُ (فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ
بِاللهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى)
وَالْكُفْرُ عَلٰى قِسْمَيْنِ اَلْاَوَّلُ الْجُحُوْدُ وَالشِّرْكُ
وَالثَّانِيْ كُفْرُ النِّعْمَةِ. فَجُحُوْدُ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ
اَوِ الشِّرْكُ بِهٖ كُفْرٌ لَا مَحَالَةَ وَكُفْرُ النِّعْمَةِ
عَلٰى قِسْمَيْنِ كُفْرُ نِعْمَةِ الْخَالِقِ وَكُفْرُ
نِعْمَةِ الْمَخْلُوْقِ اَيِ الَّتِيْ تَصِلُ اِلَى الْعِبَادِ
بِوَاسِطَةِ الْمَخْلُوْقِ وَالْكُلُّ مِنَ اللهِ فَكُفْرُ
نِعْمَةِ الْخَالِقِ اِنْ كَانَتْ عَنْ جُحُوْدٍ فَهِيَ
مِنْ ضُرُوْبِ الْكُفْرِ الْغَلِيْظِ وَاِنْ كَانَتْ
عَنْ غَفْلَةٍ فَيَجِبُ بِشَاْنِهَا التَّيَقُّظُ وَالتَّنَبُّهُ
وَالتَّوْبَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
وَاَمَّا كُفْرَانُ نِعْمَةِ الْمَخْلُوْقِ فَهِيَ دُوْنَ
الْكُفْرِ الْغَلِيْظِ اِلَّا اَنَّهَا مِنْ اَقْسَامِ الْكُفْرِ
وَفِيْهَا دَلَالَةٌ عَلَى الْخِيَانَةِ وَعَدَمِ الْاَمَانَةِ
وَالْغِلْظَةِ وَالْجَفَاءِ وَتَرْكِ الْوَفَاءِ وَفِيْ

بیکار چیز ہے کہ اسکا سلسلہ کسی حکمت کیطرف منتہی
نہیں ہوتا اور نہ اسمیں قابل طلب کچھ اصلیت ہے جس کا
کوئی نتیجہ ہو جو دین یا دنیا میں مفید پڑے یا کسی ہر
الکند کو کشائش دیکر اسمیں کسی ایسی حکمت کی تخم ریزی
کرے جو حال یا مآل میں کارآمد ہو لہذا فہم صحیح اور
عقل کامل کا مقتضا یہ ہے کہ اسکو ترک کیا جاوے اور
ساٹھویں شاخ کفر کو برا جاننا ہے خدا پاک نے
فرمایا (ولیکن اللہ نے ایمان کو تمہارا محبوب ٹھہرایا
اور اسے تمہارے دلوںمیں زینت دی) نیز اللہ جل
جلالہ نے فرمایا (جو شخص شیطان کا منکر ہو کر خدا کے
ساتھ ایمان لاتا ہے وہ مضبوط رسی کو پکڑے ہوئے
ہے) اور کفر کی دو قسمیں ہیں اول انکار اور شرک کرنا
دوسرا کفران نعمت سو خدائے واجب الوجود کا انکار
کرنا اور کسی کو اسکا شریک بنانا بلا شبہ کفر ہے اور انکار
نعمت کی دو قسمیں ہیں (۱) آفریدگار کی نعمت کا انکار
کرنا (۲) مخلوق کی نعمت کا انکار کرنا ہے جو انسان
کو مخلوق کے ذریعہ سے پہنچتی ہیں اور حقیقت میں
سب خداوند تعالے کیطرف سے ہی ہوتی ہیں سو خدا
کی نعمت کا کفر اگر انکار کی قسم سے ہو تو وہ نہایت
گندہ کفر کے اقسام سے ہے اور اگر غفلت کی راہ سے
ہو تو اسسے ہوشیار اور متنبہ ہونا اور توبہ استغفار کرنا
ضروری ہے اور اللہ بخشنہار مہربان ہے ولیکن مخلوق
کی نعمتوں کا انکار سو یہ کفر غلیظ سے کمتر ہے تاہم کفر
کی قسم ضروری ہے اور اسمیں خیانت اور امین ہونے
اور سختی طمع اور اکھڑپنا اور بیوفائی کا پتہ لگتا ہے

الخيرُ لا دِيْنَ لِمَنْ لا وَفَاءَ لَهُ وَذُو الْعَقْلِ يَكْرَهُ اَنْ يَقَعَ فِي اِحْدَى الْوَهْدَتَيْنِ وَ اللهُ الْمُعِيْنُ ۔

وَالشُّعْبَةُ الْحَادِيَةُ وَالسِّتُّوْنَ التَّوَاضُعُ وَهُوَ ضِدُّ الْكِبْرِ فَالْكِبْرُ خُلُقُ اِبْلِيْسَ وَ التَّوَاضُعُ خُلُقُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ قَالَ اللهُ تَعَالٰى (وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا) فَمَنْ كَانَ فِيْ حِيْطَةِ الضَّعْفِ وَالْعَجْزِ لَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَتَّصِفَ بِصِفَةِ الْقَوِيِّ الْقَدِيْرِ وَمِنْ اَيْنَ لَهُ ذٰلِكَ وَهُوَ يُعْجِزُهُ الذُّبَابُ وَالْجَبَّارُ الْقَهَّارُ يَقُوْلُ اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْهِمَا قَصَمْتُهُ وَالتَّوَاضُعُ مِنْ لَوَازِمِ الْعَبْدِيَّةِ وَمِنْ اَشْرَفِ الْاَخْلَاقِ الْمَرْضِيَّةِ الَّتِيْ تَجْعَلُ الْعَبْدَ مَرْضِيًّا عِنْدَ اللهِ مَحْبُوْبًا عِنْدَ النَّاسِ وَفِي الْخَبَرِ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُهُمُ الْفُجَّارَ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَفِيْ كَلَامِ الْاِمَامِ الرِّفَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا تَكَبَّرَ مُتَكَبِّرٌ اِلَّا عَنْ ذِلَّةٍ فِيْهِ كَمِيْنَةٍ فِيْ نَفْسِهِ وَقَالَ اَلْكِبْرُ خَلَّةٌ ذَمِيْمَةٌ دَنِيَّةٌ تَتَرَفَّعُ عَنْهَا اَرْبَابُ الْعُقُوْلِ الْعَالِيَةِ وَتَلَا اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ وَقَدْ مَدَحَ الْاِمَامُ الشَّيْخُ اِبْرَاهِيْمُ الْمُصْطَفَوِيُّ الْفَارُوْقِيُّ قَدَّسَ اللهُ رُوْحَهُ شَيْخَهُ الْغَوْثَ الْاَكْبَرَ مَوْلَانَا السَّيِّدَ اَحْمَدَ الرِّفَاعِيَّ رَضِيَ

حدیث شریف میں ہے جس میں صفت وفا نہو اسکا دین نہیں ہے اور عقلمند نہیں پسند کرتا کہ دونوں گڑھوں میں سے کسی میں گرے اور خدا ہی مددگار ہے۔

اکسٹھویں شاخ تواضع یعنے فروتنی ہے اور وہ کبر کی ضد ہے اور کبر ابلیس کی خصلت ہے اور تواضع انبیاء کا خلق ہے خداتعالے نے فرمایا انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے سو جو شخص ضعف اور عاجزی کی احاطہ میں ہو اسے لائق نہیں کہ قوی قدیر کی صفت سے موصوف بنے اور یہ اسے کہاں سے میسر ہو سکتا ہے حالانکہ مکھی سی کمزور چیز بھی اسے عاجز کر دیتی ہے اور جبار قہار جل جلالہ فرماتا ہے کبریا یعنے بڑائی میری چادر ہے عظمت میری ازار ہے سو جو کوئی ان دونوں میں مجھے نزاع کرے میں اس کو چور کر دونگا تواضع بندگی کے لوازم میں سے ہے اور ان پسندیدہ اخلاق میں سے ہے جو انسان کو خدا کا پسندیدہ اور مخلوق کا محبوب بنا دیتی ہے حدیث شریف میں ہے جو خدا کے لیے جھکتا ہے خدا اسکا رتبہ بلند کرتا ہے بعض علماء نے فجار کی تفسیر متکبرین سے کی ہے امام رفاعیؒ کی کلام میں ہے تکبر کا باعث ایک ذلت ہوتی ہے جو انسان میں چھپی ہوئی ہے اور نیز فرماتے ہیں کہ کبر ایک نالائق اور کمینہ عادت ہے جس سے عقول عالیہ ننگ رکھتی ہے اور آپ نے یہ آیت پڑھی (کیا متکبر لوگوں کی جائے اقامت دوزخ نہیں ہے) امام شیخ ابراہیم مصطفوی فاروقی قدس اللہ روحہ نے غوث اکبر مولنا سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالی عنہ

اللہ عنہ فقال۔

تَوَاضَعَ کَالنَّجْمِ اسْتَبَانَ لِنَاظِرٍ
عَلٰی صَفَحَاتِ الْمَاءِ وَهُوَ رَفِیْعٌ
وَکَمْ صَاعِدٍ سَمْتَ الدُّخَانِ بِنَفْسِهٖ
اِلٰی طَبَقَاتِ الْجَوِّ وَهُوَ وَضِیْعٌ

وَمِنَ السِّرِّ الْاِلٰھِیِّ الْمُسْتَوْدَعِ فِی الْکِبْرِ وَالتَّوَاضُعِ اَنَّ الْکِبْرَ مَکْرُوْهٌ هُوَ وَالْمُتَحَلِّیْ بِهٖ بِلَا سَبَبٍ وَمِنْ حِکَمِ هٰذَا الدِّیْنِ اَنْ یَکُوْنَ الْمُؤْمِنُ مُتَوَاضِعًا قَالَ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَقَالَ تَعَالٰی فِیْ مَدْحِ عِبَادِهِ الْمُتَوَاضِعِیْنَ (وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا) (هَوْنًا اَیْ مُتَوَاضِعِیْنَ) وَکَانَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ یَرْکَبُ الْحِمَارَ وَیُجِیْبُ دَعْوَةَ الصَّبِیِّ وَالْمَمْلُوْکِ وَیَجْلِسُ عَلَی الْاَرْضِ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ هَشًّا بَشًّا بَسَّامًا یَحْمِلُ مَا یَشْتَرِیْهِ مِنْ حَاجَةِ بَیْتِهٖ مِنَ السُّوْقِ بِیَدِهٖ وَاِذَا اَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَحْمِلَهَا عَنْهُ یَقُوْلُ اَرْوَاحُنَا لَهُ الْفِدَاءُ صَاحِبُ الشَّیْءِ اَحَقُّ بِحَمْلِهٖ) وَقَدِ انْتَظَمَ الْخَیْرُ فِیْ اَهْلِ التَّوَاضُعِ لِاَنَّ التَّوَاضُعَ مِنْ نَبْعَةِ السِّرِّ وَهُوَ مُلَائِمٌ لِحُکْمِ الْبَشَرِیَّةِ وَقَدِ انْتَظَمَ الشَّرُّ فِی الْکِبْرِ لِاَنَّهٗ مِنْ نَبْعَةِ النَّفْسِ وَهِیَ اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ اَیُّهَا التَّرَفُّعُ

عنہ کی تعریف میں فرمایا ہے۔

آپ نے بلند رتبہ ہو کر فروتنی اختیار کی جیسے (بلند) ستارہ دیکھنے والے کے لیے پانی کی سطح پر دکھائی دیتا ہے اور بہتیرے ایسے ہیں جو دھوئیں کی طرح اپنے آپ جو کی طبقات میں چڑھا کر لے جاتے ہیں حالانکہ واقع میں وہ پست ہیں

تکبر اور تواضع میں ایک سر آلہی ودیعت رکھا ہوا ہے کہ کبر اور متکبر شخص بلا کسی اور وجہ کے برے سمجھے جاتے ہیں اور تواضع اور متواضع شخص بلا کسی اور سبب کے اچھے سمجھے جاتے ہیں اور اس دین کی حکیمانہ خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ مومن کو متواضع ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (بیشک اللہ سر اکڑ یا ڑ شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا) اور اللہ تعالیٰ نے فروتنی کرنیوالے بندوں کی مدح میں فرمایا ہے (خدا تعالیٰ کے بندے جو زمین پر آہستہ آہستہ چلتے ہیں اور جب جہلا اُنسے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کہکر درگذر کر جاتے ہیں، ہوناً کے معنے ہیں متواضعین) اور رسول اللہ صلعم گدھے کی سواری کر لیتے تھے اور بچے اور غلام تک کی دعوت کرتے تھے زمین پر بیٹھ جاتے تھے بازاروں میں خوش کشادہ پیشانی خندہ رو ہو کر چلتے تھے جو کچھ اپنی خانگی ضروریات کے واسطے خریدتے تھے بازار سے بذات خود اُسے اٹھالاتے تھے جب کوئی چاہتا کہ آپ سے لے کر اٹھا لے تو آپ (ہماری جانیں قربان) فرماتے تھے شے کا مالک اٹھانے کا زیادہ مستحق ہے تمام طرح کی بھلائی اہل تواضع میں منتظم ہے کیونکہ تواضع کا منبع لطیفہ سر ہے اور وہ بشریت کے حکم سے مناسب ہے اور

عَنْ حلیہا البشری فالوفق متواضع
وَالسَّلَامُ

وَالشُّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالسِّتُّونَ اَلْاِيْمَانُ بِالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَهُوَ يَوْمُ الْحَشْرِ فَيَجِبُ عَلَى الْعَبْدِ
الْاِذْعَانُ وَالْاِيْمَانُ بِاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّهُ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ قَالَ سُبْحَانَهُ
(مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا
نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى) وَقَالَ تَعَالٰى
(اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ
اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ) وَلَا رَيْبَ فَالْمُبْدِئُ
مُعِيْدُ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ وَقَدْ
وَقَدْ اَجْمَعَ الْمِلِّيُّوْنَ عَلٰى كَوْنِ الْحَشْرِ وَ
النَّشْرِ وَالسُّؤَالِ وَالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَ
قَالَتْ بِذٰلِكَ الْاِلٰهِيُّوْنَ الَّا الطَّبِيْعِيُّوْنَ وَالدَّهْرِيُّوْنَ
وَسَفَهًا سِيْفُ اَقْوَامٍ سَفِهَتْ اٰرَاؤُهُمْ وَ
زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ وَلَا بِدْعَ
فَالْبُرْهَانُ ظَاهِرُ الْعِيَانِ وَالشَّانُ غَنِيٌّ
عَنِ التِّبْيَانِ وَاَهْلُ الْحَقِّ الَّذِيْنَ يَعْرِفُوْنَ
حِكَمَ الْاِبْدَاعِ لَا يَجْهَلُوْنَ حِكَمَ الْاِعَادَةِ
وَفِيْ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ السَّلِيْمِ مِنَ الْمُحَافَظَةِ
عَلٰى حُقُوْقِ اللّٰهِ وَصِيَانَةِ حُقُوْقِ خَلْقِ
اللّٰهِ وَالْاِيْمَانِ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ
الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ وَالْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى اللّٰهُ
مَا لَا يَخْفٰى عَلٰى لَبِيْبٍ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّفْعِ
الْخَاصِّ وَالْعَامِّ مَا لَا يَحْتَاجُ اِلَى الْاِطْنَابِ

اونچا چڑھنا حسین کو دبھلائی کی، توفیق ملی وہ متواضع
ہوتا ہے والسلام

باسٹھویں ۶۲ شاخ روز آخرت پر ایمان لانا ہے
اور وہ حشر کا دن ہے سو انسان پر واجب ہے کہ اسبات
کا یقین کرے اور اسپر ایمان لاوے کہ اللہ ان سب
لوگوں کو اٹھائیگا جو قبروں میں ہیں اور اسی کیطرف سب کا
اٹھنا ہے خدا پاک نے فرمایا (ہم نے تمہیں اس زمین
سے پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمہیں لوٹا ئینگے اور اسی
سے پھر دوسری دفعہ اٹھا کر کھڑا کرینگے) اور فرمایا (کیا
تم نے یہ خیال کیا ہے کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے
اور یہ کہ تم ہماری طرف پھر واپس نہیں کیے جاؤگے)
بیشک پہلی بار پیدا کرنے والا وہی لوٹانے والا ہے
اسکا حکم ہے اور اسی کی طرف پھیر جاؤگے جتنے
اہل ملت دنیا میں موجود ہیں سب کا حشر نشر سوال
(جواب) عذاب ثواب کے (حق) ہونے پر اجماع ہے
اور تمام آسمانی کتابیں اسکی ثبت ہیں اس قول سے
کوئی متخلف نہیں مگر طبیعی اور دہریے اور وہ فرقہ
قومیں جنکی رائیں ضعیف ہیں شیطان نے انکے اعمال
انکو اچھے کر دکھائے ہیں اور تو قبات حشر نشر
کوئی اچنبے کی بات نہیں اس کا برہان خورشید کے موافق
ظاہر ہے اور یہ مدعا بیان سے مستغنی ہے اور اہل
حق جو ابداع (ایجاد) کی حکمتوں کو پہچانتے ہیں وہ
دوسری زندگی کی حکمتوں سے ناواقف نہیں اس اعتقاد
سلیم حقوق اللہ کی حفاظت اور حقوق خلق اللہ کی
رعایت اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے اسپر ایمان لانا اور خدا

تعالیٰ سے خوف کرنا اور مناہی الٰہی سے باز رہنا وغیرہ ایسے منافع ہیں جو عقلمند آدمی پر مخفی نہیں اور اس میں خاص وعام اتنے فوائد ہیں جن کے بیان کے لیے طول دینے کی

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ ۔
وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالسِّتُّوْنَ الْوُثُوْقُ
بِوَعْدِ الْجَنَّةِ وَالْخُلُوْدِ فِيْهَا فَكُلُّ شَيْءٍ لَطُفَ
حِسًّا اَوْ مَعْنًى وَّطَابَتْ بِهِ الْخَوَاطِرُ وَانْشَرَحَتْ
لَهُ الصُّدُوْرُ كَالْمَاءِ اللَّذِيْذِ وَالنُّوْرِ وَ
الطِّيْبِ وَالْجَمَالِ وَالْخَيْرِ كُلُّهُ مِنَ الْجَنَّةِ
فَهِيَ دَارُ اَمْنٍ وَّاُنْسٍ وَّحُسْنٍ وَّجَمَالٍ وَّ
هِيَ نُوْرَانِيَّةٌ لَطِيْفَةٌ تَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ وَ
تُقِرُّ اَعْيُنَ الرَّائِيْنَ كَمَا اَنَّ الْوَحْشَةَ
وَالضَّنْكَ وَالْخُبْثَ وَالنَّارَ وَكُلَّ شَرٍّ
مِنْ جَهَنَّمَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ (الْحَدِيْث) وَقَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ
تُوْقِدُوْنَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ
جَهَنَّمَ) وَلَا يَقَعُ بَصَرُ الْعَاقِلِ عَلٰى شَيْءٍ
اِلَّا وَلَهٗ فِيْهِ عِبْرَةٌ تُذَكِّرُهٗ بِالْجَنَّةِ اَوْ
بِالنَّارِ فَاِذَا رَاٰى الْمَرْءُ الْقُصُوْرَ وَالْبَسَاتِيْنَ
وَاَنْوَاعَ الْحَدَائِقِ وَالْمِيَاهَ الرَّائِقَةَ وَالْاِبْرِيْزَ
وَاللَّبَنَ وَالْعَسَلَ وَالْمَاءَ وَالْخَمْرَ وَالْخَدَمَ
وَالْحَشَمَ وَالْجَوَارِيَ وَالْوِلْدَانَ وَاللِّبَاسَ
الْحَسَنَ وَالْفَوَاكِهَ وَكُلَّ لَذِيْذٍ طَيِّبٍ
وَّمَشْهَدٍ حَسَنٍ تَذَكَّرَ الْجَنَّةَ وَمَا فِيْهَا
مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ الْفَيَّاضَةِ وَاِذَا رَاٰى مَا فِي
الدُّنْيَا مِنْ كَدَرٍ وَّسَقَمٍ وَّهَمٍّ وَّغَمٍّ وَّ
وَحْشَةٍ وَّظُلْمَةٍ وَّنَارٍ لَّهَابَةٍ وَّحَرٍّ وَّ

اور اللہ ہی صواب پر ثابت قدم رہنے کی توفیق دینے والا ہے
تریسٹھویں ۶۳ شاخ جنت کے وعدے اور اسمیں ہمیشہ
رہنے کا پختہ یقین کرنا ہے جو چیز حساً یا معناً لطیف ہو
اسکے ساتھ دلونکو خوشی سینونکو انشراح حاصل ہوتی ہے
جیسے لذیذ پانی. روشنی۔ خوشبو۔ خوبصورتی وغیرہ
ہر قسم کی بھلائی یہ سب کچھ جنت میں سے ہے سو
جنت امن انس. خوبصورتی جمال وغیرہ کا گھر ہے
وہ نورانی۔ لطیف جگہ ہے۔ جو دیکھنے والوں کو خوش
کرتا ہے اور مشاہدہ کرنے والوں کی آنکھونکو ٹھنڈک
پہنچاتی ہے چنانچہ (اسکے برخلاف) وحشت تنگی
پلیدی آگ اور ایسی ہی طرح کی شرارتیں دوزخ میں
سے ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تپ دوزخ کی
بھاپ سے ہے آخر حدیث تک نیز حضور علیہ الصلوٰۃ
نے فرمایا ہے (یہ آگ جو تم جلاتے ہو دوزخ کی آگ کا
سترواں حصہ ہے عقلمند انسان کی آنکھ کسی چیز
پر نہیں پڑتی مگر اسکے لیے اسمیں عبرت ہے جو بہشت
یا دوزخ کو یاد دلاتی ہے سو جب انسان عالیشان
محلوں باغوں اور طرح طرح کے بغیچوں صاف پانیوں
ریشم دودھ شہد پانی۔ شراب۔ خدم وحشم لونڈیوں
خوبصورت خدمتگاروں عمدہ لباسوں میووں اور
دیگر لذیذ عمدہ خوش منظر چیزوں کو دیکھتا ہے تو بہشت
اور جو نعمتیں اللہ کی فیاضی سے بہشت میں ہیں
اُن کو یاد کرتا ہے اور جب دنیا کی کدورتیں
بیماریاں فکر غم وحشت تاریکی بھڑکتی آگ گرمی
تپش

سمومٍ وزمهريرٍ وعقاربَ وحيّاتٍ و
قيودٍ واغلالٍ وسجونٍ وصديدٍ و
زبانيةٍ وعذابٍ وجميعِ انواعِ المكروهات
والشّرور تذكّر جهنّم وما فيها فعمل
بسائق العبرة العمل الّذي يقرّبه
من الجنّة ان شاء الله ويبعّده عن النّار
واعتقد اذ يوفّق للعمل الصّالح انّه
من الّذين سبقت لهم من الله الحسنى
والله يقول (انا عند ظنّ عبدي بي)
ويتدبّر قول رسول الله صلّى الله عليه و
اله وسلّم (اذا مررتم برياض الجنّة
فارتعوا) قيل وما رياض الجنّة قال حلق
الذّكر ففي هذا الخبر الشّريف دلالة على
بروز آثار الجنّة في الدّنيا لننهض اليها
بالاعمال الصّالحة هم الموفّقين و
الله وليّ المتّقين ـ
والشّعبة الرّابعة والسّتّون الوثوق
بوعد النّار والخلود فيها والعياذ بالله
والنّار ضدّ الجنّة والدّنيا مخلوقة
من الجنّة والنّار وفيها سرّ الدّارين
ومعنى المنزلين فهي مزرعة الاخرة
اشتملت على حالي الجنّة والنّار و
امتزج فيها المعنيان النّاتجان عن
الدّارين المذكورتين فقد تنزل للدّنيا
انواع الرّحمة والخير من الجنّة وصيعة

زمہریری بچھو سانپ بیڑیاں طوق جیلخانے پیپ
جیلخانہ کے داروغے وغیرہ عذاب اور مختلف طرح
کے مکروہات اور مصیبتیں دیکھتا ہے تو اسے دوزخ
اور اُسکی تکلیفیں یاد آتی ہیں تو اس عبرت کے محافظ
کی بدولت ایسے عمل کرتا ہے جو اللہ تعالے نے چاہا
اسے بہشت کے قریب کردینگے اور دوزخ سے
دور کرینگے اور جب اس نیک عمل کی توفیق ملتی ہے
تو وہ یہ اعتقاد کرتا ہے کہ یہ اُن لوگوں میں سے ہے
جنکے لیے خداوند تعالے کیطرف سے خوبی و نیکی
سبقت کرچکی ہے اور خدا پاک فرماتا ہے (میں
اپنے بندے کے میری نسبت گمان کے ساتھ ہوں)
اور چاہیے کہ مومن رسول اللہ صلعم کے اس قول میں
تدبر کرے جب جنت کے باغوں میں تمہارا گذر ہو تو
میوہ خوری کرو کسینے عرض کیا یا حضرت جنت کے باغ
کیا ہیں آپنے فرمایا ذکر کے حلقے پس اس حدیث میں
دنیا کے اندر آثار جنت کے ظہور پر صاف دلالت پائی جاتی
چونسٹھویں شاخ دوزخ (میں داخل ہونے) اور
اسمیں ہمیشہ رہنے کے وعدہ پر پختہ یقین سے اعتقاد
کرنا ہے خدا بچاوے اور دوزخ بہشت کی ضد ہے
اور دنیا بہشت اور دوزخ (دونوں) سے پیدا کی
گئی ہے اسمیں دونوں گھروں اور دونوں فرود
گاہوں کا گر موجود ہے کیونکہ یہ آخرت کی زراعت گاہ ہے
جو بہشت اور دوزخ دونوں کے حالات پر مشتمل ہے
اور اسمیں دونوں معنے جو دونوں مذکورہ بالا فرود
گاہوں سے نتیجہ کے طور پر نکلتے ہیں ملے ہوئے ہیں کبھی

اخساء القوم بالبنيان وتلد الامة سيدتها وتفتح القسطنطينية وينادي منادي الحق فلا يسمع وينادي منادي الباطل فيتبع وتفسد احوال الخلق واخلاقهم وحيث ان الساعة كالحامل المتقل فاذا قرب اوان ولادتها ظهرت منها اثار الولادة وكلما قرب اتيانها برزت اثارها ومن تلك الاثار التي هي من الاشراط خروج نار بالحجاز تضئ لها اعناق الابل ببصرى وكنز من ذهب تحسر عنه الفرات ويقبض العلم ويرفع القران ويتقارب الزمان ويخرج الدجال ويظهر المهدي وينزل عيسى عليه السلام وامثال ذلك مما نص عليه في الاخبار الشريفة فيجب الايمان بها مجملا فان ذلك جاء في كتاب الله وانبأتنا عنه سنة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم والله لا يخلف الميعاد۔

والشعبة السادسة والستون الايمان بما يتعلق بالقبر واحواله من عذاب ونعيم وسؤال منكر ونكير وجحود ذلك كفر فقد اخبرت به الرسل وذكره القران ووقع عليه الاجماع واتفق على ذلك اهل السنة والجماعة والبرزخ مكان وزمان وحال فالمكان

بڑی عمارتیں بنائینگے اور لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔ قسطنطنیہ فتح ہوگا۔ حق کیطرف بلانے والا بلاتا رہیگا مگر کوئی اسکی نہیں سنیگا اور باطل کیطرف پکارنیوالا پکاریگا اور سب اسکے پیچھے ہو لینگے لوگوں کے حالات اور اخلاق بگڑ جائینگے اور چونکہ قیامت کی مثال بوجھل حاملہ کی سی ہے جب اسکی ولادت کا وقت قریب ہوتا ہے اس سے وضع حمل کے آثار نمودار ہونے لگتے ہیں لہذا جب قیامت کا قرب آگیا اسکے بھی آثار ظہور پذیر ہونے لگے اور منجملہ ان آثار کے جو اسکی نشانات سے ہیں زمین حجاز میں آگ کا نکلنا ہے جس سے اونٹوں کی گردنیں بصری میں چمک اٹھینگی اور سونے کا ایک دفینہ ہے جسے دریائے فرات ننگا کردیگا اور علم کا قبض ہونا اور قرآن شریف کا اٹھایا جانا اور زمانہ کا قریب ہونا دجال کا خروج کرنا امام مہدی کا ظاہر ہونا اور عیسٰی کا اترنا اور اسکے علاوہ جن نشانات پر احادیث شریفہ میں تصریح کی گئی ہے ان سب پر مجمل ایمان لانا ضروری ہے کیونکہ کتاب اللہ میں انکا ذکر آیا ہے اور سنت نبی صلعم نے ہمیں انکی اطلاع دی ہے۔

چھیاسٹھویں شاخ قبر کے متعلقہ امور اور اسکے حالات عذاب اور نعمت اور سوال منکر اور نکیر پر ایمان لانا ہے ان امور کا انکار کفر ہے کیونکہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نے انکی خبر دی ہے اور قرآن مجید نے انکا ذکر کیا ہے اور اسپر امت کا اجماع منعقد ہوا ہے اور اہلسنت اور جماعت کا اسپر اتفاق ہوگیا اور عالم برزخ مکان زمان اور حال کا نام ہے لیکن مکان برزخ

فمن القبر الی علیین یعمرہ ارواح السعداء
ومن القبر الی سجین یعمرہ ارواح الاشقیاء
واما الزمن فمدۃ بقاء الخلق فیہ من
اول من مات من الجن والانس الی یوم
یبعثون واما الحال فاما منعم او معذب
او محبوس حتی یتخلص بالسؤال من
الملکین فدار البرزخ اذا ما ھی بدار
بقاء دائم بل ھی دار لا بد من الانتقال
منھا فمن اجل ذلک کان نعیم الارواح
وعذابھا فیھا لانھا تشاھد الاخرۃ بما
فیھا من عظیم الثواب والیم العقاب
فیکون حینئذ الثواب والعذاب علی
حسب الحال والی اللہ المصیر۔

والشعبۃ السابعۃ والستون

الایمان ببعث الارواح مع الاجساد
وخروجھا من دار البرزخ الی دار الخلود
وجاحد ذلک یکفر والعیاذ باللہ تعالی
(وقال الذین کفروا ائذا کنا ترابا و
اباؤنا ائنا لمخرجون) والسنۃ والاجماع
علی ذلک والبعث ھو اثارۃ الشیء و
تحریکہ واخراجہ من موضع الی اخر و
لما کانت دار البرزخ دار انتقال ورحلۃ
وکانت الاخرۃ ھی دار البقاء والخلود
السرمدی ولذلک فتسلسل ال
الاجساد الدنیویۃ فی دار البرزخ نشأ

سو وہ تو قبر سے لیکر علیین تک ہے جس کی آبادی
نیک لوگوں کے ارواح سے ہے اور اسکا دوسرا حصہ
قبر سے سجین تک ہے جسکے باشندے بدبختوں کے
ارواح ہیں و لیکن زمان برزخ سو وہ ایسا زمانہ ہے
جو اس مکان میں خلق اللہ کے باقی رہنے کی مدت ہے
جنوں اور انسانوں میں سے پہلے مردہ سے لیکر روز
بعث و حشر تک و لیکن حال برزخ سو وہ یہ ہے
کہ کوئی نعمت میں ہے کوئی عذاب میں کوئی دو
فرشتوں منکر و نکیر کے سوال و امتحان سے فارغ
ہونے تک حبس میں ہے پھر چونکہ دار برزخ ہمیشہ
کے رہنے کی جگہ نہیں ہے بلکہ اس سے انتقال
ضروری ہے لہذا اسمیں روحوں کا ثواب و عذاب اس
لیے ہے کہ وہ آخرت کو معہ اس چیز کے جو اسمیں ہے ثواب عظیم

ستسٹھویں شاخ ارواح بمعہ اجساد اٹھنے اور عالم
برزخ سے دار خلود کیطرف نکلنے پر ایمان لانا ہے
اور اسکا منکر کافر ہے اللہ بچائے (قرآن مجید میں ہے
اور کافروں نے کہا جب ہم اور ہمارے بڑے مٹی ہو
جائینگے تو کیا ہم (قبروں سے) نکالے جائینگے سنت
رسول اللہ صلعم اور اجماع امت اس پر ہے امر بعث
نام ہے ایک چیز کے اٹھانے اور اسکے حرکت دینے
اور ایک جگہ سے دوسری جگہ کیطرف نکالنے کا اور
چونکہ عالم برزخ انتقال اور کوچ کا گھر اور دار
آخرت بقا اور پائندگی لا انتہا کا مکان ہے اسی
لیے ضرور ہے کہ یہ دنیاوی جسم عالم برزخ میں
تحلیل ہو کر از سر نو سابق سے بڑی شان کے نشو و نما پا

نشوءٍ اكبر وافخم مما هي عليه فتعمر
الدار العظمى التي هي دار البقاء الابدي
باجساد عظيمة باقية فتنحل الاجساد
وتأكلها الارض في البرزخ والقدرة
تتصرف بتركيبها وتطحن اجزاءها
حتى تعود كما كانت اول مرة سوى
اجساد الانبياء التي لا تأكلها الارض
فكل خلق بواسطة الذكر والانثى لا بد
ان يفنى ويطرأ عليه شيء من آثار البلى
فاذا اراد سبحانه اعادة الاجسام انجذبت
كل ذرة منها الى اختها ومتى اجتمعت
قام هيكلها مركبا فتشرق عليه روحه
فيعود كما كان۔

تحكم سلطانه في الورى
فاحيى لها كل بعد البلى
رأى الامر يلزمه آخر
تصيّر آخره اولا

والشعبة الثامنة والستون الايمان
بالصراط فاجماع اهل السنة والشرائع
انعقد عليه ومن لم يؤمن به فهو
زنديق ودلائله صريحة واضحة منها
طرق الاقدام في بسيط الارض فلا
يمشي احد ولا يهتدي في سيره الى
غاية الا على طريق وسبيل فقد دلت
السبل في الارض من مكان الى مكان

اور اس بڑے گھر کو جو ہمیشہ باقی رہنے کی جگہ ہے بہت
بڑے اور پائدار جسموں سے آباد کریں اس سے وہ اجسام
برزخ میں تحلیل ہو جاتی ہیں اور زمین انکو کھا جاتی ہے
پھر قدرت انکی ترکیب میں تصرف کرتی ہے اور انکی
اجزار کو پیس دیتی ہے تاکہ جیسے وہ پہلے تھے پھر ویسے
ہی بن جاویں سوا اجساد انبیار کے کہ زمین انکو نہیں
کھاتی پس ہر مخلوق جو مذکر اور مؤنث کے توسط سے
پیدا کی گئی ہے ضرور ہے کہ فنا ہو اور اسپر بوسیدگی
کے بعض آثار طاری ہوں پھر جب خداوند تعالے
اجسام کے لوٹانے کا ارادہ کریگا ہر ذرہ اسکے اپنے
مثل کیطرف مجذوب ہو جائیگا اور جب سب مجتمع ہو جاویں
گے تو انکی ہیکل ترکیب پاکر کھڑی ہو جائیگی اسوقت
اسپر روح کی روشنی پہنچیگی تو ویسا ہی ہو جاویگا جیسا پہلے تھا

اسکا غلبہ سلطنت خلقت میں حکمران ہے۔
سو اس نے صورتونکو بوسیدگی کے بعد زندہ کر کے کھڑا کر دیا
اس نے دیکھا کہ ایک امر کو دوسرا لازم ہے۔
سو آخر کو اول کر دیا۔

اڑسٹھویں شاخ پل صراط پر ایمان لانا ہے اہل
سنت اور تمام شریعتوں کا اسپر اجماع منعقد ہو چکا
ہے سو جو اسے نہ مانے وہ بد دین ہے اور اس کی
دلیلیں صریح و واضح ہیں ان میں سے ہے فراخ زمین
پر آنے جانے کے راستے سو کوئی شخص نہیں چلتا اور
کسی غایت کیطرف چلنے میں راہ یاب نہیں ہوتا مگر
راستے اور طریق پر سو زمین میں ہر مکان سے دوسرے
مکان کیطرف جانے کے لیے راستے بنائے گئے ہیں

وكذلك الشوارع في البلدان من بيت
الى بيت آخر فلا ينصرف احد حيث
ينصرف الا على طريق وشارع يأخذ
به الى مقصوده وكذلك السفن في
البحار انما تجري بتقدير علامات الجبال
والكواكب وجري الماء وحركات الرياح
والافلاك والشمس والقمر كل جار على
طريق محدود حتى الغذاء في الاجسام
فعلى الطرق يجري وما من شئ يسري و
يجري الا على طريق وسبيل موصل له
الى غايته المقصودة والقناطر والجسور
المنصوبة في الارجاء والانحاء من الارض
على الاماكن الوعرة والانهار كل ذلك
دال على صراط جهنم المنصوب على
متنها والايمان به لعظم شانه فانه الممر
الى دار السعادة الابدية والشقاوة
الابدية فهو اعظم الطرق عند الله
ومنه يصل كل الى مستقره وهذا
الصراط لا يظهر في الدنيا للحواس
وانما يظهر عنه للعقول معنى مشروع
وصراط منصوب وما كان مدركا في
الدنيا بالمعنى يكون مدركا في الآخرة
بالحس والله على كل شئ قدير۔

والشعبة التاسعة والستون
الايمان بالميزان وانه حق وعدل لو

ایسا ہی شہروں میں ایک گھر سے دوسرے گھر جانے
کے لیے راستے ہیں سو کوئی جانے والا نہیں جاتا مگر ایک
راستہ اور سڑک لے کر اپنے منزل مقصود کیطرف جاتا
ہے اسی طرح سمندروں میں جہاز پہاڑوں اور ستاروں
کی علامات کے اندازے پر چلتے ہیں اور پانی کا بہنا
ہواؤں۔ آسمانوں۔ سورج اور چاند کا چکر کھانا سب
کے سب ایک محدود طریق پر جاری ہیں حتی کہ غذا اجسام
میں بھی باقاعدہ طریق پر چلتی ہے اور دنیا بھر میں
کوئی ایسی چیز نہیں جو سوا ایسے کسی طریق کے چلتی
ہو جو مطلوب تک پہنچانے والا ہے اطراف زمین
اور جنگلوں میں دشوار گذار گھاٹیوں اور نہروں پر بڑی
چھوٹی پلیں یہ سب پشت جہنم پر صراط کے منصوب ہونے
پر دلالت کرتی ہیں اور اسپر ایمان لانا اسلیے ہے کہ
اسکی شان بہت بڑی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ سعادت اور
بدبختی کے گھر کیطرف گذرگاہ ہے سو وہ خدا تعالے
کے بزرگترین راہوں سے ہے اور اس کی بدولت ہر
انسان اپنی جائے قیام تک پہنچ جائیگا اور یہ صراط
دنیا میں حواس کے لیے ظاہر نہیں ہوتی صرف
عقلوں کے لیے اس سے معنے مشروع اور صراط
منصوب کا وجود ظاہر ہوتا ہے اور جس چیز کا ادراک
دنیا میں معنے ہو سکتا ہے وہ آخرت میں حواس کے
ساتھ ادراک کی جاسکے گی اور خدا تعالے ہر چیز
پر قادر ہے۔

انہترویں شاخ ترازوئے اعمال اور اسکے
حق اور عدل ہونے پر ایمان لانا ہے باجماع

الْإِيمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ بِإِجْمَاعِ أَهْلِ السُّنَّةِ قَالَ تَعَالٰى (وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ) وَقَالَ (وَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهٗ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ) وَفِي الْحَدِيثِ (كِفَّتَاهُ طِبَاقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ) وَالْوَزْنُ عَامٌّ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَدَلَائِلُهٗ فِي الْوُجُودِ وَاضِحَةٌ كَالشَّمْسِ لِلنَّهَارِ فَالْمَوَازِينُ إِنَّمَا وُضِعَتْ لِمَعْرِفَةِ مَقَادِيرِ الْأَشْيَاءِ فَهِيَ وَاسِطَةٌ لِتَعْرِيفِ مَقَادِيرِهَا وَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الْمِيزَانَ لِيَعْرِفَ الْخَلْقُ مَقَادِيرَ أَفْعَالِهِمْ وَأَحْوَالِهِمْ وَيُبْرِزَ لَهُمُ الْمَعَانِيَ بِحُكْمِ الصُّوَرِ لِيَقُومَ لَهُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ تَعَزُّزًا بِسُلْطَانِهٖ وَتَحَقُّقًا بِعَدْلِهٖ وَهُوَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ۔

وَالشُّعْبَةُ السَّبْعُونَ الْإِيمَانُ بِالْحِسَابِ أَمَّا الْحِسَابُ فَوُقُوعُهٗ عَلٰى حَسَبِ أَحْوَالِ الْخَلْقِ وَعَلٰى مَا أَرَادَهُ اللّٰهُ مِنَ الْخِفَّةِ وَالتَّيْسِيرِ لِمَنْ شَاءَ وَالْمُنَاقَشَةِ وَالشِّدَّةِ لِمَنْ شَاءَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ) وَالنَّاسُ مُتَفَاوِتُونَ فِيهِ فَالرُّسُلُ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُسْأَلُونَ عَنْ تَبْلِيغِ الرِّسَالَةِ قَالَ تَعَالٰى (يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ) وَيُسْأَلُ

اہلسنت اسپر ایمان لانا واجب ہے خدا پاک نے فرمایا ہے (ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو رکھینگے) نیز فرمایا (بہر حال جسکی تول بھاری ہوئی وہ پسندیدہ عیش میں ہوگا) حدیث شریف میں ہے اُسکے دونوں پلڑے آسمانوں اور زمینوں کے مطابق ہیں اور وزن ہر چیز میں عام ہے اور اسکے وجود پر دوپہر کے سورج کی طرح روشن دلائل قائم ہیں ترازو اسلیے وضع کی گئی ہیں کہ چیزوں کے مقدار معلوم ہوں تو یہ مقادیر کے معلوم کرنیکا واسطہ اور آلہ ہے اور خدا تعالےٰ نے میزان کو اسلیے مقرر کیا کہ لوگ اپنے افعال اور احوال کے مقدار پہچان لیں اور اُنکے لیے معانی صورتوں کے حکم میں ظاہر ہوں تاکہ سب پر اللہ تعالیٰ کی شوکت سلطان اور تحقق عدل کے لیے اسکی حجت قائم ہوجاوے اور وہ جل جلالہ ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

سترویں شاخ حساب پر ایمان لانا ہے حساب کا وقوع حسب حالات مخلوق ارادہ خداوندی کے مطابق ہے جس سے چاہے تخفیف کے ساتھ حساب لیلے اور جس سے کنج وکاوش کے ساتھ سخت حساب لے خدا پاک نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام و السلام سے حکایت کرکے فرمایا ہے میں نے ہر تکبر سے جو روز حساب پر امید نہیں رکھتا اپنے اور تمہارے رب کی پناہ پکڑتا ہوں اور حساب میں لوگوں کے مراتب متفاوت ہیں اللہ کے رسول اپنر درود و سلام تبلیغ رسالت کی بابت سوال کیے جائینگے خدا پاک نے

الكافرون عن الايمان والتوحيد واجابة
المرسلين ولا يسألون عن الذنوب قال
تعالى (ولا يسأل عن ذنوبهم المجرمون)
وذلك لان السؤال يقع عن الاصل و
هو الايمان والتوحيد فاذا لم يوجد
لهم توحيد لم يسألوا عن سائر الذنوب
يسأل المؤمنون عن التوحيد وعن متابعة
النبي صلى الله عليه واله وسلم وعن جميع
الاعمال مما دق وجل ولا يبقى احد
الا وحوسب وسئل فمن كان يؤمن بيوم
الحساب لابد وان يزعجه خوف الله
فيكف عن السيئات ويكثر من الحسنات و
يدرع بالاعمال الصالحات والله المعين

الشعبة الحادية والسبعون

الايمان بالشفاعة والايمان بها واجب
باجماع اهل السنة قال الله تعالى (من
ذا الذي يشفع عنده الا باذنه) وهي
للملئكة والانبياء والصديقين و
اهل الجاه من الاولياء والصالحين
على مقدار مراتبهم والشفاعة عامة
في الدنيا والاخرة والباطن والظاهر
فشفاعة الملائكة هي استغفارهم
للمؤمنين والمؤمنات بدليل قوله
سبحانه (الذين يحملون العرش ومن
حوله يسبحون بحمد ربهم ويؤمنون

ایمان توحید۔ رسولوں کی دعوت قبول کرنے کی نسبت
سوال ہوگا اور وہ گناہوں کی بابت سوال نہیں کیے جائینگے
خدا پاک فرماتا ہے (مجرم لوگ اپنے گناہوں کی بابت
سوال نہیں کیے جائینگے) کیونکہ سوال اصل کلی سے
ہوتا ہے اور وہ ایمان اور توحید ہے کہ جب توحید
ہی انکے پاس نہیں ہے تو باقی گناہوں سے سوال
نہیں کیے جائینگے اور مومنیں توحید اور آنحضرت صلعم
کی متابعت اور تمام چھوٹے بڑے اعمال کی نسبت
سوال کیے جاویں گے کوئی شخص باقی نہیں ہوگا
مگر اسکا حساب لیا جاویگا اور اس سے بازپرس ہوگی
لہذا جو شخص روز قیامت کا ایمان رکھتا ہے ضرور
ہے کہ خوف خدا اسکو بے آرام کردے اور وہ شخص
گناہوں سے باز رہے اور کثرت سے نیکیاں کرے

اکہترویں شاخ شفاعت پر ایمان لانا ہے باجماع

اہلسنت شفاعت پر ایمان لانا واجب ہے خدا پاک
نے فرمایا ہے کون ہے جو اسکے پاس بغیر اسکی
اجازت کے شفاعت کرے شفاعت فرشتوں
انبیاء صدیقین فی جاہ اولیاء اللہ نیکوکاروں کے
لیے ہے علی قدر مراتب شفاعت کریں گے اور
شفاعت دنیا اور آخرت ظاہر اور باطن میں عام
طور پر جاری ہے فرشتوں کی جماعت مومنین
اور عورتوں کے حق میں مغفرت طلب کرنا ہے بدلیل
قول اللہ سبحانہ وتعالے کے (جو لوگ عرش کو اٹھائے
ہوئے ہیں اور عرش کے ارد گرد ہیں اپنے رب کی
بمعہ حمد تسبیح پڑھتے ہیں اور اسپر ایمان لاتے ہیں

بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا) وَشَفَاعَةُ
الْاَنْبِيَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَجَلُّهُمْ نَبِيُّنَا
الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ بِاِشْرَاقِ
اَنْوَارِهِمُ الَّتِيْ اَخْرَجَ اللهُ بِهَا مَنْ اٰمَنَ مِنَ
الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَلَا تَزَالُ شَمْسُ رُوْحِهٖ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُشْرِقَةً بِاِفَاضَةِ
نُوْرِ اللهِ تَعَالٰى اِلٰى مَنْ يَتَوَسَّلُ بِهٖ وَيَلْتَجِئُ
اِلَى اللهِ بِوَاسِطَتِهٖ وَكَذٰلِكَ شَفَاعَةُ
الصَّالِحِيْنَ مِنْ اُمَّتِهٖ فَهِيَ مُسْتَفَاضَةٌ مِنْ
اِشْرَاقِ نُوْرِهٖ وَمُنْبَجِسَةٌ عَنْ سِجَامِ فُيُوْضَاتِهٖ
وَنَابِعَةٌ مِنْ اَصْلِ مُتَابَعَتِهٖ وَالتَّمَسُّكِ
بِسُنَّتِهٖ وَلَا حَجْرَ عَلٰى فَضْلِ اللهِ تَعَالٰى
وَلَا دَلِيْلَ عَلٰى قَصْرِهَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَهِيَ
جَارِيَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ غَيْرَ اَنَّهَا لَا
تَكُوْنُ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ سُبْحَانَهٗ وَدَلِيْلُ ذٰلِكَ
الْاٰيَةُ الْكَرِيْمَةُ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهَا وَهِيَ
(مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ)
وَمِنْ اَيْنَ لِلْمَخْلُوْقِيْنَ الْقُدْرَةُ عَلَى الشَّفَاعَةِ
اسْتِقْلَالًا مِنْ دُوْنِ اِذْنِ اللهِ جَلَّتْ
قُدْرَتُهٗ فَتَعْلِيْقُ الشَّفَاعَةِ بِالْاِذْنِ دَلِيْلٌ
صَرِيْحٌ عَلٰى وُقُوْعِهَا وَقَبُوْلِهَا وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ـ
وَالشُّعْبَةُ الثَّانِيَةُ وَالسَّبْعُوْنَ الْاِيْمَانُ
بِحَوْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
جَحْدُهٗ مُرُوْقٌ مِّنَ الدِّيْنِ وَالْعِيَاذُ بِاللهِ

اور ایماندار ونکے لیے بخشش مانگتے ہیں اور دنیا اور آخرت
میں انبیاء علیہم السلام کی شفاعت جن میں سے بزرگ تر
ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلعم ہیں ان حضرات کے انوار کے
طلوع کے ذریعہ جاری ہے جن کے انوار کے طفیل
اللہ تعالےٰ نے اپنے ایمان لانے والونکو اندھیرے سے
اجالے کیطرف نکالا اور خاتم النبیین صلعم کی روح کا
آفتاب اپنے متوسلین کیطرف جو آپ کے وسیلہ سے
اللہ تعالیٰ کیطرف التجا کرتے ہیں خداوند تعالےٰ کے
نور کا فیضان کرنے کے لیے ہمیشہ طلوع کیے ہوئے
ہے علیٰ ہذا القیاس آپ کی امت میں کے صالحین کی
شفاعت بھی آپ ہی کے نور کے ظہور سے فائض ہو
رہی ہے اور آپ ہی کے فیوضات جاریہ سے چشمے
کی طرح پھوٹ کر نکل رہی ہے اور آپ کی متابعت اور
آپکی سنت کے ساتھ تمسک کرنے کے اصل منبع سے باہر
آرہی ہے اللہ تعالےٰ کے فضل کی کوئی روک اور بندش
نہیں اور اس (شفاعت) کے آخرت میں منحصر ہونے کی
کوئی دلیل قائم نہیں ہوئی اور وہ دنیا اور آخرت دونوں
میں یکساں جاری ہے مگر اتنی بات ہے اللہ سبحانہٗ
تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں ہوسکتی اور اس دعا کی دلیل
وہی آیت کریمہ ہے جو اوپر مذکور ہوچکی یعنے (کون
ہے جو اسکے پاس سوائے اسکے اذن کے شفاعت
کرے اور یہ خود ظاہر ہے کہ مخلوق کو بالاستقلال وبدون
بہترویں شاخ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حوض پر ایمان لانا ہے اور اس سے انکار کرنا معاذ
اللہ دین سے نکل جانا ہے

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِنِّیْ تَارِكٌ فِيْكُمُ
الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلَ بَيْتِیْ
لَنْ يَّفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَىَّ الْحَوْضَ) وَقَالَ
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (اَنَا فَرَطُكُمْ
عَلَى الْحَوْضِ) وَقَالَ (اَرْوَاحُنَا لَهُ الْفِدَآءُ
(مِنْبَرِیْ عَلٰى حَوْضِیْ) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ
الْحَوْضِ قَالَ (وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ
لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَ
كَوَاكِبِهَا فِی اللَّيْلَةِ الظَّلْمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ
لَمْ يَظْمَاْ) اَلْحَدِيْثَ) وَقَدْ اَعَدَّهُ اللّٰهُ
لِمَنِ اتَّبَعَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاٰمَنَ بِهٖ وَمِنْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ الَّتِیْ مَرَّ
ذِكْرُهَا وَالَّتِیْ سَتَلِيْهَا يَعْلَمُ الْعَاقِلُ حِكْمَةَ
هٰذَا الدِّيْنِ وَمَا بُنِیَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَسْرَارِ
الشَّرِيْفَةِ وَالْمَقَاصِدِ النَّيِّرَةِ اللَّطِيْفَةِ وَ
الْخَيْرِ الْعَامِّ لِكُلِّ الْاَنَامِ وَعَلٰى اَهْلِ الْقُلُوْبِ
السَّلِيْمَةِ وَالْعُقُوْلِ نَظَاهِرَةِ السَّلَامُ۔

وَالشُّعْبَةُ الثَّالِثَةُ وَالسَّبْعُوْنَ

اَلْاِيْمَانُ بِالنَّظَرِ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ
مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا بِذٰلِكَ نَطَقَ بِذِكْرِهٖ وَ
اَخْبَرَنَا بِهٖ نَبِيُّنَا حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَوَجَبَ الْاِيْمَانُ بِهٖ وَلَا
يُنْكِرُهٗ سِوٰى اَهْلِ الزَّيْغِ الْمَارِقِيْنَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا (میں تم میں دو گران قدر چیزیں
چھوڑ چلا ہوں خدا کی کتاب اور اہل بیت وہ ہرگز
ایک دوسرے سے جدا نہونگے یہانتک کہ حوض
پر میرے پاس آ پہنچنگے نیز آنحضرت صلعم نے فرمایا (میں
حوض پر تمہارا میر منزل ہوں) اور نیز آپ نے فرمایا
آپ پر ہماری جانیں فدا ہوں (میرا منبر حوض پر ہوگا)
حضرت ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلعم سے پوچھا کہ حوض کے برتن کیا ہونگے
آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں محمدؐ
کی جان ہے اسکے برتن اندھیری رات میں آسمان
کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہونگے جو اسمیں سے پئے
گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا) آخر تک اور اسے خدا
تعالے نے ان لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو محمد صلعم
کے دین کا اتباع کریں اور آپ پر ایمان لاویں
ان ایمان کی شاخوں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا
اور جو آگے مذکور ہونگی عقلمند آدمی اس دین متین کی
حکمت اور احسن عمدہ اسرار اور لطیف اور نورانی
مقاصد اور تمام خلق اللہ کے حق میں عام بھلائی کو جن پر
تہترویں شاخ خداوند تعالی کی وجہ کریم کے دیدار
پر ایمان لانا ہے اللہ جل جلالہ ہمیں دولت دیدار
نصیب کرکے ہمپر احسان رکھے ہمارے نبی صلعم خدا
مہربان کے دوست نے اسکا ذکر فرمایا ہے اسکی خبر دی
ہے سو اسپر ایمان لانا واجب ہے اور اسکا کوئی منکر
نہیں سوائے اہل زیغ کے جو دین سے صاف نکل
جانیوالے ہیں اللہ تعالے نے فرمایا (کئی چہرے اس دن با

إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ) وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ (الْحَدِيْث) وَقَدْ حُجِبَتِ الْأَبْصَارُ عَنْ رُؤْيَتِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ فِي هٰذِهِ الدَّارِ الْفَانِيَةِ لِضُعْفِهَا وَاشْتِغَالِهَا بِرُؤْيَةِ الْأَغْيَارِ وَلَا بِدْعَ فَعَيْنٌ شَغَلَهَا النَّظَرُ إِلَى الْأَغْيَارِ يَجِبُ أَنْ لَا تَرَى الْعَزِيْزَ الْجَبَّارَ وَقَدْ مَدَحَ اللهُ تَعَالَىٰ حَبِيْبَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَهُ (مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ) وَلَمَّا كَانَتِ الدَّارُ الْآخِرَةُ دَارَ الْحَقِيْقَةِ الَّتِي لَا تَشَابُ بِهَا الْمَجَازَاتُ وَالْأَوْهَامُ قَدْ يَتَجَلَّى اللهُ فِيْهَا عَلَى الْمَقْبُوْلِيْنَ عِنْدَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (جَعَلَنَا اللهُ مِنْهُمْ) بِتَجَلِّي الرِّضَا لِتَكُوْنَ أَبْصَارُهُمْ مُنْكَفَّةً عَنْ غَيْرِ جَمَالِهِ مَجْذُوْبَةً بِالشَّوْقِ وَالذَّوْقِ وَالْوَلَهِ إِلَىٰ رُؤْيَتِهِ فَهُنَاكَ يُحْسِنُ إِلَيْهِمْ بِالنَّظَرِ إِلَىٰ وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَهٰذِهِ أَعَزُّ الْمَرَاتِبِ وَأَشْرَفُهَا وَأَعْلَاهَا وَأَلْطَفُهَا وَمَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِالنَّظَرِ إِلَىٰ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَحَقِّقْنَا بِالْاِتِّبَاعِ لِنَبِيِّكَ صَاحِبِ الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ يَا وَلِيَّ التَّوَّابِيْنَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ـ

وَالشُّعْبَةُ الرَّابِعَةُ وَالسَّبْعُوْنَ وُجُوْبُ

اپنے رب کیطرف نظر کرنیوالے ہونگے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم اپنے رب کو ظاہر آنکھوں سے دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو (آخر حدیث تک) اس دنیائے فانی میں آنکھیں رب سبحانہٗ کے دیدار سے اپنی ضعف اور اغیار کے دیکھنے میں مصروف ہونے کے سبب حجاب میں ہیں۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ جو آنکھ اغیار کے دیدار میں مشغول ہے ضرور ہے کہ عزیز جبار جل جلالہ کے دیدار سے محروم ہے اور بیشک خدا نے اپنے حبیب صلعم کی تعریف میں فرمایا ہے نہ آنکھ پھری نہ حد سے آگے بڑھی چونکہ دار آخرت حقیقت کا گھر ہے جس میں مجازات اور اوہام کی کچھ ملاوٹ نہیں اسلئے خداوند تعالے ان مومنین پر جو اسکے نزدیک مقبول ہیں خدا ہمیں بھی ان میں سے کرے اسمیں رضامندی کی تجلیات سے جلوہ نما ہوگا تو انکی نگاہیں جمال خداوندی کے ماسوا سے بند ہونگی اور کمال شوق و ذوق و عشق کے ساتھ اسکے دیکھنے کیطرف کھچی ہوئی ہونگی سو وہاں اپنے وجہ کریم کا دیدار دیکر انپر احسان کریگا اور یہ مرتبہ سب مراتب سے زیادہ باعزت واشرف واعلے والطف ہے اور جو اللہ تعالے کی ملاقات کو دوست رکھے خدا تعالے اسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے الٰہی ہمیں اپنے وجہ کریم کیطرف نظر کرنا نصیب کر دے اور اپنے نبی صاحب خلق عظیم کے واقعی اتباع کی توفیق دے اے توبہ کرنے والوں کے کارساز اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

چوہترویں شاخ ظلم اور ظالموں سے

التَّبَاعُدِ عَنِ الظُّلْمِ وَالظَّالِمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ (وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ) وَسُئِلَ الْاِمَامُ الْجُنَيْدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ مِنْ ذَنْبٍ يُّوْجِبُ نَزْعَ الْاِيْمَانِ قَالَ ثَلَاثَةٌ تَرْكُ الشُّكْرِ وَالْجُرْأَةُ عَلَى اللّٰهِ وَالظُّلْمُ لِلْخَلْقِ وَفِي الْاٰثَارِ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ وَّقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ لَقِيْتَ اللّٰهَ فِيْمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ كُلَّ يَوْمٍ بِسَبْعِيْنَ ذَنْبًا اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تَلْقَاهُ بِذَنْبٍ وَّاحِدٍ بَيْنَكَ وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ تَعَالٰى (وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ) وَالظُّلْمُ ضِدُّ الْعَدْلِ فَهُوَ وَضْعُ الْاَشْيَاءِ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِهَا وَفِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ (يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا قَالَ الْمَظْلُوْمُ يَا رَبِّ اِنْ لَّمْ اَحْكُمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ظَالِمِكَ فَاَنَا الظَّالِمُ) وَفِي الْاٰثَارِ الشَّرِيْفَةِ لَيْسَ بَيْنَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى حِجَابٌ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ يَا اللّٰهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَظْمَتِهٖ وَكِبْرِيَاءِ (لَبَّيْكَ يَا عَبْدِيْ اَنَا مُعِيْنُكَ عَلٰى مَنْ ظَلَمَكَ) فَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ مُصَدِّقًا بِمَا جَاءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُوْقِنًا بِالرُّجُوْعِ اِلَى اللّٰهِ لَا يَقْدِرُ اَنْ يَّظْلِمَ اَحَدًا وَلَوْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ كَبُرَاَوْ صَغُرَ وَمَتَى اتَّصَفَ

دوری اختیار کرتا ہے خدا پاک نے فرمایا ہے (جو کرتوت ظالم کر رہے ہیں اس سے خدا تعالے کو غافل مت خیال کرو) امام جنیدؓ سے دریافت کیا گیا کیا کوئی ایسا بھی گناہ ہے جو ایمان کے سلب ہو جانے کی سبب ہو آپنے فرمایا تین گناہ ایسے ہیں (۱) ناشکری (۲) خداوند تعالی پر جرءۃ کرنا (۳) خلق اللہ پر ظلم کرنا احادیث میں ہے کہ (مظلوم کی دعا اور جناب الٰہی کے درمیان کوئی حجاب نہیں اور سفیان ثوریؓ نے فرمایا کہ اگر تو حقوق اللہ کے ہر روز ستر گناہ کرکے خدا سے ملے تو اس سے زیادہ آسان ہے کہ حقوق العباد میں کا ایک گناہ کرکے ملے خدا نے فرمایا ہے (اہل ظلم کا کوئی مددگار نہیں) ظلم عدل (انصاف) کی ضد ہے یعنے اشیا کا بے محل رکھنا حدیث قدسی میں ہے کہ جب مظلوم (دعا میں) کہتا ہے اے میرے رب تو اللہ تعالے فرماتا ہے اگر میں تیرے درمیان اور تجھ پر ظلم کرنے والے کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ نہ کروں تو میں ظالم ہوں آثار میں ہے مظلوم کی دعا کے درمیان اور اللہ تعالے کے درمیان کوئی حجاب نہیں تو جب انسان کہتا ہے یا اللہ تو خداوند تعالے اپنی عظمت اور کبریا کے ساتھ کہتا ہے میرے بندے لبیک میں حاضر ہوں، میں تجھ پر ظلم کرنیوالے کے برخلاف تیرا مددگار ہوں تو جو شخص خدا پر ایمان رکھنے والا اور جو کچھ رسول اللہ صلعم لائے ہیں اسکی تصدیق کرنیوالا خدا کیطرف رجوع پر یقین کرنے

الْمُؤْمِنُ بِالْعَدْلِ صَارَ نَفْعًا عَامًّا لِلْخَلْقِ وَكَانَ فِيْ أَمَانِ اللهِ وَحَسْبُنَا اللهُ۔

وَالشُّعْبَةُ الْخَامِسَةُ وَالسَّبْعُوْنَ

الطَّاعَةُ لِإِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ نَصَرَهُ الْمَلِكُ الْمُعِيْنُ فَالْإِمَامَةُ مِنَ الدِّيْنِ وَفِيْهَا مَعْنَى التَّوْحِيْدِ الَّذِيْ هُوَ الْإِجْتِمَاعُ وَالْإِجْتِمَاعُ مَعْنَاهُ الْإِتِّحَادُ وَالْإِفْتِرَاقُ كَثْرَةٌ وَالتَّوْحِيْدُ هُوَ الْإِيْمَانُ وَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِطَاعَةِ الْأَمِيْرِ فَفِيْ طَاعَتِهٖ طَاعَةُ الرَّسُوْلِ وَطَاعَةُ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي الصَّحِيْحِ عَنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ وَرَضِيَ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلٰى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَّلَا صَلَاتُكُمْ إِلٰى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَحْسَبُوْنَ أَنَّهٗ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا يُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ) لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَهُمْ مَّا قُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَاتَّكَلُوْا عَلَى الْعَمَلِ فَإِنَّمَا خَرَجُوْا مِنَ الدِّيْنِ وَسُمُّوْا خَوَارِجَ لِخُرُوْجِهِمْ عَنْ طَاعَةِ الْأَمِيْرِ فَإِنَّ طَاعَةَ الْأَمِيْرِ وَاجِبَةٌ قَالَ

عدل کے ساتھ متصف ہو تو خلق اللہ کے حق میں عام نفع ہو جاتا ہے اور وہ اللہ کی امان میں ہوتا ہے اور کافی ہے

پچھترویں شاخ مسلمان بادشاہ کی اطاعت کرنا خداوند تعالیٰ اُسکی نصرت و معانت کرے امامت بھی امور دین میں سے ہے اور اسمیں توحید کا معنے پایا جاتا ہے جو قوم کے اتفاق و اجتماع سے عبارت ہے اور اجتماع کا معنے یگانگت اور پھوٹ افتراق دو جائیگی اور کثرت سے حاصل ہوتی ہے اور توحید وہی ایمان ہے اور رسول اللہ صلعم نے امیر کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے سو امیر کی اطاعت میں رسول اللہ صلعم کی طاعت پائی جاتی ہے اور رسول اللہ صلعم کی طاعت وہ عین اللہ عز و جل کی طاعت ہے صحیح حدیث میں حضرت علی رضی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن شریف پڑھینگے تمہارا قرآن پڑھنا انکی قراءت کے آگے کچھ وقعت نہ رکھیگا اور نہ تمہاری نماز انکی نماز کے آگے کچھ قابل وقعت ہوگی انکی نماز اُنکے چنبر گردن سے اوپر نہ چڑھے گی اسلام سے ایسے صاف اور کورے پار نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے، اور اگر تیغ کرنیوالے لشکر کو وہ بات معلوم ہو جائے جو نبی صلعم کی زبانی فیصلہ کی گئی ہے تو وہ اسی عمل پر بھروسہ کرکے آئندہ عمل چھوڑ کر بیٹھ رہیں کیونکہ وہ دین سے نکل گئے اور انکا نام خارجی رکھا گیا اسلئے کہ وہ مسلمان حاکم جسکی طاعت سے فرمانبرداری واجب ہے بغاوت کر گئے اور

سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ لَا يَرٰى لِلسُّلْطَانِ فِيْ زَمَانِهٖ فَهُوَ زِنْدِيْقٌ وَقَالَ الشَّكُوْرِيُّ فِي التَّمْهِيْدِ الَّذِيْ يَرٰى بُطْلَانَ الْإِمَامَةِ يَكْفُرُ وَفِي الْخَبَرِ (السُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ غَشَّهٗ ضَلَّ وَمَنْ نَّصَحَهٗ اهْتَدٰى) وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ) وَقَدِ افْتَرَضَ الشَّرْعُ طَاعَةَ الْاِمَامِ اِلَّا فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ سَهْلٌ يَزَعُ اللّٰهُ بِالسُّلْطَانِ مَا لَمْ يَزَعْ بِالْقُرْاٰنِ وَحَيْثُ اَنَّ وُجُوْدَ الْاِمَامِ مِنْ اَجَلِّ اَسْبَابِ انْتِظَامِ اَمْرِ الْعَالَمِ فَوُجُوْبُ طَاعَتِهٖ مُحَتَّمٌ وَالْخُرُوْجُ عَنْ طَاعَتِهٖ مَعْصِيَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِي الْخَبَرِ (مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ يُّرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ فَاقْتُلُوْهُ) وَفِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمُبَارَكِ مِنْ لُزُوْمِ طَاعَةِ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ نَصَرَهُ اللّٰهُ مَا فِيْهِ بَلَاغٌ۔

وَالشُّعْبَةُ السَّادِسَةُ وَالسَّبْعُوْنَ الْمُرُوْءَةُ وَهِيَ كَمَا فِي الْخَبَرِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَمَعْنَاهَا التَّرَفُّعُ عَنْ كُلِّ دَنِيَّةٍ مِّنْ سَفْسَافِ الْاَخْلَاقِ وَفِي الْخَبَرِ (لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا مُرُوْءَةَ لَهٗ) وَفِيْ رِوَايَةِ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِالْمُرُوْءَةِ مَنْ لَّهٗ بُنُوَّةُ النُّبُوَّةِ وَمِنْ كَلَامِ الْاَمِيْرِ الْكَرَّارِ الْمُشَارِ اِلَيْهِ رِضْوَانُ

بن عبد اللہ رض فرماتے ہیں کہ جو شخص بادشاہ وقت کی اطاعت کے وجوب کا اعتقاد نہ رکھے وہ بے دین ہے شکوری رح نے تمہید میں کہا کہ جو شخص امامت کے باطل ہونے کا اعتقاد کرے وہ کافر ہے حدیث شریف میں ہے بادشاہ دنیا میں خداوند تعالے کا سایہ ہے جو اس سے نفاق رکھے گمراہ ہو جاتا ہے اور جو اس کی خیر خواہی کرے ہدایت پاتا ہے کتاب اللہ میں ہے (خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے حکم والوں کی) شریعت نے ہر معاملے میں بادشاہ وقت کی طاعت لازم ٹھہرائی ہے مگر خداوند تعالیٰ کی نافرمانی میں سہل رض نے کہا کہ خداوند تعالے رعیت و لشکر کو بادشاہ پر فراہم رکھتا ہے جبتک قرآن مجید میں کجروی نہ کرے چونکہ سلطان وقت کا وجود انتظام عالم کے بزرگترین اسباب میں سے ہے اسلئے اس کی اطاعت کا وجوب یقینی ہے اور اسکی اطاعت سے نکلنا سخت کبیرہ گناہ ہے حدیث شریف میں ہے جو شخص ایسی حالت میں تمہارے پاس آوے کہ ایک بادشاہ پر تمہارا اتفاق

چھہتر ویں شاخ مروت ہے اور یہ بحکم حدیث ایمان میں داخل ہے اور مروت کا معنے ہے کمینہ اور زبون اخلاق سے نفرت کرنا اور حدیث شریف میں ہے جو مروت نہیں رکھتا اسکا دین نہیں اور امیر المومنین سیدنا علی رض سے منقول ہے کہ مروت زیادہ تر خاندان نبوت کو مناسب ہے اور نیز حیدر کرار رضی اللہ تعالی عنہ کی کلام سے

ہے کہ مروت یہ

ہے کہ

اللهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْهِ الْمُرُوَّةُ أَنْ يَحْتَمِلَ
الْمَرْءُ مَا لَا يُحْتَمَلُ وَقَدْ قُلْتُ ـ

خُذْ بِالْمُرُوَّةِ إِنَّهَا لَمَزِيَّةٌ
مَمْدُوحَةٌ مَعْمُورَةُ الْأَرْكَانِ
هِيَ سُلَّمُ الْمَجْدِ الَّذِي لَا يُرْتَقَى
وَوَسِيلَةُ السُّلَّاكِ لِلرَّحْمٰنِ
وَلَقَدْ أَتَى يُرْوَى بِنَصٍّ صَادِقٍ
إِنَّ الْمُرُوَّةَ دِعْمَةُ الْإِيمَانِ

وَلَا بِدْعَ فَالْمُرُوَّةُ تَمْنَعُ صَاحِبَهَا عَنْ كُلِّ
وَصْفٍ دَنِيٍّ وَتُعَلِّيهِ إِلَى كُلِّ وَصْفٍ سَنِيٍّ
وَمَنِ انْحَطَّ عَنِ الْمُرُوَّةِ لَا شَكَّ أَنَّهُ
يَنْحَطُّ عَنْ مَعَالِي الْأَخْلَاقِ وَفِي الْخَبَرِ
(إِنَّ اللهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأُمُورِ وَيَكْرَهُ
سَفَاسِفَهَا) وَبِهٰذَا كِفَايَةٌ ـ
وَالشُّعْبَةُ السَّابِعَةُ وَالسَّبْعُونَ إِمَاطَةُ
الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي صَدْرِ
هٰذِهِ الرِّسَالَةِ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ
شُعْبَةً أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ
أَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ وَ
قَدْ يَفْهَمُ الْبَعْضُ أَنَّ إِمَاطَةَ الْأَذٰى
عَنِ الطَّرِيقِ هُوَ عِبَارَةٌ عَنْ إِزَالَةِ شَوْكَةٍ
وَحَجَرٍ وَنَجَاسَةٍ وَمِثْلِ ذٰلِكَ وَالْحَالُ أَنَّ
إِمَاطَةَ الْأَذٰى يَشْمَلُ أُمُورًا كَثِيرَةً مِنْهَا
أَنْ تَكُونَ الطُّرُقُ فِجَاجًا وَسِيعَةً وَ

ناقابل برداشت امر کو برداشت کرجائے میں نے اس
مضمون کو نظم میں کہا ہے۔

مروت کا دامن پکڑلے کیونکہ یہ ایسی فضیلت ہے
جسکی چاروں طرف معمور ہیں اور سب اسکے ثناخواں ہیں
یہ مجد کی سیڑھی ہے جسپر چڑھا نہیں جاتا۔
اور سالکان راہ خدا کا وسیلہ ہے۔
اور بیشک ایک سچی نص میں روایت آئی ہے۔
کہ مروت ایمان کا ستون ہے۔

اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں اسلیے کہ مروت صاحب
مروت کو ہر صفت زبون سے روکتی ہے اور ہر بلند صفت
کیطرف اٹھاتی ہے اور جو شخص مروت کے پایہ سے گرجائے
بیشک وہ برترین اخلاق سے نیچے گرپڑتا ہے حدیث
شریف میں ہے اللہ تعالےٰ بلند کاموں کو دوست رکھتا
ہے اور رذیل امور کو ناپسند رکھتا ہے اور چوند کو رہوا ایسے

ستترویں شاخ راستے سے ضرر رسان چیز کا دور
کرنا ہے اور شروع رسالہ میں رسول اللہ صلعم کا فرمانا
گذر چکا ہے کہ ایمان کی کئی اوپر ستر شاخیں ہیں سب سے
افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنی دکھ
دینے والی چیز کو راستے سے مٹا دینا بعض لوگوں نے
یوں سمجھ رکھا ہے کہ راستے پر سے تکلیف دہ چیز یعنی
سے کانٹے پتھر پلیدی وغیرہ کا دور کرنا مراد ہے
لیکن درحقیقت موذی چیز کا دور کرنا بہت سے امور
پر شامل ہے منجملہ ان کے یہ ہے کہ راستے کھلے
وسیع ہوں

سُبُلُهَا مُمْتَدَّةٌ مِّنْ بَلْدَةٍ اِلٰی اُخْرٰی اٰمِنَةَ
الْمَسَالِكِ لَا يَخْشٰی طَارِقُهَا اَذًی لَّا مِنَ الْفَسَدَةِ
قُطَّاعِ الطَّرِيْقِ وَلَا مِنْ اَهْلِ الْبَغْيِ الَّذِيْنَ
يُؤْذُوْنَ النَّاسَ مَعَ تَمْهِيْدِ اَسْبَابِ السُّهُوْلَةِ
لِلذَّاهِبِيْنَ وَالْاٰتِيْنَ فَلَا يُؤْذٰی طَارِقُ
الطَّرِيْقِ بِحَالٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ وَفِيْ هٰذِهِ الشُّعْبَةِ
الْمُبَارَكَةِ حِكَمٌ جَلِيْلَةٌ مِّنْ شَرَائِفِ حِكَمِ
الشَّرْعِ الْمُحَمَّدِيِّ يَعْرِفُهَا الْعَارِفُوْنَ اكْتَفَيْنَا
بِالْاِشَارَةِ اِلَيْهَا بِهٰذِهِ الْجُمَلِ الْوَجِيْزَةِ
انحيازا عن الاطالة (وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَلِيًّا)
فَالْمُؤْمِنُ الْكَامِلُ اِذَا تَحَلّٰی بِشُعَبِ الْاِيْمَانِ
الَّتِيْ مَرَّ ذِكْرُهَا يَكُوْنُ طَاهِرَ الْعَقِيْدَةِ
مُبَارَكَ السَّرِيْرَةِ عَادِلًا صَالِحًا اَمِيْنًا حَسَنَ
الْخُلُقِ جَيِّدَ الْحَالِ صَادِقَ الْمَقَالِ لَا يَحْسُدُ
وَلَا يَحْقِدُ وَلَا يَكْسَلُ وَلَا يَكُوْنُ بَطَّالًا
وَلَا يُقَدِّمُ مَصْلَحَةَ نَفْسِهٖ عَلٰی مَصْلَحَةِ
الْاُمَّةِ وَلَا يُؤْذِيْ اَحَدًا مِّنَ الْخَلْقِ وَيَكُوْنُ
نَفْعًا عَامًّا وَّصُوْلًا لِلرَّحِمِ مَتِيْنًا فِيْ طَوْرِهٖ
مُتَحَقِّقًا بِدِيْنِهٖ نَاصِرًا لِكِتَابِ اللّٰهِ مُحِبًّا
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلِيًّا
لِاَوْلِيَاءِ اللّٰهِ عَدُوًّا لِاَعْدَاءِ اللّٰهِ يُوَالِيْ مَنْ
وَالَی اللّٰهَ وَيُعَادِيْ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَيَقِفُ عِنْدَ
حُدُوْدِ اللّٰهِ وَيَسْتَنْصِرُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعَوِّلُ فِيْ
اَعْمَالِهٖ وَاَقْوَالِهٖ وَاَحْوَالِهٖ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ يَعْمَلُ
بِالْاَسْبَابِ وَيَتَّكِلُ بِقَلْبِهٖ عَلٰی رَبِّ الْاَرْبَابِ

انکی سڑکیں ایک شہر سے دوسرے شہر تک ایسی پر امن
بنائی ہوئی ہوں جن میں چلنے والا نہ تکلیف سے بے
امن ہو نہ فاسدوں رہزنوں کا ڈر ہو نہ باغیوں
مردم آزاروں کا خوف اور ساتھ ہی آنے جانے والوں
کے لیے اسباب سہولت میسر ہوں تاکہ کوئی راستے
چلنے والا کسی حال میں تکلیف نہ اٹھائے اور اس مبارک
شاخ میں شرع محمدی کی گرامی قدر حکمتوں میں سے
بہت سی شاندار حکمتیں موجود ہیں جنکو ارباب معرفت
خوب پہچانتے ہیں ہم نے طوالت سے بچنے کی غرض سے
انکی طرف اُن مختصر جملوں کے ساتھ اشارہ کرنے پر
اکتفا کیا ہے اور اللہ کافی کارساز ہے سو مومن
کامل جب گذشتہ فروع ایمان کے زیور سے پیراستہ
ہو جائے تو پاک عقیدہ مبارک باطن، عادل نیکوکار
امین، خوش خلق، عمدہ حالت والا، راست گفتار ہو
جاوے گا نہ کسی پر حسد کرے نہ کسی سے کینہ رکھے نہ کاہل الوجود
بنے نہ بیکار محض نہ ہی اپنی غرض کو مصلحت قوم پر ترجیح
دے اور نہ خلق اللہ میں سے کسی کو ستائے پبلک کیلئے
نفع مجسم ہو جائے رشتہ داروں سے ملاپ کرنے والا
اپنی وضع کا متین دین پر ثابت قدم کتاب اللہ کا مددگار
رسول اللہ صلعم کا محب اولیاء اللہ سے دوستی رکھنے
والا خدا کے دشمنوں کا دشمن جو اللہ سے محبت رکھے
اسکا ہوا خواہ اور جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرے اسکا مخالف
حدود اللہ پر ٹھہر جاتا ہے اللہ سے مدد مانگتا ہے اور
اپنے اعمال و اقوال و احوال میں سوائے خدا کے
کسی پر بھروسا نہیں کرتا بظاہر اسباب پر عمل اور دل میں

وَيَصُونُ لِسَانَهُ عَنِ الْكَذِبِ وَجَمِيعَ جَوَارِحِهِ
مِنَ السُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَيَكُونُ نَظِيفَ الْبَدَنِ
وَالثَّوْبِ طَاهِرًا حِسًّا وَمَعْنًى مُطِيعًا لِأُولِي
الْأَمْرِ مُتَابِعًا لِلْجَمَاعَةِ مُعِينًا عَلَى الْبِرِّ وَ
التَّقْوَى آمِرًا بِالْمَعْرُوفِ نَاهِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ
مُقِيمًا لِلْحُدُودِ مُنْفِقًا لِلْمَالِ فِي مَرْضَاةِ
اللهِ فَانِيًا مُجَاهِدًا مُؤَدِّيًا لِلْأَمَانَاتِ
بَعِيدًا عَنِ الْخِيَانَةِ إِذَا اقْتَرَضَ لَا يَزَالُ
مُصَمِّمًا عَلَى الْوَفَاءِ حَتَّى يَمُنَّ اللهُ عَلَيْهِ
بِقَضَاءِ دَيْنِهِ يَرُدُّ السَّلَامَ وَيُشَمِّتُ الْعَاطِسَ
وَيَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَهُ وَيُحْسِنُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ
إِلَيْهِ يُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَتَصَدَّقُ فِي اللهِ وَإِنْ
وَجَدَ إِلَى الْبَيْتِ الْحَرَامِ سَبِيلًا حَجَّ وَإِذَا
حَجَّ لَا يُخْطِئُ زِيَارَةَ قَبْرِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الَّذِي أَخْرَجَهُ اللهُ بِهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ وَيَكُونُ كَثِيرَ الْحَيَاءِ سَاتِرَ الْعَوْرَةِ
مُوفِيًا بِالنَّذْرِ مُؤَدِّيًا لِلْكَفَّارَةِ كَثِيرَ الْبِشْرِ
وَالْجُودِ قَائِمًا بِأَرْكَانِ الْإِسْلَامِ الْخَمْسِ مُخَالِفًا
فِيمَا لَا يُرْضِي اللهَ النَّفْسَ إِذَا شَهِدَ يَشْهَدُ
بِالْحَقِّ يَذْبَحُ الضَّحَايَا وَيَجْتَنِبُ الدَّنَايَا
وَيَصْدُقُ الْوَعْدَ وَلَا يَنْقُضُ الْعَهْدَ وَيَفِرُّ
بِدِينِهِ وَلَا يَجْعَلُ الْخَلْقَ هَدَفًا لِأَغْرَاضِهِ
وَلَا مَحَلًّا لِأَطْمَاعِهِ وَشَهَوَاتِهِ يَتَحَرَّى فِي
الْإِيمَانِ وَيَفُكُّ إِنْ أَمْكَنَهُ الرِّقَابَ وَ
يَجْتَنِبُ الْهَوَى وَيُكْرِمُ الْأَضْيَافَ قَادِرٌ

اپنی زبان کو جھوٹ سے نگہ رکھتا اور تمام جوارح کو برائی
اور بیحیائی سے بچاتا ہے ظاہراً اور باطناً پاک بدن
اور پاک لباس رہتا ہے حکام وقت کا فرمانبردار بڑی جماعت
اہل سلام کا پیرو نیکی اور تقوی کے کام پر مدد دینے والا بھلائی کا حکم
والا برائی سے باز رکھنے والا حدود کا قائم کرنے والا
مال خدا کی رضامندی میں خرچ کرتا ہے قناعت گزین
خدا کے رستے میں پوری طاقت صرف کرنیوالا امانتوں کو
ادا کرنے والا خیانت سے دور رہنے والا جب کبھی
قرض لے ہمیشہ ادا کرنے کا مصمم ارادہ رکھنے والا حتی کہ اللہ
تعالے اپنے فضل سے قرض ادا کرنے کی توفیق دے سلام
کا جواب دینے والا چھینکنے والے کو دعا دینے والا اپنے پر
ظلم کرنیوالے سے درگذر کرنیوالا اپنے سے بدی کرنے
والے سے احسان کرنیوالا زکوۃ دیتا ہے خدا کی راہ
میں خیرات کرتا ہے جب خانہ کعبہ کیطرف چلنے کا مقدور
ہو تو حج کرتا ہے جب حج کرے تو زیارۃ قبر نبی صلعم سے
جس کی بدولت سے خداوند تعالے نے کفر کے اندھیروں
سے اسلام کی روشنی کی طرف نکالا نہیں چوکتا نہایت
باحیا پردہ پوش نذروں کو پورا کرنیوالا کفارہ ادا کرنیوالا
خندہ پیشانی بہت سخی اسلام کے پانچوں ارکان کو قائم
کرنیوالا نامرضیات الٰہی میں نفس کی مخالفت کرنیوالا جب
گواہی دے تو سچی گواہی دیتا ہے قربانیاں ذبح کرتا
زبون کاموں سے کنارہ کش رہتا ہے وعدے کو سچا کرتا
ہے اور عہد کو نہیں توڑتا دین کے بچانے کی خاطر بھاگا
بھاگا پھرتا ہے مخلوق کو اپنی اغراض اور طمعوں اور
شہوتوں کا نشانہ نہیں بناتا قسموں میں بہتری کی جانب

الجيران ويتعفف بالنكاح ويقوم بحقوق العيال ويبر الوالدين ويحسن تربية اولاده واهله ومن يعول ويحب في الله ويبغض في الله ويتجر ويسعى لتزييد امواله بالطرق المرضية الشرعية فلا يدخل عليه غير الحلال من المال و يخلص في اعماله ولا يكون ذا ياس ولا قنوط ويكون مؤمنا بالقدر خيره و شره من الله مؤمنا باليوم الآخر وعذاب القبر ونعيمه والحساب والميزان والجنة والنار متحققا بالايمان بالله تعالى و بكتبه وملائكته ورسله شكورا وفيا صبورا متواضعا راضيا بقضاء الله متنبا على الله غير مقيد القلب بمحبة الدنيا تاركا للعجب والكبر والغضب والغش يعمل لنفسه عمل من يرتقب الموت كل لحظة ولمصلحة الامة عمل من يجزم انه لا يموت يعد لاعداء الله واعداء الحق ما يستطيع من قوة في البر والبحر من كل ما يقتضيه الحال ويصلحه الامكان غيورا لله وللدين رؤفا بالمسلمين نفعا لجميع المخلوقين ناصحا لله ولرسوله ولكتابه ولائمة المسلمين وعامتهم موحدا تاليا كتاب الله آناء الليل واطراف النهار ذاكرا خاشعا

کرتا ہے نکاح کرکے عفیف بنتا ہے اہل و عیال حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور والدین سے نیکی کرتا ہے اپنی اولاد اہل و عیال کی اچھی تربیت کرتا ہے محض خدا تعالیٰ کے لیے دوستی اور دشمنی کرتا ہے زیادتِ مال کے لیے شریعت کے پسندیدہ طریقوں سے سعی و تجارت کرتا ہے تاکہ سوائے حلال کے مشتبہ مال اسکی کمائی میں داخل ہو جاوے اور اپنے اعمال میں اخلاص کی رعایت رکھتا ہے اپنے رب سے مایوس اور ناامید نہیں ہوتا بھلے برے کی اللہ کیطرف سے مقدر ہونے پر ایمان لاتا ہے۔ روز قیامت، عذاب و ثواب، قبر، حساب، میزان بہشت و دوزخ کے ساتھ ایمان لانیوالا ہوتا ہے اللہ اسکی کتابوں، اسکے فرشتوں، اسکے پیغمبروں پر ایمان لانے کے ساتھ متصف ہوتا ہے۔ شکر گذار، باوفا نہایت صابر، فروتنی کرنیوالا۔ قضاء ربانی پر راضی رہنے والا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسا کرنیوالا ہوتا ہے دنیا کی محبت کے ساتھ اسکا دل مقید نہیں ہوتا۔ خود بینی، تکبر، بیجا غصہ اور نفاق کو ترک کردیتا ہے۔ اپنی ذات خاص کے لیے تو اُس شخص کا سا طرز عمل اختیار کرتا ہے جو ہر لحظہ میں موت کا منتظر ہو اور اصلاح قوم کی خاطر اس شخص کیطرح کام میں لگجاتا ہے جسے جزمی یقین ہے کہ کبھی مرنے ہی کا نہیں دشمنان خدا اور اعداء حق کی سرکوبی کے لیے حتی الوسع مقتضائے حال و صلاحیت امکان کے مطابق بری اور بحری طاقت بہم پہنچاتا ہے خدا تعالیٰ کے لیے اور دین کے لیے غیرتمند ہوتا ہے اہل اسلام پر نہایت مہربان ہوتا ہے تمام مخلوق

مُتَهَجِّداً بَرّاً عَالِماً أَوْ مُعَلِّماً أَوْ مُسْتَمِعاً
صَحِيحَ الْيَقِينِ غَيْرَ بَطَّالٍ كَثِيرَ الْأَعْمَالِ الَّتِي
تُصْلِحُ الْأَحْوَالَ فَعَّالاً غَيْرَ قَوَّالٍ مُسْتَقِيماً
ثَابِتاً فِي طَوْرِهِ غَيْرَ فَحَّاشٍ وَلَا طَيَّاشٍ
مُعَظِّماً لِلْعُلَمَاءِ حَافِظاً لِمَقَادِيرِ الْأَوْلِيَاءِ
مُكْرِماً لِلصُّلَحَاءِ مُبَجِّلاً لِذُرِّيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُحِبّاً لَهُمْ يُقَدِّمُهُمْ
عَلَى ذَوِي قَرَابَتِهِ إِجْلَالاً لِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ
وَآلِهِ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَأَتَمُّ السَّلَامِ مُجِلّاً
لِلصَّحَابَةِ الْكِرَامِ أَجْمَعِينَ يَكُفُّ عَمَّا
شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَلَا يَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ لَا
يَغْفُلُ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَلَا يَتَوَكَّلُ عَلَى غَيْرِ
اللهِ يَقُولُ بِكَرَامَاتِ أَوْلِيَاءِ اللهِ الْأَحْيَاءِ
مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ وَيَعْتَقِدُ أَنَّ الْحَسَنَاتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ إِذَا أَسَاءَ تَذَكَّرَ وَ
إِذَا أَذْنَبَ اسْتَغْفَرَ يَدُورُ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ
دَارَ لَا يُقَاتِلُ لِلْعَصَبِيَّةِ وَلَا يُبْغِضُ
لِلْعَصَبِيَّةِ عِنْدَهُ الْقَرِيبُ وَالْغَرِيبُ فِي
اللهِ سَوَاءٌ وَالَّذِي يَكُونُ دِينُهُ هٰذَا
فَهَلْ يَكُونُ إِلَّا عَلَى الْحَقِّ وَدِينُهُ الدِّينُ
الْأَحَقُّ وَمِنْهَاجُهُ النَّفْعُ الْمُطْلَقُ بَلَى وَ
اللهِ وَالْأَمْرُ كَذٰلِكَ وَبِمِثْلِ هٰذَا تُعْمَرُ
الْأَوْطَانُ وَيَصْلُحُ الشَّأْنُ وَيَنْتَفِعُ نَوْعُ
الْإِنْسَانِ وَلَا يَجِيءُ مِنْهُ لِكُلِّ ذَرَّةٍ كَوْنِيَّةٍ
إِلَّا الْخَيْرُ وَإِذَا قَصَّرَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَتَّسِمْ

تہجد گذار، نیکوکار، عالم، یا علم سکھنے والا یا علم دین کا
سننے والا صحیح الیقین، بیکار نہ رہنے والا اصلاح حال کے
اعمال کثرت سے بجا لانے والا، کام کرنیوالا نہ باتیں بنانے
والا سیدھا چلنے والا، اپنی وضع کا پابند، نہ بیہودہ گوئی
کرنیوالا، نہ سبکسار، علماء دین کی تعظیم کرنیوالا، اولیاء
اللہ کی قدر دانی کرنیوالا، صالحین کا اکرام کرنیوالا، نبی صلعم
کی آل کی عزت کرنیوالا، انکو دوست رکھنے والا نبی صلعم کی
خاطر انکو اپنی قرابت پر ترجیح دینے والا صحابہ کرام رضی
اللہ عنہم کی عظمت نگاہ رکھنے والا، انکے باہمی مشاجرات
میں زبان کو روک لینے والا ہوتا ہے خوض و بحث کرنیوالوں
کے ساتھ خوض نہیں کرتا اللہ کی یاد سے کبھی غافل نہیں
ہوتا غیر اللہ پر بھروسا نہیں کرتا زندوں اور وفات یافتہ
اولیاء اللہ کی کرامات کا قائل اس امر کا اعتقاد کرنیوالا
ہے کہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں جب اس سے کوئی
خطا سرزد ہو تو (خدا کو) یاد کرلیتا ہے اور جب کوئی گناہ
صادر ہو جاوے تو استغفار کرتا ہے جدھر حق پھرے
ادھر ہی پھر جاتا ہے، نہ تعصب کے لیے لڑائی کرتا ہے
نہ تعصب کیوجہ سے دشمنی کرتا ہے، رشتہ دار اور نا آشنا
اللہ کے معاملہ میں اسکے نزدیک برابر ہوتے ہیں، اور جس
شخص کا دین یہ ہو بھلا وہ ناحق پر ہو سکتا ہے بلکہ اسکا
دین بالکل ہی حق ہے اور اس کا طریق محض نفع
رسانی ہے۔ بیشک امر اسی طرح ہے ایسے ہی شخص جیسوں کی
بدولت وطنوں کی آبادی اور کام کی
صلاحیت نوع انسانی کی منفعت حاصل ہوسکتی ہے اور
ایسے شخص سے دنیا کے ذرہ ذرہ کے لیے بجز بھلائی کے

عَدَّ الشُّعَبِ الَّتِیْ هِیَ عِمَادُ دِیْنِهٖ وَدَعَائِمُ
اِیْمَانِهٖ فَالطَّعْنُ یَرْجِعُ اِلَیْهِ وَالْمُؤَاخَذَةُ
تُحْمَلُ عَلَیْهِ وَالدِّیْنُ الْمُبَارَكُ مَصُوْنٌ
فِی الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ وَالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ
جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْلَصِ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِاَحْکَامِ
هٰذَا الدِّیْنِ الْمُبِیْنِ الْمُؤَیَّدِیْنَ بِاتِّبَاعِ
النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ عَلَیْهِ صَلَوَاتُ الْمَلِكِ
الْمُعِیْنِ وَعَلٰی اِخْوَانِهٖ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ
وَاٰلِ کُلٍّ وَّصَحْبِ کُلٍّ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

شاخیں جو اسکے دین کے ستون اور ایمان کے ارکان
ہیں اُنسے بے بہرہ ہوگا بس طعن اسی کی طرف عائد ہوگا
اور مواخذہ اُسی پر ہوگا اور دین مبارک ہمیشہ اول
و آخر باطن و ظاہر میں طعن و تشنیع سے، پاک و بری
ہے اللہ ہمیں اُنلوگوں سے کرے جو نہایت خلوص سے اس
اس دین مبین کے احکام سے تمسک کرنیوالے ہیں اور
تائید کیے گئے ہیں نبی امین کے اتباع سے اپر اور
اُنکے نبی اور رسول بھائیوں پر اور سب کی آل و اصحاب
پر خداوند بادشاہ مددگار کی کل رحمتیں نازل ہوکریں
اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو پروردگار ہے تمام جہان والوں کا

دیکھو بھائیو غور کرو) یہ ہے مجموعہ ان کل صفات کا جو ہر دعویدار اسلام میں ہر وقت موجود رہنی
چاہئیں اسمیں سے جتنی شرایط کسی میں کم ہونگی اتنا حصہ اس کا ایمان کا ناقص یا ضعیف ہوگا ہر ایک اسلام
کے نام لیواکو مناسب ہے کہ اپنی اپنی جگہ ان کل شرایط کو اپنے میں انصاف اور غور سے دیکھے
اور جو موجود ہوں اُنپر خدا کا شکر بجا لاکر جو مفقود ہوں اُن کو حاصل کرنے کی سعی بلیغ کرے تاکہ اسپر
دنیا اور آخرت میں اللہ تعالےٰ کے انعام اور وعدے پورے ہوں۔ انگریزی خواں نوجوانوں کی
خدمت میں بھی خاص طور پر عرض کرتا ہوں کہ آپ ہی بزرگان اسلام کے خلف الصدق اور مسند نشین
ہیں اور علم دنیاوی سے بھی بفضل خدا بہرہ ور ہوچکے ہیں اب علم دینی کو بھی مع عمل تکمل کرلیں
اور جس طرح آپ کے اسلاف نے آپ تک بلا کم و کاست اسلام پہنچا دیا ہے آپ اس پر کامل
و عامل رہ کر اپنی آئندہ نسلوں میں پہنچائیں اور وہ دین جسے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہم السلام
اور ہزارہا ائمہ دین اور مجاہدین و صوفیائے کرام نے شب و روز دشمنوں کے ستم جھیل کر اور
جانیں دے دیکر دنیا میں رضائے مولیٰ کے لئے پھیلایا اور جاری کیا تھا۔ دنیا سے ہماری
غفلت سے مٹ نہ جائے۔ ہاں یہ دین تو نہیں مٹے گا کیونکہ خدا خود اسکا حافظ ہے البتہ صفحہ ہستی
سے خود وہ قوم مٹ جائے گی جو اس پاک دین کی بے قدری کرکے ضایع کردے گی۔ فاعتبروا

یا اولی الابصار ۔ عبد الرحیم

طب جسمانی و طب روحانی

مصنفہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی

جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے امام موصوف نے اس کتاب میں جس طرح تشریح اجسام و جمیع علل جسمانی کا بمعہ ادویہ علاج لکھا ہے اسی طرح بدن انسانی کی روحانی تشریح فرماکر کل قسم روحانی امراض کے اسباب و معالجات ایسے نازک انداز سے ارقام فرمائے ہیں کہ دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہتے ساتھ ہی طبی ادویہ کیطرح روحانی ادویہ مفردہ و مرکبہ کو بھی نہایت دلچسپ پیرایہ سے ادا فرمایا ہے۔ روح و جسم کی طب سے فارغ ہوکر علم الہیات پر اس زور اور خوبی سے قلم اٹھایا ہے کہ معقولات و محسوسات کا جامہ پہناکر عام فہم کرکے کل ان اعتراضوں اور خرخشوں کو پیس ڈالا ہے جو فسلفہ قدیم یا جدید کے سبب کسی طالب علم کے دماغ میں پیدا ہو سکتے ہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ کتاب احیاء العلوم کی روح رواں اور کیمیائے سعادت کی اکسیر ہے اور ایسے درد بھرے طریق سے لکھی گئی ہے کہ امام موصوف کی آخری تصنیف معلوم ہوتی ہے لیکن خدا کی شان ہے کہ ابھی تک عربی میں بھی طبع نہ ہوئی تھی حسن اتفاق اور مسلمانوں کی خوش قسمتی سے ہمارے ہاتھ اس کا ایک قلمی نسخہ آیا جسے فوراً اردو زبان میں ترجمہ کراکر شائقین کے پیش کیا جاتا ہے خوش نصیب ہیں وہ ہاتھ جن تک یہ کتاب پہنچے اور ازلی سعید ہیں وہ نفوس جو اس کی قیمتی نصایح پر عمل پیرا ہوکر سعادت دارین حاصل کریں۔ (طیار ہونے کو ہے)

مکتوبات امام غزالی۔ امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رح کے کل مکتوبات جو کہ مختلف طور پر کوئی کسی کتاب کے حاشیہ پر کوئی کہیں بکھرے پڑے تھے یکجا کرکے اردو میں ان کا ترجمہ کرا دیا گیا ہے ان میں سے بعض مکتوب اس انداز سے لکھے ہوئے ہیں کہ امام موصوف بالمشافہ گفتگو فرماتے اور کل نشیب و فراز سمجھاتے معلوم ہونے لگتے ہیں ان مکتوبات میں شاہان اسلام وزرا سے لیکر علما و عوام تک کے نام کے خطوط ہیں۔ اور ہر ایک میں نیا رنگ و نئے اسرار ہیں۔ زیر طبع ہے

الکشف والتبیین فی غرور الخلق اجمعین بزبان اردو

مصنفہ امام ابو حامد محمد غزالی رح

اس کتاب میں امام غزالی رح نے علماء عباد۔ امرا و صوفیا کے کل ان مقامات کی تشریح

کی ہے جس میں یہ گروہ دھوکا کھا کر راہ راست سے بہک جاتے ہیں قلم میں طاقت نہیں کہ اس رسالہ کی لطافت اور خوبی کا کما ینبغی اظہار کر سکے ان اصناف اربعہ میں سے ہر ایک کے لئے اس کا دیکھنا اور اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول ہونا لازمی ہے عربی بھی ساتھ دی گئی ہے قیمت ۳ ۰ ر ۰/۰

عزیز القلوب (اردو ترجمہ) مکاشفۃ القلوب

اَلْمُقَرِّبُ اِلٰی حَضْرَۃِ علام الغیُوب

مصنفہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی

امام غزالی نے جن کے نام نامی سے شاید ہی کوئی تعلیم یافتہ بے خبر ہو اس کتاب میں شریعت اسلامی کو تصوف کا رنگ دیکر ایسی خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ کہ اس مضمون کی باقی کتب سے بدرجہا فایق ہوگئی ہے۔ چنانچہ آپ نے خوف الہی۔ ریاضت۔ توبہ۔ محبت۔ عشق الہی۔ توکل۔ رضا بالقضا۔ اللہ کی اطاعت خاصکر شکر و علم و زہد۔ تقوی۔ اخلاص۔ امر معروف۔ کسب حلال۔ محاسبہ۔ مراقبہ کی کیفیات بیان کرتے ہوئے ترغیب دیکر اتباع نفس و ہوا و شیطان۔ فسق و فجور۔ نفاق۔ قطع رحم۔ قساوۃ قلبی۔ تمرد و تکبر۔ غیبت نمیمت۔ حسد۔ کذب۔ بغض۔ زنا۔ شراب۔ لغویات۔ ریا۔ شرک وغیرہ وغیرہ کے عیوب واضح کرتے ہوئے ان سے روک کر اتباع رسول کریم اور آپ پر درود پڑھنے اور ذکر الہی کے فضایل۔ حسن خلق خصوصاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ صلہ رحمی۔ حقوق اللہ و حقوق العباد۔ حقوق والدین و اولاد و دیگر خویش و اقارب۔ اکل حلال۔ ترک حرام۔ طہارت۔ حق کی باطل کے ساتھ مقاومت کے حقایق و اسرار کا اظہار فرما کر اوراد و وظائف و نفلی عبادات و قرآن شریف اور ماہ رجب و شعبان و ماہ رمضان المبارک و نماز تہجد و تراویح و عیدین و ایام عاشورہ و لیلۃ القدر و محرم وغیرہ کے فضایل کو بوجہ اکمل و اتم درج کرتے ہوئے بہشت و دوزخ حساب عذاب قبر۔ سکرات موت۔ ذکر موت۔ اقسام عذاب۔ جنازہ کے آداب۔ رضا الہی کے اسباب کو عقلی نقلی دلایل سے ثابت کرتے اور مخالفین کے دندان شکن جواب دیتے ہوئے اس کتاب کو رسول اللہ صلعم کی وفات پر ایکسو گیارہ بابوں میں ختم کیا ہے اور ہر ایک بحث میں

قرآن شریف کی آیات اور احادیث نبویہ اور بزرگوں کے کلمات طیبہ صحابہ رضؓ کے آثار عجیب وغریب حکایات جاد واثر اشعار سے ایسا مزین کیا ہے کہ سوائے کل کتاب ختم کئے دل کو چین نہیں آتا۔ ہم نے اس کو ایک لایق مترجم سے مروجہ فصیح و بلیغ اردو میں ترجمہ کرا کر نیز آیات و احادیث و اشعار کو عربی میں بھی درج کیا گیا ہے۔ جلی قلم سے لکھوا کر اعلیٰ سفید کاغذ پر طبع کرایا ہے تعداد صفحات (۵۲۴) تقطیع کلاں ۲۰×۲۶ عمار ؍۰

ہدیہ رشیدیہ ترجمہ اردو تحفۃ المرضیہ

فی الاخبار القدسیہ والاحادیث النبویہ والعقاید التوحید والحکایات السنیہ والاشعار المرضیہ

مصنفہ فاضل اجل شیخ عبدالمجید زیبی

جیساکہ عبارت مذکورالصدر سے ظاہر ہے اس مختصر کتاب میں فاضل مصنف نے ہر ضروری بات کو بوضاحت سے ایسے دلکش پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ کہ دل اسے تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا یہ کتاب وعظ اور پند ونصایح میں خصوصاً حکمت آموز حکایات میں اپنی نظیر آپ ہے چونکہ یہ کتاب بھی عربی کے بے بہا دفینو میں سے ہی مقفول تھی۔ اردوخواں اصحاب کی وہاں تک رسائی نہ تھی لہذا ہم نے بصرف زرکثیر اس کو ایک لایق مترجم سے نئے مروجہ بامحاورہ سلیس اردو میں ترجمہ کرا کر سفید اعلےٰ کاغذ پر خوب قلم سے عمدہ لکھوا کر چھپوا دیا ہے آیات ضروری احادیث اور کل اشعار اعراب لگا کر عربی میں بھی درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۳؍ ۰

ستینی یعنے ساٹھ علوم

بزبان اُردو

مصنفہ امام فخرالدین محمد بن عمر رازی رحؒ

اس کتاب میں امام موصوف نے ساٹھ علوم یعنے علم کلام[۱]۔ اصول فقہ[۲]۔ جدل[۳]۔ خلافیات[۴] مذاہب[۵]۔ فرائض[۶]۔ وصایا[۷]۔ تفسیر[۸]۔ دلایل الاعجاز[۹]۔ علم قرأت[۱۰]۔ علم احادیث[۱۱]۔ علم اسماء والرجال[۱۲] علم تواریخ[۱۳]۔ علم مغازی[۱۴]۔ علم نحو[۱۵]۔ علم صرف[۱۶]۔ علم اشتقاق[۱۷]۔ علم امثال[۱۸]۔ علم عروض[۱۹]۔ علم قوافی[۲۰]۔ بدایع الشعر[۲۱]

منطق - طبیعات - تعبیر - فراست - طب - تشریح - صیدیت - خواص - اکسیر - معرفت الاحجار
طلسمات - فلاحت - قلع الآثار - بیطاری - علم البزاة - علم الہندسہ - علم مساحت - جراثقال -
آلات الحرب - حساب الہند - حساب الہوا - جبر مقابلہ - آلہ ثماطیقی - اعداد الوفق - مناظرہ - موسیقی
ہیئت - احکام - علم رمل - علم عزایم - الہیات - مقالات - اہل العالم - اخلاق - سیاسات - تدبیر منزل
علم الآخرہ - دعوات - آداب الملوک کو مفصل ادا فرمایا ہے ؂

نیز اس کے ساتھ شیخ الرئیس علامہ بو علی سینا کا تصنیف کردہ رسالہ اقسام العلوم العقلیہ بھی لگا دیا گیا ہے - جس میں انہوں نے ترپّن عقلی علوم مع حالات درج کئے ہیں -
طیار ہوا ہی چاہتی ہے ؂

اخلاق سلف (یعنی ترجمہ اُردو) کتاب تنبیہ المغترین

مصنفہ قطب ربانی امام عبدالوہاب شعرانی

اس بے نظیر کتاب میں صرف سلف صالحین کے اخلاق حسنہ کے متعلق قریباً ایک سو اسی باب ہیں ہر ایک باب میں نہایت دردمندانہ لہجہ سے پاس اخلاق کی تعلیم دیکر بطور نمونہ بزرگان سلف کی نظیریں اور اقوال پیش کئے گئے ہیں اخلاق کی درستی کے متعلق اس سے بہتر کتاب کا ملنا متعسر ہے ؂

سیرۃ ابن ہشام (بزبان اُردو)

یہ وہ سوانح نبوی ہے جو مغازی ابن اسحاق کے بعد سب سے اول اور مکمل و تحقیق سے لکھی گئی باقی سب نے اسی کی خوشہ چینی کی ہے اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں ظہور سے لیکر وصال ایزدی تک کے کل حالات نہایت سادگی سے ایسے ترتیب وار لکھے ہیں جیسے آجکل کی ڈائریاں لکھی جاتی ہیں اس کتاب کے پڑھنے سے ان جملہ مشکلات و مصائب کا بخوبی علم ہو جاتا ہے جو ابتدا میں اشاعت اسلام کے متعلق حضور انور اور صحابہ کو پیش آئیں اور ان وسایل اور اس نورانی مقناطیسی کشش کا بھی پورا پتہ چل جاتا ہے جو خون کے پیاسے دشمنوں کو بھی خود بخود دائرہ اسلام میں کھینچ لاتی اور ترقی مذہب کا موجب ہوتی ہے - غرض یہ کہ ہر ایک کلمہ گو کے گھر میں اس کتاب کا ہونا لابدی اور ضروری ہے عنقریب خدا نے چاہا ہدیہ ناظرین ہوگی -

مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے

سلسلہ کتب اسلام

مصنفہ فاضل اجل عالم بے بدل مولانا مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم و مغفور

اُردو قاعدہ - جس میں علاوہ مفردات و مرکبات الفاظ کے نصیحت آمیز فقرات درج کئے گئے ہیں - قیمت صرف ایک پیسہ .. .. (ـــ ر)

اسلام کی پہلی کتاب - معہ فرہنگ - ذات و صفات باری تعالےٰ اور پیغمبروں جنوں - فرشتوں - قیامت وغیرہ کے بیان میں - الغرض اسلام کے کل اصول اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں - قیمت ایک آنہ ایک پیسہ (۱ ـــ ر)

اسلام کی دوسری کتاب - معہ فرہنگ اس کتاب میں نماز روزہ طہارت اعتکاف وغیرہ کے متعلق ۴۸ باب لکھے گئے ہیں - قیمت صرف دو آنے .. (۲ر)

اسلام کی تیسری کتاب معہ فرہنگ - اس کتاب میں حج - زکوٰۃ - نکاح - طلاق - عدت وغیرہ کے متعلق ۴۶ باب لکھے گئے ہیں قیمت صرف دو آنے چھ پائی (۲ر۰)

اسلام کی چوتھی کتاب - خرید و فروخت - تجارت - زراعت - شراکت - وقف - نذر - قصاص - وصیت - فرائض وغیرہ کے متعلق ۱۵ باب لکھے گئے ہیں - قیمت صرف (۳ر)

اسلام کی پانچویں کتاب - اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خلفائے راشدینؓ و صحابہ کے خطوط اور اُنکے کفار سے جنگ و جدل اور فتوحات وغیرہ درج ہیں قیمت (۶ر)

اسلام کی چھٹی کتاب - اس میں پہلے تو قرآن شریف کی دعائیں ایک جگہ جمع کی گئی ہیں - بعدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شب و روز کے وظایف اور اذکار درج ہیں - قیمت چھ آنے .. .. (۶ر)

اسلام کی ساتویں کتاب - اس کتاب میں نماز روزہ زکوٰۃ کے متعلق ترغیبی و ترہیبی مسایل درج کئے گئے ہیں - جو ۱۰۲ باب میں بیان ہوئے ہیں - قیمت چھ آنے (۶ر)

اسلام کی آٹھویں کتاب - اس کتاب میں حج - نکاح جہاد - بیع شرے کے مسایل و طعام - لباس - قضا - حدود - بر - ادب کے - ترغیب کے متعلق ۱۱۸ باب ہیں قیمت (۶ر)

اسلام کی نویں کتاب - اس میں نیک صحبت - زہد اللہ کے ڈر سے تقوےٰ - توکل صبر - وصیت اور قیامت دیدار الٰہی بہشت - دوزخ - عذاب - قبر کے متعلق ایکسو سے زیادہ باب درج ہیں - قیمت ساڑھے چھ آنے .. .. (۶ر۰)

اسلام کی دسویں کتاب - یہ کتاب زمانہ قدیم و جدید کی جامع تواریخ ہے - حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر اس زمانے تک کل ملکوں اور کل مذہبوں کے متعلق تاریخی حالات ۲۱۲ باب میں درج ہیں - اور ایک ایک باب میں کئی کئی بادشاہوں کا حال ہے قیمت صرف (عہ)

اسلام کی گیارہویں کتاب - اس میں اسلام کے کل اصول مدلل و مفصل ہیں اور مخالفین کے جوابات کے متعلق طول طویل ۶۸ بحثیں درج ہیں - چنانچہ ثبوت وجود باری تعالےٰ کے متعلق ۱۰۳ دلایل دئے گئے ہیں - قیمت صرف ایک روپیہ .. (عہ)

اسلام کی بارہویں کتاب - اس کتاب میں مسایل طہارت اور اوقات نماز کے متعلق بہت مدلل اور مفصل ۱۰۲ بحثیں درج کی گئی ہیں - قیمت صرف ایک روپیہ .. .. (عہ)

اسلام کی تیرہویں کتاب - اس کتاب میں بھی صرف نماز ہی کے متعلق ۱۴۷ باب بڑی شرح اور بسط کے ساتھ درج کئے گئے ہیں - قیمت صرف ایک روپیہ .. .. (عہ)

اسلام کی چودہویں کتاب اس کتاب میں بھی بقیہ مسایل نماز روزہ اور زکوٰۃ کے متعلق بڑی شرح و بسط کے ساتھ ۱۲۹ باب لکھے گئے ہیں قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

المشتہر عبدالرحیم و عبدالرحمٰن پسران مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہور مسجد چینیانوالی